

مسلمان، ہم دل ہوئے۔ انتشار کی مل دل تے دھو دئے
مسلمانان صفت شریعت پڑھ پڑھ کرینہ ویکار
(گرد گزشتہ صاحب)

گورونانک ہندو نہیں تھے

تو

سیکھ کیسے ہندو ہونگے

منجانب (۱-۷)

فَقَرَاءِ مُبَلِّغِينَ إِسْلَامَ دِينَ دَارِ الْجَمْعِ پاكستان

۲۷ بی ایریا لیاقت سے آباد، کراچی ۱۹

مطبوعہ مطبع سعیدی قرآن محل کراچی

مسلمان، ایم دل ہوئے۔ انتہر کی مل دل تنے وھو دئے
مسلمانان صفت شرعیت پڑھ پڑھ کرینہ ویکار
(گرو گرتھ صاحب)

گورونانک ہندو نہیں تھے

تو

سیکھ کیسے ہندو ہونگے

منجانب

فَقَرَاءِ مُبَلِّغِينَ اِسْلَامٍ دِينَ اَرَاخْمَنِ پَاكِسْتَانِ

۶۷۱۰ بی اسیریا لیاقت سے آباد، کراچی سے ۱۹

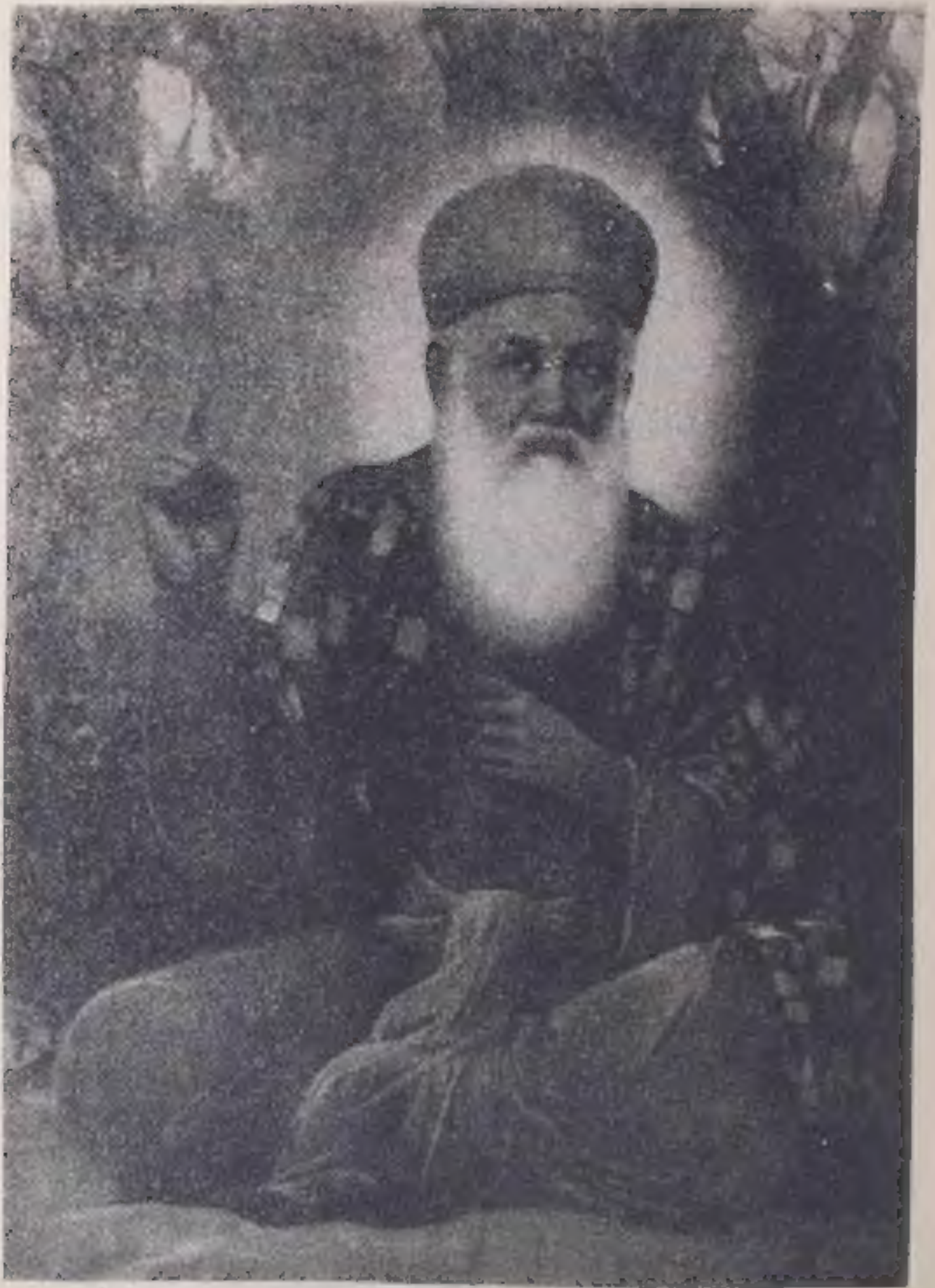
مطبوعہ مطبع سعیدی قرآن محل کراچی

”ہمارا نائنک“ قدیمی مصوروں کی نظریات



گورد نائنک جی کی
یہ قدیمی تصویر عظیم
کے مشہور موز
بلکہ اقتدار

روزنامہ ”اجیت“ نے
اپنے گورد نائنک بہتر
۱۹۶۹ء کے صفحہ
۵۹ پر شائع کی ہے



گورو نانک جی کے یہ تصویر حضرت پاکستان کے محکمہ خیر مسلم اوقاف
 نے پاکستان کے مشہور و معروف مصور استاد اللہ بخش صاحب سے ۱۹۶۹ء
 میں تیار کروائی تھی اور مشرقی پنجاب کے سکھ اخباروں نے بھی
 بخوشی اس کے اشاعت کے تھی

غلبہ اسلام کا دور گورو نانک کے زبانی

- ۱۔ آدھ پورکھ کو اللہ رکھے شیخاں آئی داری
ازنی ابدی کو اللہ کہنا شروع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اب شیخوں کا دور دورہ ہے۔
- ۲۔ دیول دیوتیاں کر لاگا ایسی کیرت چلائی
اب دیوی دیوتاؤں کا دور ختم کر دیا گیا۔ اب ایسا رواج شروع ہو گیا ہے
- ۳۔ کوزہ۔ بانگ۔ نماز۔ مصلیٰ نیل روپ بنواری
کوزہ۔ بانگ۔ نماز۔ مصلیٰ لگ اختیار کر لیا ہے۔ اب اللہ بھی نیلے رنگ کے لباس میں نظر آ رہا ہے
- ۴۔ گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تہساری
گھر گھر میں میاں جی میاں جی کہنا شروع کر دیا گیا۔ عام بول چال بھی تبدیل ہو گئی ہے
- ۵۔ جے تو میر ہسپت صاحب قدرت کون ہساری
اے خدا اگر تو نے اپنی مشیت سے ہندوستان میں مسلمانوں کا دور کر دے۔ تو ہم کون ہیں جو اس
میں روک پیدا کریں۔
- ۶۔ چائے کوٹھ سلام کریں گے گھر گھر صفت تہساری
چار دیل طرت سے لوگ ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔ اور ہر گھر میں آپ کی ہی حمد کے گیت گائے جائیں گے
- ۷۔ تیرتھ سمرت پن دان کچھ لاہا ملے وہاڑی
تیرتھ یا تراکرنے اور اسمرتی کے پڑھنے کا فائدہ۔ ایک پل کے ذکر الہی سے ملے گا۔
- ۸۔ نانک نام ملے وڈیانی میکا گھڑی سمائی
نانک جی کہتے ہیں ان کی بڑائی۔ خدا کی عبادت میں ملا کرے گی۔

گورد گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ اردو ۱۸۹۸

سکھ کی تعریف گورو نانک کے زبانی

- ۱۔ گور سنگور کا جو سکھ اکھائے سو کھلکے اکھ ہر نام دھیاے

مسلمان کی تعریف گوردنانک کی زبانی

- ۱۔ مہر مہبت صدق مصلیٰ حق سداں ستران
مسجد انسان کو مہر کا سبق دیتی ہے۔ مصلیٰ صدق کی تلقین کرتا ہے۔ حلال و حرام کا پتہ قرآن مجید سے چلتا ہے۔
- ۲۔ شرم سنت سیل روزہ ہو ہو مسلمان
سنت انسان میں شرم دجیا پیدا کرتی ہے۔ روزہ صبر سکھاتا ہے۔ ان باتوں سے تو مسلمان ہو جا۔
- ۳۔ کرنی کعبہ سچ پیر کلمہ گرم نماز
کعبہ نیک اعمال کی تحریک کرتا ہے۔ مرشد کامل ہدایت پر چلاتا ہے۔ کلمہ اور نماز نیک اعمال کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں۔
- ۴۔ تبسج سانس بھادسی نانک رکھے لاج
تبسج ان کے لئے مفید ہوتی ہے۔ جن کی عزت کا خدا حافظ ہو۔
گورد و گرنٹھ صاحب دارما جھ شلوک محلہ ۱، اردو ص ۱۹۱

- ۱۔ مسلمان کو دڈیائی بن گو پیرے کو تھامے نہ پائے
 - ۲۔ راہ و سائے اوتھے کو جانی کرنی باجھوں بہشت نہ پائے
- مسلمان اللہ کی حمد بیان کرتا رہتا ہے۔ بغیر مرشد کامل کوئی انسان منزل تو نہیں پاسکتا۔ اور نہ بغیر نیک اعمال بجا لائے بہشت کا ہی وارث ہو سکتا ہے۔

- ۱۔ مسلمان موم دل ہو دے انتر کی مل دل تے دھو دے
 - ۲۔ دنیا رنگ نہ آدے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا
- مسلمان نرم دل ہوتا ہے اور اپنے دل سے اس نے ہر قسم کی غلاظت نکال دی ہوتی ہے۔ دنیا کی ملوثی اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ وہ پھول اور رشیم کی مانند ہوتا ہے۔
گورد و گرنٹھ صاحب راگ مار محلہ ۵ ص ۱۷۵

سکھ دھرم میں ذات پات نہیں

۱۔ ذات کا کرب نہ کری کوئی برہم بندے سو براہمن ہوئی

کوئی شخص اپنی ذات کا گھنڈہ نہ کرے۔ جو خدا کو شناخت کرے وہی معزز ہے۔

۲۔ ذات کا کرب نہ کر موری کے گنوار اس کرب سے چلے بہت دکھارا

اے بے وقوف تو ذات کا گھنڈہ نہ کر۔ اس گھنڈے کے نتیجے میں بہت خرابی ہوگی۔

۳۔ چارے دن آکھے سبھ کوئی برہم بندے سبھ ادبیت ہوئی

سب لوگ چاروں دن کہتے ہیں۔ مگر سب کا مالک اللہ ہے۔

۴۔ مانی ایک سنگل سنسارا یہ بدھ بھانڈے گھرے کمارا

دنیا کی پیدائش ایک ہی سٹی سے ہوئی۔ اللہ نے مختلف شکلیں دی ہیں

۵۔ پنجت مل دیسی کارا کارا گھٹ دودھ کو کرے بیپارا

ہر جسم میں پانچ عنصر ہیں کون کہتا ہے کہ کسی میں کم اور زیادہ انسان یکساں ہے۔

گوردگرنکھ صاحب راگ بھیرون محلہ ۳ ص ۱۸۰

۱۔ گرجہ داس میں کل نہیں جاتی برہم بندے سبھ اتپاتی

اے پنڈت اپنی مال کے پیٹ میں تھا ذات نہیں کھتی۔ تمام لوگ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔

۲۔ کہو اے پنڈت براہمن کیسے ہوئے براہمن کہہ کہ جنم مت کھوئے

اے پنڈت تو ہمیں یہ تو بتا کہ تو کب سے براہمن ہے۔ ہم کب سے شودر ہیں براہمن کہہ کر زندگی خراب کر رہا ہے۔

۳۔ جو تو براہمن براہمنی جانیو تو آن باٹ کا ہے نہیں آئیو

اگر تو براہمن ہے اور ہم سے اعلیٰ ہے۔ تو پھر تو کسی اور طریق سے پیدا کیوں نہ ہوا۔

۴۔ تم کت براہمن ہم کت سود ہم کت لو ہو تم کت دود

تو کب سے براہمن ہے۔ اور ہم کب سے شودر ہیں۔

- ۵۔ کہو کبیر جو برہم بیچارے سو برہمن کہتے ہیں ہمارے
کبیری کہتے ہیں ہم ہر اس شخص کو براہمن کہتے ہیں جسے خدا کی معرفت حاصل ہو
گوردگرنتھ صاحب راگ گورڈی کیرٹھ ۴۱۲

پھر ادھی آخر خدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مرد کامل نے جگایا خواب سے
(اقبال)

ہندو کی مذمت گورو نانک کی زبانی

- ۱۔ دھوتی کھول دیجائے پیچھے گردھپ دانٹوں لاپے پیٹ
دھوتی کھول کر نیچے بچھا لیتا ہے۔ اور گدھے کی طرح اپنا پیٹ بھرتا ہے۔
- ۲۔ بن کر توتی مکت نہ پائیے مکت پدارتھ نام دھیائے
بغیر نیک اعمال کے نجات نہیں ہو سکتی۔ ملتی تو خدا کی عبادت کرنے سے مل سکتی ہے
- ۳۔ پوجا تلک کرت اسنانا چھری کا ڈھ بیوے ہتھ دانا
بتوں کی پوجا کرتا ہے تشقہ لگاتا ہے تیرھتوں پر اشنان کرتا ہے چھری نکال کر زور سے دان لیتا ہے
- ۴۔ بید پڑھے مکھ میٹھی بانی جیاں کہت نہ سنگے پرانی
منہ سے تو دیدوں کی میٹھی بانی پڑھتا ہے۔ لیکن لوگوں کو ذبح کرنے سے نہیں شرماتا۔
- ۵۔ کہہ نانک جس کر پادھارے ہر دا شدھ برہم بیچارے
نانک جی کہتے ہیں جس پر اللہ کا فضل ہو۔ اسی کا تزکیہ نفس ہوتا ہے اور خدا کی شناخت کرتا ہے
گوردگرنتھ صاحب راگ گورڈی محلہ ۴۸۷

ہندو دھرم سے نفرت کی وجہ

گوردجی کو اپنے آبائی مذہب ہندو دھرم سے اتنی شدت سے نفرت کیوں ہوتی۔ اور کیوں
انہوں نے دیکھ دھرم کے ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک رسم کا کٹے بندوں رد کیا۔ اس کی ایک

ہی اور صرف ایک ہی وجہ ہے کہ چونکہ آپ کے اتالیق مسلمان بزرگ تھے اور انہوں نے بڑی محبت اور پیار سے آپ کو تعلیم دی اور دینی اور دنیاوی علوم سکھائے جن کا آپ کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور وہ اثر آپ کی تمام زندگی پر حاوی رہا۔ چنانچہ سیر المتاخرین میں مرقوم ہے کہ

نانک شاہ کا باپ بقال کھری سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر حیوانی میں یہ شخص اپنے حسن کردار اور حسین چہرہ کی وجہ سے بہت مشہور ہوا۔ ان ہی دنوں سید حسن نامی درویش گزرا ہے جس کی فسادت و بلاغت اور مال و زر کا بہت چرچا تھا وہ چونکہ لاد لہد تھا اس لئے وہ نانک کی خوبصورتی سے اتنا مسحور ہوا کہ اس نے اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اس کی تربیت کرنے لگا۔ اس درویش کے فیض سے اس نے شعور و دانش حاصل کیا۔ معارف و حقائق کا گہرا مطالعہ کیا اور وہ بس علم سے اتنا متاثر ہوا کہ وہ صدیقیوں کے ان اقوال کو نجابی میں ترجمہ کرنے لگا جس کو پڑھ کر وہ جھوم جاتا تھا اس کے ذہن میں اپنے بزرگوں کی طرح تعصب نہ تھا وہ اس عیب سے بالکل مبرا اور پاک تھا۔

سیر المتاخرین اردو ترجمہ ص ۴۳

ویدوں کو فتنہ کہا

گورو صاحب نے ویدوں کو فتنہ پھیلانے والے باپ کی تلقین کرنے والے نرگن روپ۔ دنیاوی لالچوں کا بھنڈا اور خدا تعالیٰ سے دور بتا کر ان کا رد کیا ہے۔ اور ان کے پیروکاروں کو من مکھ جاہل، گمراہ اور موت کے فرشتوں سے سزا پانے والے جھوٹے بیان کیا ہے۔

کھڑک خالصہ ص ۱۱۵

سکھ قانون ص ۲۵

گوربانی میں سب سے زیادہ ہندو مذہب کا رد ہے۔ ہندوؤں کے دہمات اور رسومات کی لاگ سے بچانے کے لئے بہت اپدیش ہے۔

گوردوناںک جی کی پیدائش

بھائی پیڑامو کا لکھنے کا سال ۱۵۲۶ء کا رتک کی پرغاشی کو گوردوناںک جی نے جنم لیا۔ کچھ رات کو ایک گھڑی بعد ذرا دبا کچھڑ تھا اس وقت شبھ مہورت کے ساتھ رائے بھوئے بھٹی کی تلونڈی کا لودھیری کے گھر ماما ترپتا کے بطن سے جنم لیا۔

جنم ساکھی بھائی ۱۷ سالے والی ص ۱۳

جب پانچ سال کے ہوئے تو تعلیمی دور شروع ہوا۔ ستمبر ۱۵۳۳ء تک مشدی سکتی گوردوناںک جی اینڈت کوپل جی کو کھرکی کھرکی سنایا اینڈت جی سب پڑھنا سن فنون ہے پڑھائی۔ ہی ٹھیک ہے جو سنسار کی پڑھائی ہے یہ تو ایسی ہے یعنی سیر ہی دیتی کی۔ لاندہ سن بم فلم کلے کی من لکھنے وار۔ لکھ تو کی لکھا مایا کا تجار لکھا۔

جنم ساکھی بھائی ۱۷ سالے والی اردو ص ۱۴

ایک مولانا سے تعلیمی سلسلہ

فیسے بلارنے سنالہ گوردوناںک جی اداس رہتے ہیں اور لڑکے کی نکر کر کے کالج جی دکھی رہتے ہیں۔ تب رائے بلارنے کالج کو بلا کر کہے گا تو آپ فکر نہ کریں۔ آپ اپنے بڑے کو ملے کے پاس پڑھنے کے سنے بنھادیں۔ جب ذرا کی پڑھیں گے تو خود بخود عقلمند ہو جائیں گے۔

جنم ساکھی بھائی ۱۷ سالے والی ص ۱۵

گوردو جی نے کچھ دن کے لئے خاموشی اختیار کی کہ لڑنے پر لسانی کے عالم میں مولانا سے کہا تو مولانا نے گوردو جی سے کہا آپ کے مذہب سے لوگ پرین نہ ہیں اس لئے کچھ فرمائیے تو آپ نے راگ تلنگ میں کہا۔

یہ جہنم ختم ہیں تو درگوش کر گزار

۷ صاحب تیرے پاس مہری ایک عرف ہے۔ آپ ذرا غور کر کے سنیں۔ آپ سب کچھ کرنے والے

ہیں اور یہ بندہ گناہوں درمیںوں سے بھرا ہوا ہے اور آپ بے عیب ہیں۔

دنیا مقام فانی کھنیتق حل دانی

مہر مہر کے عزرائیل گرفتہ بیچ نادانی

دینا نانی ہے میں نے تحقیق کے ساتھ دیکھی ہے فرشتے سر کے بالوں سے بچڑا ہوا ہے اس کو ہمدی سے جاتا
 زن پسر پسر برادران کس غیرت و ستیگر آخر بیا فتم کس نزار دچوں شود بجیر
 زن پسر پسر برادر کوئی دستگیری نہیں کر سکیں گے جب ہمارا آخری رقت ہوگا تو اس وقت ہمتاری
 نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

گورد و گرنہ صاحب راگ تلک مٹھا ص ۳۳

بد بخت بچو بخیل غافل بے نظر بے باک ناک بگڑید من ترا تیرے جگراں پا خاک
 یہ بندہ جھٹی کرتا ہے بخیل ہے غافل ہے نڈر بے باک ناک نے کہا تیرے جو بندے ہیں ان کے پیروں
 کی خاک ہوں۔

جنم ساکھی اردو ص ۳۳

گورد جی نے نو برس کی عمر میں ہندو مذہب کو ترک کر دیا

گوردنا مک جی نو برس کے ہوئے تو کاو جی نے ہر دیال پنڈت کو سری گوردنا مک جی کو جینو کی رسم
 کے لئے بلوایا۔ گورد جی نے کہا پنڈت جی س جیو کے پہنے سے کیا کیا فائدہ ہے اور اس کے پہنے کا کیا دھرم ہے
 اس کے پہنے سے کون سی پدوی یعنی رتبہ ملتا ہے۔ اس کے نہ پہنے سے کون سا نقصان ہوتا ہے۔ ذرا تجھے سمجھا کر کیجئے۔
 جنم ساکھی ص ۳۳

گوردنا مک اور جینو

- ۱۔ پیادہ سنتر گھسوت جت گندھیں۔ ست وٹ
- ۲۔ رحم کی کپاس بنا دھیر کا سوت۔ جت کی گانٹھیں حق کے رستے بت دو۔
- ۳۔ ایسہ جینو جی کا ہی تاں پاؤں لگھتے۔
- ۴۔ اے پنڈت یہ روحانی زنا ہے تو بے شک ہوں گا۔
- ۵۔ نہ ایسہ تو نے نہ میں گئے نہ ایسہ جے نہ جلے
- ۶۔ نہ کبھی ٹوٹے نہ کبھی ملے ہوئے نہ کبھی چلے نہ نہانے ہو۔

دعمن سومانس نانکا جو گل چسے پاسے

اور وہ لوگ بہت ہی مبارک ہیں جو سے پہننے ہیں۔

گورد گرنٹھ صاحب دار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۱

گورمت مار شڈھتہ

گورد کا سکھ زنا نہ پہنے اور تلک نہ لگائے۔

گورد مت سدا کر شڈھتہ

تلک ناگہ (زنا) کا ٹکھ کی مارا اختیار کرے سو تنخواہ برباد قابل سزا ہے۔

گوساڈے نے تے دھوتیاں سہرے پاس تلک

سڑھے تین تین گز کی دھوتیاں ملے تے تائے زنا پہنتے ہیں

گلن جہاں جپ مالیاں بوئے ہتھ نہ لگے

گلوں میں تیس لکائے اور ہاتھوں میں چچی ضرب صاف کئے لائے پھرتے ہیں۔

ادے ہر کے سنت نہ آکھے مان رس کے ٹک

یہ لہ کے سنت اور جھگت نہیں ہیں بلکہ بنارس کے ٹک ہیں۔

گورد گرنٹھ صاحب راگ آگ گہر شڈھتہ

بید پڑھے سمورنات سار نہ چکینگ

تمام رید پڑھنے سے بھی انسان کی اصلیت کا پتہ نہیں چتا تلک لگانے اور اشناں کرنے سے اندر کی سیاہی نہیں دھل سکتی۔

بھیکھی پر بھونہ بھئی دن سچی سکینگ

اس قسم کی ریا کاری سے خدا نہیں مل سکتا سچی تعلیم سے متا ہے۔

گورد گرنٹھ صاحب راگ مار د محلہ ۵ ص ۱۵۶

گوروجی کی ابتدائی تعلیم

گورد نانک جی کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں رائے بھوئے کی تلونڈی میں ہی حاصل کی تھی اور مولوی

دارے۔ ہمزہ۔ الف۔ بے۔ تب۔ ایہہ تختی پہلی گوردانک جی لگا پڑھنے جے کچھ ملاں آکھے
ایک بار سو گورد بابا حرف ضبط کرے جت صنعت ملاں تختی لکھ پڑھ سنئے تنے۔ ح
گورد بابا نانک جی تختی کرے۔ ملاں بھی حیران ہو گیا۔ جے سبحان رب العالمین تورا کی دا پڑھنا۔
حرف جھٹکے سکے لیندا ہے تب ملاں حیران ہو نیکر کہا۔ جے سبحان رب العالمین ایہ
فہم میں کسے کاں ہیں دیکھیا۔ ایس دے تائیں وڈی عنایت رب العالمین دی ہے۔ نانک جی
دے تائیں جے ایس جہاں دتھ ایوں کوئی ماہیں پڑھ سکے۔ جے سن کر ضبط کرے۔ یہ کوئی
دلی ہے جے سندیاں مار ضبط کر لیندا ہے۔

جنم ساکھی گوردانک جی ص ۱۱

سو ڈھی مہربان جی نے پھر فرمایا ہے۔

تب ہندو مسلمان قاضی، ملاں جے کوئی گورد بابا نانک جی کے پاس آئے۔ تیس دے
تائیں گورد بابا نانک نصیحت دیوے دین دی جہاں سب صنعتاں کرنے لگا۔ جے بڑ خدا
دا پیاوا ہے نانک۔ بیدی کالا بیدی دا پتر گورد بابا مسدانی دتھ مسلماناں دی منشا کرن۔

جنم ساکھی گوردانک جی ص ۱۲

ڈاکٹر کالا سنگھ جی بیدی نے فرمایا۔

۱۵۳۹ء بحر میں مولوی قطب الدین کے پاس فارسی پڑھنے کے لئے بھجئے گئے
گوردانک جی کی عقل انی تیز تھی اور حافظہ تنا چھٹا کہ تھوڑے سے وقت میں ہی آپ
نے کافی تعلیم حاصل کر لی۔

اخبار فتح گوردانک نمبر ۱۹۷۱ء

ہندو کوئی مذہب نہیں ہے

ہندوستان کے رہنے والوں کو ہندو کہا جاتا ہے عربستان کے رہنے والوں کو عرب کہا جاتا ہے ہندو
کے رہنے والوں کو سندھی کہا جاتا ہے۔ ہندو، عرب، مسیحی کوئی مذہب نہیں ہے۔ ہندوستان کے بت پرستوں
نے کاک، کدوا، کھینس کو خدا اور مسک کو مذہب بنا لیا ہے۔ ہندو مذہب کے چارویدھ ساسنر کٹھارہ پران

میں کہیں یہ نہیں لگتا کہ ہندو کوئی مذہب ہے بلکہ بہت پرست اپنے ملک کے نام کو مذہب قرار دیتے ہیں چنانچہ منوجی نے چاروں فرقوں کو ہندو نام پر تسلیم نہیں کیا بلکہ براہمن، چھتری، دییش، شودر کے نام رکھ کر انہیں بد پڑھنے والے براہمن، سپاہ گری کرنے والے چھتری، تجارت کرنے والے دییش، مزدوری کرنے والے شودر قرار پندرہویں نے اپنے کو اور اپنے ماتے والوں کو ہندو کہا نہ مری کرشن جی نے اپنے دراپے مانے والوں کو ہندو کہا نہ گوردنانک نے اپنے ماتے والوں کو ہندو کہا بلکہ ہندوؤں کو یہ کہا۔

ہندو موئے بھوئے کھٹی نہ پنی نارداکسیا پوت کرانی
ہندو لوگ شروع سے خسارے میں ہیں۔ وہ ناردرشتیطان کی تلقین کی بنا پر مین پستی میں مبتلا ہیں
اندھے گونگے اندھے اندھار پاتھرے پوجھنیہ مگر دھ گوار
وہ اندھے اور گونگے ہیں نہ دیکھتے نہ سمجھتے ہیں۔ بے وقوف پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔
ادھ جاپ ڈبے تم کہاتوں ہار
پتھر پانی میں خود ڈوب جاتے ہیں وہ دوسروں کے کیا سکا سکتے ہیں۔

گوردگرنٹھ صاحب راگ سورٹھ محلہ اردو دھڑ ۸۷۳
گوردنانک کو گزرے ہوئے ۵۰۰ سال ہوئے ہیں آپ نے جس مذہب کی بنیاد ڈالی اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی وہ خود چھتری قوم سے تھے نہ پتھریوں کا لباس رہا نہ ان کی تہذیب نہ تمدن بلکہ ہندو قوم کے برخلاف نہ پیشانی پر ٹکڑہ نہ سر میں چوٹی نہ جسم پر دھوتی۔
گوردجی نے کہا ہے۔

ستھے ٹکا تیری دھوتی کھکھائی ہنھ چھری جگت قصائی
ماتھے پر تشنہ لگا ہوا ہے اور دھوتی پہنی ہوئی ہے لیکن ہاتھ میں چھری ہے دنیا کو قتل کرنے کے منصوبے ہیں۔
گورد کا سکھ زنار نہ پہنے اور تلک نہ لگائے۔

رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ مستول ازق لہر دھرم شاستر ۶۹
نیک دھم گہ رزناہ کاٹھ کی مال اختیار کرے وہ نخواستہ قابل سزا ہے۔
خالصہ دھرم شاستر ۶۹

گوردانک کے ساتھی یہ تھے

گوردانک کی عمر، بیس برس کی ہوئی تو سلطنت پر جس دربار میں وہ تھے، کا مودی صاحب نے لکھا ہے
 بابانک کو یہ گپوں مار گئے کہ وہ ایک جو ملزومہ لیزا اسناد کے نہیں ملتا اس کے مرئی میر جس نے سب قید
 پر جہاں جہاں تھے، پیر عبد الرحمن، پیر سید حسن در بابا بیڈھت دیشیخ، راجیم، شیخ فریدانی جیسے
 بزرگوار ہستیوں سے صاحب کا گوشت و خور و درختہ تھے۔ جس میں فریدانی کا بہت سا کلام موجود ہے۔ ان
 بزرگوں کی صحبت سے ہم قرآن میں سونے کرم کے سلسلے میں بعیت کی عربی فارسی ننگ زبیر سبھی جب
 سے بند دھرم کو ترک کر، آخری دم تک مسلمان ہی ساتھ رہے جب اصال کا وقت آیا تو ہم کی عزت
 میں بند و ذل نے جنازہ پر کھڑا کیا۔

جب بند دھرم کو نجات سے دوپہا تو پتھری دھرم کی بنیاد جنیو تھی نو سال کی عمر میں تھا پچیس
 دھوتی اور ٹیکا ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا تاکہ یہ مشرک کے نہایت پر کبھی قریب نہ گئے بائیں۔ اس سورت
 میں بندہ آپ کے ساتھ کہے ہو سکے تھے۔ آپ نے تو بند و ذل کے لئے کدو پر کھانا امارہ۔
 یاد رکھیے یوزگی رائے :- (کنسری آب اسلام ۵۸۳-۵۹۰ء) میں کہتا ہے بابانک اور شیخ فرید نے سفر
 میں مرست اختیار کی تو لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں بسیار نام میں پہنچے اور جہاں بٹھنے تو ان کے لئے دے کے
 بعد وہاں کے بند دو گئے جگہ کو گئے کہ گوردانک سے لپ کر پاک کرتا اس کا، من صاحب سے کہتے ہیں
 مذہب ہندوان دونوں رفیقوں کی شرافت کا ہوں کو نایک نہیں کرتے تھے گوردانک مذہب کے وہ
 بندہ دربار تو رہا جس کی نسبت کبھی مذکور نہ ہو

سکھوں کے دور کی تصویر میں برصارت تھوڑے کی تصویر ہے۔ وہ اس میں
 اس کے پہلے کا۔ آخر کے ریس و روح میں رہنے کی صورت ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔
 یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔
 یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔
 یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔
 یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔

نانک پر فریادی ہوں۔ نواب نے کہا ارے یار خاں، اس کو آگے لے آؤ۔ یار خاں مولے کو نواب کے نزدیک لے گیا۔ نواب نے کہا آپ نانک پر کیا فریاد چاہتے ہیں مولے نے کہا نواب سلامت، سات سو ساٹھ روپے جو حساب سے نانک کے آپ کی طرف نکلتے ہیں وہ آپ نانک کے قبیلہ کو دے دیں۔ تب نواب نے کہا ارے مولانا نانک نے تو کہہ دیا ہے کہ وہ روپیہ فقروں کو دے دو۔ تب کچھ مورا نے کہا جی نانک ہا آپ کا ذکر کرتے ہیں ذرا آپ ہی انصاف کی نگاہ سے دیکھیں تب نواب نے کہا ارے یار خاں حق تو ٹھیک ان کا ہی ہے مگر نانک کہے تو۔ مولہ جاکر پھر نانک جی سے جھگڑنے لگا اگر کار نہیں لاتے تو پھر یہ کہ یہ ہوا فقروں کو کیوں دیتے ہو میری بھی کاتر کچھ خیال کرو۔

دولت خاں لودھی کے ساتھ نماز پڑھنا

نانک جی نواب بہت غصے ہو رہا ہے ہند آپ کا جانا ہی بہتر ہے بہ بات سن کر نانک جی اکھ کھڑے ہوئے اور نواب کے پاس آئے۔ مگر سلام نہ کیا۔ تب نواب نے کہا ارے نانک آپ کیوں نہیں آتے تھے۔ نانک جی نے کہا۔ نواب صاحب جب میں آپ کا ذکر کرتا تو آپ کا تابعدار رہا ہوا تھا در آپ کے پاس بھی آتا تھا۔ اب ہم آپ کے ذکر نہیں ہیں۔ اب تو ایشور کے چاکر ہو گئے ہیں۔ تب نواب نے کہا اچھا اگر اب ہی ہے تو چلے ہمارے ساتھ نماز گزارئے۔ آج جمعہ کا روز ہے نانک کہنے چلے۔ چھنے دگ مسجد میں نماز پڑھے تھے سب کہنے یہ طلب موامد ہے کہ گوردوارے نانک جی نماز گزارنے آئے ہیں اور جتنے مہاجن لوگ سلطان پور میں رہتے تھے سب میں یہ شور مچ گیا کہ نانک جی مسجد میں نماز گزارنے چلے گئے بھائی جیرام دیہوئی بھی بہت رنجیدہ ہو کر گھر آئے۔ نانک جی رہیں، بھائی گئی درست ہے کہ آپ اتنے دیڑھ کس وجہ سے ہیں۔ بھائی جیرام جی نے جواب دیا آج آپ کے بھائی نانک نے کہا۔ نانک جی نے کہا کیوں کیا بات ہے تب جیرام جی نے کہا نانک جی نواب کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں چلے گئے۔ اور سارے شہر کے ہندوؤں و مسلمانوں میں، بہت کام ہمارا ہے کہ آج نانک ترک ہو گیا ہے۔

جنم ساکھی ۸۹

دولت خاں کے ساتھ نماز پڑھنے کی تصدیق:۔۔ ۲۸۔۔ ستمبر ۱۸۹۵ء میں سردار سیو سنگھ پرنس

مدرسہ خاصہ بہادر مرت سر نے ایک خط میں درج ذیل عبارت درج کی تھی۔

سلطان پرہ میں قواب دوست خان دودھی اور قاضی صاحب کے ساتھ نانک صاحب کا نماز پڑھنا۔ ان دونوں کی حضوری نہ ہونے سے بیٹ سے پیشہ ہونا۔ قواب دوست خان نے سبب پوچھا کہ آپ نے نماز کیوں توڑا۔ نانک صاحب نے فرمایا۔ اس وقت آپ کالی میں لگورے خریدتے پھرتے تھے۔ ذرا سی کر بتلایا کہ ان کی گھڑی بیاگ گئی تھی میں گڑھا تھا اندیشہ ہوا کہ کہیں اس میں بکھیرا نہ گر پڑے۔ دونوں صاحبوں نے قبول کیا کہ کب تک نماز کے وقت ہمارے خیال کھٹکانے نہ کئے۔

مٹیا پٹھر کے زمین پر من ارے سمان گھوڑے قندار خرید کر سے دوست خان پٹیا

جہنم سرکشی بھائی، لاسٹ ۹

سرگول چند نے گوردجی کو نمازنی کہا۔ آریہ سماں کا سرگرمی سرگول چند رنگ نے نراناٹیش آنا سکھانہ ام میں کہا ہے۔

نک تہ بند دیوگیوں کے پاس جاتے ان کی تردید کرتے۔ چن بے بوگیوں سے پنی ہمایا۔ گسگ کے بند گردنے مکہ معظمہ کی زیارت کا تصفیہ کیا بر مسلمانوں کا معجہ ہے۔ انہوں نے مسلمان حاجیوں کا آسمانی لباس پہنا فقر کا عصا ہاتھ میں لیا۔ اور پنی کتاب نہ جاتوں کا مجموعہ کوٹل میں دیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ مسلمان متقی کے نذر میں ایک نوٹ در نماز کے لئے مصلیٰ لیا جس پر نماز دائر سکس۔ اور جب وقت ہوا انہوں نے دیکھ کر مسلمانوں کی طرح جو پتیر عری کے پر وہیں نماز کے لئے اذان کہی۔

ن سپاریمینٹ گزٹ نے کہا ہے۔

سن گردناک۔ دیوگی کے ایدیتوں کی۔ سب سے بڑی خوبی ہے۔ آپ نے ... مسلمان مذہب کے خلاف ہمیں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ ... روزہ رکھنے یا نماز پڑھنے کو آپ نے برا نہیں کہا مگر یہ بات ضروری ہے کہ نمازی کو نماز پڑھتے وقت رونا کی بات نہ ہونا چاہیے۔

ازر مسابق لفظ پاریمینٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۰ء

مسلم ممالک میں گوردہ کی یادگاریں

۱۔ بعد ازیں گوردہ کی ایک یادگار کو ایک پاکستانی تاجر شریف حسین نے تیسے سے خریدا۔

رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۶۲ء

اس سے قبل بھی اس کی تیسریں کا نم پانچاٹھ لکھی دھپ لی تھی جو سترہ میں ہوئی تھی۔

گورسنڈیٹ مارچ ۱۹۶۲ء

۲۔ کٹرکت سنگھ جی کا بیان ہے کہ افغانستان میں گوردہ ایک جی کی ایک یادگار ریاست ہند دلی کے نام پر ہے۔

مسٹر نامہ گزٹار سنگھ گیلی

۳۔ قدیم میں جنوب مغرب کی طرف ۳۰-۲۵ میں دور اکھ مربع ف ایک جوتڑہ سہ ہے یہ جی گوردہ کی یادگار ہے ۲۵ کا مسلمان مافظ سی بھی شخص کو سہائے بیزاندہ نہیں جلتا دیتا۔

بشریچوب شہیدی نمبر ۱۹۴۰ء

۴۔ جہاں آباد اندستان میں گوردہ کی ایک یادگار پتہ بیان کی جاتی ہے۔ یہ وہاں کی حکومت کے قبضہ میں ہے۔ بس لکھی کے دن وہاں دیوان کا جانا ہے حکومت کے بہت سے انسرکٹوں کی دیکھی کے لئے دیوان اور جلوس میں شامل ہوتے ہیں۔

انفالت مت اک مہینہ ۵۵

۵۔ جہاں ہند میں گوردہ کی ایک یادگار کھیر کے نام سے مسلمان نے قائم کی ہے رتورنیہ ۵۵ سٹاؤڈور دو سے درشن ۵۳ اس کے ساتھ ریاست جہاں کی طرف سے جی جگہ کی دقتی۔

گوردہ دار سے درشن ۵۴

۶۔ ملتان میں بھونے گوردہ کی ایک یادگار بنائی تھی گوردہ دار ۵۵ پر ایک پتہ کا سٹاؤڈور جی جگہ کی دبر سنگھ جی کے بعد مسلمانوں کے ہاتھوں کے خوف سے کہہ دیکھیں اس جگہ پر بھی قبضہ نہ جالیں مشا دیا۔

ٹانگہ جی پر کاش مپاوت ۵۵

- ۷۔ سرسہ ضلع صدر میں بنی ایک آستان ایک پریمی مسلمان نے گوردجی کی یادگار میں تعمیر کر دیا تھا۔
گوردوارے درشن صفحہ ۴۴۲ دھور شد خالصہ صفحہ ۲۹
- ۸۔ گوردجی کی یادگار میں ایک اور آستان جسے عام طور پر گردو رہ لگایا صاحب کا جاتا ہے مسلمانوں نے تعمیر کر دیا ہو ہے۔
دھور شد خالصہ صفحہ ۲۲۲
- ۹۔ راکوٹ میں بھی گوردجی کی یاد میں ایک آستان رہا ہے مسلمانوں نے تعمیر کر دیا ہوا ہے۔
گوردوارہ سنگرہ صفحہ ۳۸
- ۱۰۔ مین آباد ضلع گوجرانوہ میں گوردجی کی ایک یادگار رومی صاحب نے اس کی تعمیر بمحنت و غازی نے کر دائی تھی۔
گوردوارہ سنگرہ صفحہ ۳۸
- ۱۱۔ گوردوارہ پنجم صاحب سے متعلق کئی سکی تاریخ میں مرقوم ہے کہ اس میں جو حرم اور بارہادی دھیرہ ہے اس کی تعمیر خود شمس الدین نے کر دائی تھی۔
گوردوارہ سنگرہ صفحہ ۳۳
- ۱۲۔ گوردوارہ قلات کے ساتھ خان قلات نے جگسیر آبادی تھی۔
گوردوارہ درشن صفحہ ۵۵
- ۱۳۔ گوردوارہ بیرجہ سیک بہت کے نام سے مشہور تھا جس نے یہ لکھ دیا تھا کہ شاہی نے یہ روئے ڈالنے دے پیا کر یہ۔
گوردوارہ دیدار صفحہ ۲۵
- ۱۴۔ گیارہویں سن کے قریب بیان کرتے ہیں کہ جب درنگ زب بادشاہ آسام کی مہم فتح کر کے واپس آیا تو راجہ بٹ سنگھ کے کہنے پر اس کی لڑائی کے تمام سپاہیوں نے مٹی کی پانچ پانچ ٹوکریاں گوردوارہ مانک جی کی یادگار بنانے کے لئے ڈالی تھیں۔
تاریخ گوردوارہ صفحہ ۱۳۳
- ۱۵۔ گیارہویں سن کے قریب جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے گوردجی کی جتنی بھی یادگاریں مومنان کی شکایات مسجد کی مانند ہیں جیسا کہ ان کو بیان ہے کہ
 تیار جہاں دھرم سدی مہاں میں گوردجی نے وہاں وہاں جگہ کے مکان
 مساجد کی شکل میں بنے ہوئے ہیں در نہیں دہند کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
تاریخ گوردوارہ صفحہ ۳۳۵
- ۱۶۔ گوردوارہ مانک جی کی یاد میں ایک گوردوارہ بیرجہ صاحب بابا پتہ اس بارہ میں ایسے کچھ ورن

نے بیان کیا ہے کہ ایک اور ردایہ کے مطابق گوردوارہ ہر صاحب دے مقام پر ایک سان لہو رہا کرتا تھا۔ ندی کی طرف جاتے ہوئے گوردوانک جی روزانہ اس نیر سے مل کر جاتے تھے۔ ایک دن شاہ صاحب نے گوردوارہ سے کہا کہ میں یہاں کی اب مزید خدمت نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں اپنا مکان ہی یہاں کو ہٹا کر رہا ہوں۔

ریل سسٹم گجراتی نومبر ۱۹۶۹ء

گوردجی کی یادگاریں جو مسلمانوں نے تعمیر کیں

سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے گوردجی کی یاد میں صرف کرتا ہور میں ہی مسجد نہیں بنائی تھی اور کئی نہیں بنوائے گئے اور مقامات پر بھی ان سے اپنا تعلق ثابت کرنے کی کوشش سے ان کی یادگاریں تیسری تیسری پر سکھ تاریخ میں مرفوم ہے۔ راک بلوڑ کا صاحب کار نہیں مسلمان رجسٹر تھا۔

۱۔ ۵۵ سالہ صاحب نانک سرکار دتہ صاحب جرنل نے گوردوانک کے نام پر بنوایا تھا۔

مہار کشتن ۲۰۴۳۔ جنم ساکھی پیموٹی ۱۱

۲۔ رنگا صاحب ہاں لیل۔ گوردوارے کی جانب شرق ایک تالاب ہے جو گوردوارہ کے نام پر بنائے گئے تھے۔

مہار کشتن ۲۰۴۶

۳۔ بھار نے بہت سی زمین بھی لے دی تھی۔

ملحقہ ہر گوردوارہ ام دیدر ۲۳

۴۔ چنانچہ جنم استھان رنگا صاحب کے ساتھ ۳۴ مربع زمین سے بنائے گئے تھے۔

گوردوارہ ام دیدر ۲۱۔ گوردوارہ ام دیدر ۲۱۔ ۱۹۵۷

۵۔ رنگا صاحب، گوردوارہ ہاں لیل کے ساتھ ۳۲ مربع زمین کینٹس روپے ساڑھے تھے۔

رنگا صاحب، گوردوارہ ہاں لیل کے ساتھ ۱۹ مربع زمین اور پچاس روپے ساڑھے تھے۔

رنگا صاحب، گوردوارہ ہاں لیل کے ساتھ ۳۵ مربع زمین

گوردوارہ ام دیدر ۲۲۔ ۱۹۵۷۔ گوردوارہ ام دیدر ۲۲۔ ۱۹۵۷

گوردجی نے مسجد بنائی اور امام مسجد مقرر کیا

اپنی زندگی کے آخری حصہ میں دریائے رادی کے کنارے کرتا پور کا ایک نصیب آباد کیا تھا جو اب بھی

نالک آکھے گور سدھی رہیو پینا کھانا

اے تہنی دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے اور نرکن بچید کی تعداد کر، ہے گرد، نلک بے میں
کرے روگو، تمہیں قبر بڑھی ہے یہ کھانا پینا بڑھی رہ جائے گا۔

گور گرتھ صاحب سری راگ بھلا اردو ص ۳۲

۱۔ سونی تہنی جن آپ تپیا یب اک نام کیا دھارد

تہنی وہ ہے جو خودی خود ردی ملتا ہے۔ صرت اللہ کو ہی پناہ سہارا ہوتا ہے

۲۔ ہے بھی ہوئی جلے نہ جاسی سپاسہ جن ہارد

خدا موجود ہے غیر ذی سے آئندہ بھی موجود رہے گا دھتی ہے اور ہر تیز کا تفاق مالک ہے۔

۳۔ پنج وقت نم زگرے پڑتے کتب سترن

تہنی دن میں پانچ وقت نماز ادا کرے۔ اور فرات پڑھتا ہے

۴۔ نالک آکھے گور سدھی رہیو پینا کھانا

نالک جی کہتے ہیں لوگو قبر تمہیں آواز دے رہی ہے۔ یہ کھانا پینا یہیں راجت گا

سر مہربان جی بیان کرے ہیں کہ

۱۔ گور و نالک صاحب نے فرمایا کہ پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے سو یہ اسم کے گور میں تیس روزے

اس کے محافظ ہیں۔ پانچ وقت نماز کے ساتھ اگر ثابت قدم رہے در تیس روزے رکھے تو اس کا مول

ثابت رہے تو اس کی جڑ شیطان کاٹ نہ سکے گا۔ اگر نر شاگر رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ کی یہ ابتدا

۲۔ جہنم لکھی سری گور و نالک جی ص ۱۱

۲ نماز پڑھتے روزے رکھے اور جھوس پر قدم نہ مارے۔ دوسروں کا حق نہ کھائے نہ یہ نماز روزہ میں

دھنڈے ہیں۔ گرجوں میں نہ مصالحے نہ لے جائیں نہ کھانا نہ سنور جائے گا۔ روزت بھی ہوگی اگر نماز

روزہ کے بعد دوسروں کا حق کھائے گا تو لوگ، ان پچاس، مریجاں، سوڈھ، باپھل، میسرورم میں

ڈالائیں یہ مصالحے نہ سے۔ کسی نے حرام کئے ہیں اور حرام ہو گئے در کھانا بھی ضائع ہوگا

جہنم لکھی سری گور و نالک جی ص ۱۱

نماز با جماعت اور گور و نانک جی

۳۔ ج۔ جماعت میں کرپنچ نماز گزار

باقیوں یاد خدا کے دے ہو سیں بہت خوار

جنم رکھی کھائی منی منہ ۹۴ دہنم ساکھی تہا پتیر ۹۵ ر ۲۳

تاریخ گورو فالہ دس ۹۶

۳۔ ج۔ کرنام دی پنچ نماز گزار

باقیوں یاد خدا کے ہو سیں بہت خوار

شلوک فرید میں نماز کا حکم

۵۔ فرید ابے نماز کیتا بس۔ بھلی ریت

ترجمہ۔ اے فرید بے نمازی کتا ہے۔ بہ طریت منہ ہے۔

۶۔ کبھی چل نہ آیا پنج وقت میت

کبھی پنج وقت مسید میں چل نہ آیا

۷۔ اُکھ فرید و منوسان صبح نہ گزار

فرید اُکھ و منوکر۔ صبح نہ گزار

۸۔ جو سرسائیں نہ یونین جو سرکپ اتار

جو سرسائیں نہ یونین۔ اس سرکوکا دے۔

۹۔ جو سرسائیں نہ یونین جو سر۔ کبے کائیں

جو سرسائیں نہ یونین۔ وہ سر بیکار ہے۔

۱۰۔ گئے بھٹہ جلائیے ۱۱۔ سڈت تھائیں

اپنے سر کو چڑھے میں بندیا کے بنے۔ امیدھس کے طور پر استعمال کر دے۔

مکہ، مدینہ، مصر، چین، کابل بھی گئے اور مسلمانوں سے مل کر نمازیں پڑھ کر صرف
سچائی کا پرچار کیا۔

کرتار پور میں مکان سے متصل مسجد بنوائی

سبب کشمک کی دہشت خاصہ اہل اسلام ایں بود کہ با انتشار لہب متصل
مکان سکون مسجد بنا کرد و امام برائے مسجد مقرر نمود۔ و چون مسلمان برائے نماز متناول
نی شود۔

عبرت نامہ ص ۱۳۷

دولت خاں لودھی کے ساتھ نماز کا واقعہ

نہر باکاری کے رد سے حق بننے کا رد نہیں یا جاسکتا کیونکہ سلطان پر
کی روایت یوں بیان کی جاتی ہے کہ گوردی دہاں نماز پڑھنے سے مسجد میں گئے یہ
نماز میں شامل ہوئے جب نصف نماز ادا ہو گئی۔ راجی کو کشتی طور پر معلوم ہو گیا
کہ یہ نماز باکاری کی ہے۔

تو یہ گوردی نصف نماز دوسرے

گیا کی گمان سنگھ جی نے لکھا ہے

ستادہ ہوئے مسکرت مسکرت

کنا قلب لوب کا کشت راز

سلطان پور میں نماز داکی کھتی

ایک سٹھ ورن نے کہے

ایک جہیز کی ہے منہیں لودھی سلطانہ مت نامہ اور راجے نامی
کو گوردی نامک موسیٰ پر ہے کہ مسلمان ہیں اور جو کچھ کرتے ہو وہ اسلام کے
فلاح ہے اور دوسرے دعوں کے کہ میں اصل اور سچے اسلام کا پابند ہوں اور ان
کے بہ کئے پر اگر تم مسلمان ہو تو ہم سے ساتھ نماز پڑھو۔ گوردی نامک نے نماز پڑھی
اور ان سے اقبال رائے کہ دراصل وہ نماز نہیں پڑھ رہے تھے۔ بلکہ اپنی خود غرضیوں

میں مبتلا تھے اور اسلام کی ہدایت پر عمل پیرا نہ تھے۔

اخبار شیر پنجاب، رزمبرہ ۱۹۱۳ء

شہید ارتھ گورو گرنکھ صاحب ص ۱۴۱

آپ نے نماز کے پانچ نام رکھے یعنی (۱) نماز صبح (۲) نماز پیشی (۳) نماز ریکر (۴) نماز شام (۵) نماز خفتن۔

رسالہ سنت سیما ہی امرت سر جوردی ۱۹۶۲ء

گوربانی میں ہم ۔۔۔ مسلمانوں کے ۔۔۔ پیغمبروں نمازوں ۔۔۔ روزوں
دھرم کی مخالفت کہی، عیسیت میں کٹر مشرقت کی تشریح ہی کی گئی ہے اور عزت
سے یاد کیا گیا ہے۔

آسا کبیر منشا

ہم سکین خدائی بندے ترا جس من بھادے
اللہ اڈل دین کو صاحب زور نہیں فرماوے
قاضی پولیا بن نہیں آوے
روزہ دھرمے نماز گزارے کلمہ بہشت نہ ہوئی
ترک نہ گھٹ ہی بھیتر جسے کرجاے کوئی
نماز سولی جو نیامیں بیچارے کلمہ اکلہ جانے
پانچوں مٹس مٹے بچا دے تب تو دین پہچانے
نصم پہچان ترس کر جیاں میں مار مٹی کر کھپکی
آپ جناے اند کو جانے تب ہوئے بہشت شری
ماکی ایک بھیکہ دھرتا ناما میں برہم پھپانا
کچے کبیر بہشت چھوڑ کر دوزخ سیوں من مانا

اذان - بانگ

ایک لکھ و دو دان رقم طراز ہیں کہ

۱۔ در نماز کے لئے پکار جو مسجد کے مینار پر یا مسجد میں کرے ہو گراہی گوز
 سے بلند کی باقی ہے جسے سن کر نمازی جمع ہو جائیں اس کا نام بانگ بھی ہے۔ اور
 اپنے ذمے کا اذان ہے۔۔۔ اذان کا ردائے شریف حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ
 وسلم) نے اپنے سے متاثر کیا۔ اذان کی طرف سے دوسرے کے اور دوسری نہیں
 اذان کر سکتے ہر قسم کے منہ پر اور غرت کو اذان دینے کا حق نہیں ہے۔
 یہاں کرشمہ ۱۴۰

بھائی کو دس بھائی بیان کیا

۲۔ آپ اذانیں (بانگ) بھی دیا کرتے تھے کہ گوردھی ملک معطر حب تشریف لے
 گئے تھے تو آپ سفر میں اذانیں دیئے تھے۔

۳۔ بابا پھر ملے گیا نیل بستر دھارے بن داری
 مٹی بٹھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلی دھاری

دارم پوری

مٹر میکالٹ نے بھی گواہی دی ہے۔

۴۔ جب کبھی موقتہ یا گوردھانک جی نے عرب کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
 ماننے والے مسلمانوں کی طرح بانگ بھی دی۔

میکالٹ اتہاس حصہ اول ص ۱۴۰

۵۔ کن انگلیاں پائے تب نانک دتی بانگ
 جتنی امت جمع سی سن ہوئی سن کر چائنگ

جینم ساکھی بھائی بالام ۲۰۳

بغداد شریف میں اذان دینا

۶۔ بابا گیا بغداد نزل باہر جلے کیا استھانا
 اک بابا اکالی روپ دد جبار بابی مردانہ

دقی بانگ نماز کرسن سماں بھیا جہانا

داریم پوری ۳۵

بغداد میں اذان

گوردیجن ان لوگوں کے دلوں کی سیاہی کو جانتے تھے اور نہیں بھٹنے کی چڑی
طاقت رکھتے تھے اکٹھ کھڑے ہوئے، کانوں پر ہاتھ لے کر آسمان کی طرف دیکھ کر باطل
اسی طرح اور اسی شرم میں آپ نے اللہ اکبر بھی کہا۔ لہذا اللہ جی علی اعدائے بھی
کہ لیکن محمد رسول اللہ نہ کہا اور بانگ کے آخری میں پنجاب کے یہ جیلے بول کر اذان ختم کر دی

گور برا کال ست سری اکال

چت چرن نام گھر گھر پر نام

پر بھو کرپال جو سرنگ جیوال

خدا تعالیٰ کرڑا کہنا۔ اُسے یہ کہنا کہ کوئی اور اللہ نہیں ہے سوائے اللہ کے نیکی کے لئے کھڑے ہو جاؤ

خدا کے آگے جھکنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ کہنا گوردیجن کے اپنے عقیدے کے خلاف تھا۔

گوردانک پنکار ۳۵

جنم ساکھی بھائی بالاص ۱۳۵

سماں بانگ نماز گراہنس کرپ پکار

خلقت کوک سنا سندے بے نہ اپنی سار

منشیات اور گوردانک جی

سکھ مذہب میں عقل کو بر باد کرنے والے تھے۔۔۔۔۔ ممنوع ہیں۔

گوردست پر بھاگرت ۳۶

سکھ ددران ڈاکٹر دیر سنگھ جی کا بیان

نہ فیون نہ کھنگ نہ شراب گور گھر میں کوئی بھی نشہ جائز نہیں ہے۔

داگورجی کا خالصہ شرب سے پرہیز کرے یہ تمام گناہوں کی ماں ہے۔۔۔
بھنگ انیوں۔۔۔ وغیرہ نشوں کا استعمال کبیرہ گناہ ہے۔

رہت ناموں کا سار ص ۲۶

خالصہ دھرم شاستر میں مرقوم ہے۔

شراب سارے پاپاں دی ماں ہے۔ خالصہ دھرم شاستر ص ۲۱

گورجی کا ارشاد ہے۔

گھنی خواری تن کو جو پتیرے بھنگ شراب۔

جہم ساکھی دلایت والی ص ۲۵۲

اور ایک جگہ پر

ناک آکھے کن دین لکھا دین کتاب درگاد اندر ماریں جو پتیرے بھنگ شراب

جہم ساکھی بھائی بالاص ۲۵۷

ایک اور مقام پر

چرس انہی پوشی چلماں چھلکن پیشاب
پنیدے بھنگ تر کاٹھے ظہوری نال رلاے
کھاں بھوناں قلیاں سیخیں لائے کباب
دنیا مانٹن مسیتاں درگاد ملٹن مزائے

جہم ساکھی بھائی بالاص ۱۵۷

اور ایک مقام پر

بھانگ دھتورہ سرپاں ارجائے پر بھات
نام خوماری نالکا چڑھی رہے دن رات

اتھاس گور دخالصہ ص ۱۵۶

اور ایک مقام پر

درمت مد جو پیتے بھکی مت کھلی
رام رسائیں جو رتے نالک ہی عملی

آساندہ ص ۳۷۹

اور ایک مقام پر

کیر بھانگ ماچھلی سرپاں جو پراخی کھا بنیں
تیر کھہرت نیم کئے تے سب وسائل جایشیں

جو لوگ شراب و خمر و نشے استعمال میں لاتے ہیں ان کی عقل مارتی جاتی ہے اور ان کے
 ادا کردہ تمام مذہبی فرائض جیسا کہ ان کا جانتے ہیں۔
 شوک کسر ص ۱۳۷
 ان غرض نشہ والی اشیاء کے متعلق بھی گوردانک جی کا وہی نظریہ تھا اسلئے اس نے
 پیش کیا ہے۔

رشد و ہدایت کہاں سے حاصل کیا ؟

۱۔ شمس تبریزی سبزواری ملتان شریف شمس تبریزی کے زمانہ کے صاحبزادے تھے وہ مولانا چچا پست
 نانک کہلاتے تھے روضہ کی دیوار حبیبی میں ایک وہ مکان ہے جس کا نام ہے روضہ نانک کہلاتے ہیں
 ہوا ہے اس پر پانچ سو سال پہلے نانک صاحب کا پتہ بنا ہوا ہے حضرت جس صاحب زادے صاحب
 رئیس ملتان سجادہ نشین شمس تبریزی سبزواری کا بیان کہ باوجود صاحب گوردانک صاحب کے
 والد بھائی کا وادراں کے دادا مسنی بھائی سو بھائی اس کے سسر ۲ مرید تھے خدا کی صفت
 ہوئے تھے حضرت شمس تبریزی کا دور تھا۔ باوجود صاحب کا کبھی وہی در در رہا۔

جنز یا ہومن ہو در گزینے نمی داسم

سوڈھی مہربان گوردجی کے منات جنے کی سادھی بیاں کیا ہے۔

ناب گوردانک ملتان شہر بہادر الدین کی مدد گاہ میں جنے وڈیے تب درگاہ
 میں خبر ہوئی پیرزادیاں کو کہ نانک دیدی ڈیرہ لٹا کر فقیر ہوئے نکلیا ہے سے پیر
 بہادر دین دی تربت اور پر آج حجرے دھڑ دھڑا۔ تربت کول کورنس دھجک کر ساما کیتی
 ہیں از فقیر طبع ہے۔ از مرد خوب دیدار قدر۔ قدر عجب دیدار نہ دیکھیا ہی بن دے
 پیر قی عجب فہرستی رہا ہے سے آیا ہے۔ جسم مکتی گوردانک جی ص ۱۳۷

اس سے واضح ہے کہ گوردجی ملتان کے مشہور بزرگ حضرت بہادر الدین کے مرید پر بڑی حبت
 سے گئے تھے۔

۲۔ بنہاد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور مرشدی مولائی حضرت مرید رحمۃ اللہ
 سے کے مرید پر چلے گئے۔ شہر کے باہر جنوب مغرب ایک قبرستان سے ملحق چار دیواری سے

اس کے اندر کھلا کر ہے کونے میں ایک چوڑا ہے اس پر بیٹھ کر چلے کیا کرتے تھے ۹۲۷ھ
میں حضرت بہلول دانہ کے خلیفہ حضرت مراد کے ہاتھ پر سلسلہ عیشیتہ میں بیعت کی اور ان کے
وصال کے بعد آپ نے اپنے مرشد کا بغداد میں مزار بنایا مزار کے مغربی دیوار پر یہ کتبہ لکھ کر لگوا یا۔
گورو درمشد مراد وفات پا گئے بابا نانک فقیر نے اس عمارت کی تعمیر
میں ہاتھ لگایا جو یک نیک مرید کی طرف سے اظہار عقیدت کے طور پر تھا۔

تاریخ ۹۲۷ھ

۳۔ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاک پٹن مشریت پر چلے گیا۔ شیخ ابراہیم شیخ فرید
ثانی جن کا کلام گورو گرنتھ میں اکثر و بیشتر ہے گورو جی اور حضرت فرید ثانی کے ساتھ دس
سال تک پرے پنجاب کا دورہ کیا اور مخلوق کو خالق کا رشتہ بتایا۔

۴۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ انیسویں پر چالیس دن چلے گیا۔

۵۔ گیارہ گیارہ سن کے کا بیان ہے کہ گورو جی سرسہ میں خواجہ صاحب کے مزار پر چاروں کونوں میں چار
چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں ہیں: اور وہاں کے مسلمان مچ درودی ہیں کہ شمال مغرب کی جانب کوٹھری
میں بابا نانک شاہ، سنہ فرید دہلی پر درویشوں کے ہمداد چلے میں بیٹھے تھے

تاریخ گورو خالصہ ص ۳۱

یہاں دس سرسہ مشہور خواجہ بھیر، بادا فرید، سائیں شرت، وغیرہ چلے گئی کرتے تھے۔
گورو جی نے بغیر کھانے پینے کے چہ گشتی کی۔
گورو دھام سنہ ۱۵۹ھ

بمقام سرسہ شاہ عبدالشکر صاحب کی فساد پر چالیس دن چلے گیا اس خلوت خانہ کا نام
چلے بادا نانک ہے۔

۶۔ بادا ولی قندھاری حسن ابدال پر چلے گیا حسن ابدال کی پہاڑی پر آپ کا چلہ ہے۔ آپ کا مزار
قندھار میں ہے حسن ابدال کی پہاڑی پر چلے کے زیارت کو ہر سکھ مرد و عورت، بچہ بوڑھا، اس
عظیم پہاڑی بربا کر سلامی دیتے ہیں۔

بغداد والے بہلول دانہ کے توبی کا بیان

سید یوسف بن سید عیسیٰ بن عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن جبر گزشتہ ۱۶۰ سال سے

ہولڈنگ کے متعلق چلے آتے ہیں ہم سے پہلے سوہیوں سے یہ روایت چلی کہ تقریباً
 ساڑھے چار سو سال پہلے ایک ہندی درویش ملک کے دورے پر آئے تھے وہ پندرہ ہزار
 کے مشرق کنارے دلی آبادی رضافہ میں بٹھہری جہاں کہ شیخ عہد متا در گہائی کا مزار ہے اس کے بعد مغربی
 کنارے کی آبادی مکرغ میں شیخ محروٹ مکرغی پہول کی مسجد کے ساتھ دائے قبر میں ٹھہر کر حلقہ کشی
 کرتے تھے اس مسجد میں پہول کا مقبرہ ہے اور یہ مسجد بغداد سے تقریباً ڈیڑھ میل سے پہول دائے قبر
 کے ساتھ دائے قبر میں جس کا رقبہ تقریباً ۳۰ + ۱۸ فٹ مربع ہے اس جگہ میں ۱ + ۲ + ۳
 فٹ چوکور بٹھیک بنی ہوئی ہے اور اپت پر مٹھ کے اندر تر گول کے زمانے کا ندیہ کی ترکی کا یہ کسٹہ
 لگا ہوا ہے۔

گوروجی اسلام سے کس قدر متاثر تھے

۱۔ گوردھاسی صاحب نے مائیل جول میں رت بد میں یزید نے عینے میں ذلت پائی۔ لاکوں خیال
 نہیں رکھا اسلامی ملکوں میں تھے اور مسلمانوں نے گوردھاسی سے کھانا کھنہ رہا۔

گوردھاسی صاحب نے ۱۱۶

۲۔ پروفیسر صاحب منجی نے کہا ہے۔

تیسری ادا کی میں عرب، ایران، افغانستان وغیرہ اسلامی ملکوں میں ست گوروجی نے تقریباً
 بیس سال گزرے ہیں اس کی روٹیاں ہندوستان سے پکا کر ساتھ نہہ ہندوستان لے گئے تھے۔

دھرم کے سدا پارک

۳۔ سڈھی مہربان جی نے کہا ہے۔

مسلمان گوروجی کو ان کے بچپن سے ہی پیار و محبت کی خاطر سے نہ بچنے کی بنا پر نہ لایا ان کے کہ
 جب ان کے والدین نے ان کے ملحق وغیرہ کے لئے ان مسلمان مساب کی بڑیا تو اس نے گورو
 جی کے بارے میں فرمایا۔

دکھ سپیراں دی ہودے زور فرات مرے

تلی دی ہودے تو کو پیاد خدا کے دی ہودے

تو کہ مدح حضرت رسول دی ہووے تو کو نہک
تو بخشیا روح خدا کے دا حق تعلقے تو بخشیا ہیں
بہ ساکھی گوردانک جی عک

۳۔ پادری بچ ترے کہا ہے۔

جبہ ساکھیوں نے سوتے سوتا ہے کہ اوائل عمر میں نانک ابائیں ہندو تھا، صوفیاں کی تاثیر سے سخت
منتر ہوا اور ان صوفیوں کی پاک صاف طرز زندگی نے جو ان دنوں عبرت نشانی ہندو پنجاب
میں منتشر تھے، بڑا گہرا اثر اس پر کیا۔ اس بات سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ جس ہندو پر اس سلام
کی تاثیر ہوگی اس کے کواغ میں تصوف کے نشان پائے جائیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ سکھوں
کے گردوں کی تعلیمات میں ہم دعائے دعائے تصوف کی سمیزش پاتے ہیں۔

ذکشنری آف اسلام ۵۸۳-۵۹۱

۵۔ ماسٹر نار سنگھ نے کہا ہے۔

سکھ فرقہ اسلام سے زیادہ قریب اور ہندومت کی شرک پرستی سے بہت دور ہے۔ فرقہ
بانی گوردانک صوفی مشرب بزرگ تھے وہ امت کو دھمکتے تھے اور حضرت محمد صائب
کو خدا کا بنی تصور کرتے تھے لیکن بعض مسلمان بادشاہوں کے سیاسی اقدامات کی وجہ سے
یہ فرقہ اسلام سے دور ہوتا چلا گیا۔ ہندوؤں نے بڑی چارکی سے انہیں گلے لگایا

ارانی علماء سے مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ انما میں مسلمانوں

کا مستقبل بہت شاندار ہے افریقہ اور ایشیا کی سیاست میں مسلمان بہت اہم کردار ادا کرنے
والے ہیں۔ ۱۳ جنوری ۱۹۶۶ء، اخبار جنگ کراچی

گوردانک جی کو ادلیا اللہ اور ان کے خلیفہ کی صحبت نے اس قدر سواہر اور عاشق

رسول بنا دیا کہ ہندوؤں کی شرک پرستی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قوم سکھ سے دور رہا۔ اسلام
میں کہیں بہت پرستی نہیں آئے گی۔ گوردانک کہتے ہیں۔

۱۔ گوردانک سکھ زمار نہ پہنے اور تک نہ لگائے۔

رہبت نامہ بھائی چویہ سنگھ منقول از فاصلہ دھرم، سری ۱۹۶۶

۲. "تک دھاگہ دزنار کاٹھ کی مالا اختیار کرے وہ تھوہیا (قابلِ سزا ہے)"

فائدہ دھرم شاستر ص ۱۶۸

اَسْتُ بِاللهِ وَ مَنِيْكَمِ وَ كَتِيْبِهِ وَ مَرْسِيْلِهِ وَ اَلْيَوْمِ اَلْاٰخِرَةِ وَ اَلْقَلْبِ

خَبِيْثِ وَ دَشْرِهِ مِنْ اَللهِ تَعَالٰی

دیدوں میں توحید کی تعلیم

(۱) احمت باب التواضع (۲) دیدوں میں توحید کی تعلیم۔

۱۔ الف۔ اللہ کو یاد کر غفلت منور و سار سانس پلے نام بن دھرم جین سنار

جنم ساکھی بھائی بابا ص ۲۸۳

بید بیتی بھیر نہ جانا نہ تس مات پتاست بھیرانا

ترجمہ:- دیدوں اور دوسری کتابوں نے اللہ کے رشتہ کو نہیں پایا۔ وہ ماں باپ اور بھائی بندر رشتوں سے پاک ہے۔

سنگے سسل پائے سائے الگ نہ لکھنا جانی ہے

وہ خود ہر یک میز کار نے دلا اور فن کرنے والا ہے اور وہی در الوری ہے۔

گور و گرنٹھ راگ ملود محلہ ۱۹۳۸

کیر کو سوامی یا ٹھاکر جا کو مائی نہ باپور سے

ترجمہ:- کیر نے کہا ہمارا مالک دھانی یا مہود ہے جس کی نہ کوئی ماں ہے نہ باپ

گور و گرنٹھ میں توحید باری تعالیٰ

۱۔ صاحب پیرا ایکو ہے ابکو ہے بھائی ایکو ہے

ترجمہ:- ہر مالک ایک ہے، ہاں اب بھائی وہ ایک ہے

۲۔ آپے مائے آب چھوڑے آپے یو — دیئے

دی ہار نے والا اور زندہ کرنے والا۔ دی دے خوش ہوتا ہے

۳۔ آپے دیکھے دگے آپے تدر کرے

دی ہیں پچھلے۔ اپنے فضلوں کی پوش کرتا ہے۔

۳۔ جو بچہ کرنا سو کر رہ گیا اور نہ کر، جانی

وہ جو پتا ہے کرتا ہے، اس کے بغیر اور مرنے کا نہیں۔

۵۔ جیسا درتے تیسو کیے سب ہنسری دڑیائی

تو کچھ دنیا میں ہو رہے ہری بیان کرنے ہر چیز اس کی حمد پیا کر رہی ہے۔

گوردناتھ صاحب رُردھ ۵۳

گوردناتھ جی اور کلمہ طیبہ

۱۔ ک۔ کلمہ یاد کر نفع اور کست پات

نفس ہوائی رکن دین تس مسیوں ہونہ مات

اے رکن لدین کلمہ طیبہ کو سمیٹتے یاد کرتے رہو س سے بڑھ کر نفع مند کوئی بات نہیں حرص
ہو اگر کچھ بچے پڑھنے سے انسان ماند ہو جاتا ہے۔

دلایت دلی جنم سا کھی مت ۲۴ جنم سا کھی بھالا ۲۱

۲۔ پینیب کلمہ آکھیا اکو ک خداے

سجنا اندراک ہ گھٹ ددھ کی نہ جانے

جنم سا کھی بھائی بالام ۱۶

۳۔ پاک پڑھیوس کلمہ کس د محمد نال ملائے

ہو یا مستوق خداے دا ہو یا نال

جنم سا کھی بھائی بالام ۱۴

۴۔ منہ تے کلمہ آکھ کے دمنی در دا کماے

اگے محمد مصطفیٰ اسکے نہ تنہا چھڑاے

جنم سا کھی بھائی بالام ۱۵

۵۔ کلمہ آکھیا ایہہ گن ہوتے گناہوں پاک

آگے کرے گناہ پھیر سبھتوں ملے طلاق

کئی انسان کلمہ پڑھنے کے بعد پیر گن ہوں میں مبتلا ہو جائے تو ایسا شخص بہشت کا رات نہ
نہ ہوسکے گا

سم ساکھی کی ہالہ ہے

کئی کلمہ آگے کے تان مسلمان سداے

دارماتھ سداک محلہ اول

۷۔ مہر معظمہ جانے دل و گور سے راستہ میں ایک پڑ پڑ پر کلمہ پڑھا باجائے۔

مکے دے رات کو بر آدنی سے رستوں اسیں ہر تان سے چڑھ کے

۸۔ سداے تان ہر کلمہ پہ لکھا ہے۔ مں مں مں مں ہر تان ہر کلمہ پہ لکھا ہے۔

سم ساکھی کی ہالہ ہے

۹۔ بڑ تر کوئس میں کلمہ سے متعلق یہ مرتبہ ہے۔

کلمہ مسلمانوں کا مول منتز جو اس طرح ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی کوئی نہیں ہے تان برکت سوائے اللہ کے اور محمد اس کے رسول مں

گورد گرتھ کوئس ۲۰۲

۹۔ جنم ساکھی میں یہ لکھا ہے۔

سوئی کلمہ پاک جوئے رب کلام

کلمہ مں شخص کو پاک کر سکتے جو خدا نواے کے کلام پر ایمان لائے والہ ہو۔

جنم ساکھی بجائی بالاص ۱۸۳

گورد نانک جی اور ہستی باری تعالیٰ

گورد بننے بعد دے مسنون کے سنے اپنے خیالات کا ظہار کرتے ہوئے خود ہی اپنا تعلق

اسلام کی بیان کردہ وحید سے ظاہر کیا تھا جیسا کہ پروفیسر کرتار سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورد

نے وہاں کے مسنون کے سامنے یہ بیان کیا تھا۔

صرف مں وجہ سے کہ میں اس خداے واحد کا پرستہ ہوں۔ مں جسا اور

جس کے برابر اور کوئی نہیں س خدا نے واہد کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرانے
کے سبب سے میں مسلمان کہلانے والوں سے زیادہ سلام کی فائض توحید کے
قریب ہوں۔ چونکہ کثافت اور دنائک بی ص ۳۲۲

ایک مشہور نارسہ مصنف محسن فانی نے گوردنائک جی کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ
نیک قائل توحید پروردگار، موریہ مسفوقی شریعت محمدیست

دلبتان مذاہب ص ۲۲۳

رسالہ سنت سپہی مرتبہ نومبر ۱۹۵۶ء

نائک رب دی ایچا دانائس سی تے اوہناں گلاں نون مندا سی جو شرع
محمد دے انوکول ہی

۱۔ صاحب میرا ایک ہے در نہیں بھائی گریا تے سکھ بایا سچے پر تھادی
ترجمہ: میرا خالق ورمالک یک ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اس کے نفس تے ہی ناس نہ تھ ورم
آرام پاسکتا ہے۔

۲۔ کہہ نائک گردھوئے بھرم بیوہ اس پر برس
سے نائک اعلان کردے کہ مرشد نے تمام بھرم دور کر دیے۔ مگر ایک ہے در پارتم ہے۔
گوردگرتھ صاحب رنگ مکی نمبر ۲۲

عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ ہے

- ۱۔ ایکو جیپ ایکو صلاح ایک سسر ایکو مس آد
ترجمہ: خدائے واہد کی پرستش کرتے رہنا۔ اپنا دل بھی اس سے لگائے رکھنا چاہیے۔
- ۲۔ یکس کے گن عجاؤ انست من تن حایپ ایک بکگرنست
ترجمہ: تعریف و عبادت کے لائق۔ تن من سے اس کی عبادت کرنی چاہیے
- ۳۔ ایکو یک یک سر آپ پورت پور رہیہ پر کھو جی
ترجمہ: ہر جگہ اس سے تعالیٰ نہیں ہے۔

- ۴۔ انگ بس خا کے بے بچھے ایک ارادہ پراچھت گئے
 تمام کائنات اسی کدو سے بکاس رہی ہے اس کی عبادت سے کسی کی حاجت نہیں رہتی۔
 ۵۔ من تن نتریک پر مہر رہتا گرد پر ساد نالک اک جاتا
 ہمارے تن من میں دی- لایا ہوا ہے نالک جی رہا کی رحمت سے شائستہ کر لیا ہے۔
 ٹوڑی سکھنی محلہ ۱ ص ۳۳

سکھ دھرم میں بت پرستی کے خلاف

- ۱۔ لکڑیوں میں نہ کر نہ کر دے گل میں پاہن ے سکاوے
 ترجمہ۔ خدا اپنے اندر موجود ہے مگر انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ گلے میں مورتیاں لٹکائے بھرتے ہیں۔
 ۲۔ بھر سے بولا ساکت پھرتا بیزرد کے کھپ کھپ مرتا
 ایسے شخص بھرم میں مبتلا ہیں پانی کو بلو کر اپنا دھن خراب کرتے ہیں
 ۳۔ جس پاہن کو ٹٹ کر کہتے انہ پاہن ے اس کو ڈوبت
 لوگ پتھر کی مورتیوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ مورتیاں بے ڈھرتی ہیں۔
 ۴۔ گناہ گاروں حیرانی پاہن ناؤ نہ پار گرامی
 وہ گناہ گار اور نیک حرم ہیں۔ ایسے لوگ کنارے کو پا نہیں سکتے۔
 ۵۔ گورمل نالک ٹٹا کر جاتا جل نقش ہیل پورن بدھتا
 بچے گورد کے ذریعہ سے اللہ کو پایا۔ وہ بخروبر میں موجود ہے اس سے کوئی جگہ خالی نہیں۔
 راگ سوہی محلہ ۵ ص ۱۶۳

پتھر کی مورتیوں کو خدا کہنے سے اعمال ضائع ہوتے ہیں

- ۱۔ جو پتھر کو کہتے ہیں دیو تانکی برتھا بودے سیو
 جو مورتیوں کو پوجا کرتے ہیں ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں
 ۲۔ جو پا پتھر کی پاہن پاے تبس کی گھل اجا ہی جاتے

جو لوگ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں ان کی محنت برباد ہو جاتی ہے

۲۔ ٹھاکر ہمسرا سدا بولتا نہ یہ جیا کو پر بھوان دیت
ہمارا فہ تو ہمیشہ بولتا ہے۔ تمام کو بخشش رتلا ہے۔

۳۔ انستردیو نہ جانے اندھ بھرم کا ہو بیا پادے پھند
اندر اندھ ہے اندھے نہیں جانتے۔ بھرم کے مارے دل میں پھنس رہتے ہیں۔

۵۔ نہ پا پتھر دیوے نہ کچھ دے پھوک کرم نہیں مل ہے سیو
پتھر کی مورتی نہ بولتی ہے نہ دے سکتی ہے۔ اس کی پرستش پھٹ ہے۔

۶۔ جے مرتک کو چندن چڑھانے اس تے کہو کن کھیل پادے
مردہ کو صندل کی آگ میں جلا دے اس سے اس کو کیا ناندہ ہو دے۔

۷۔ جے مرتک کو بٹا ماد رانی اس مرتک کا کیا گھٹ جائی
مردے کو کوڑے کرکٹ میں پھینک دیر۔ اس مردے کا کیا گھٹ گیا۔

۸۔ کھت گبیر سوں کہوں پکار بکھ دیکھ ساکت گا دا
گبیر پکار پکار کر کہتے ہیں۔ اے بیوقوف لوگوں سوچو بکھو دیکھو

۹۔ دو جے بھائے بہت گھر بے رام بھگت ہے سدا سکھارے
مشرک گھر بہت تباہ ہو گئے۔ رام بھگت ہی ہمیشہ سکھ چین سے ہیں۔

گورد گرتھ راگ بھیر دل محلہ ۵ اردو ص ۱۸۵

۱۔ اندھے گونگے اندھ اندھار پاکھرے پوجنہ ملدھ گوار

ترجمہ۔ مشرک اندھے اور گونگے ہیں ظلمت کا شکار ہیں۔ بہت بیوقوف جن پتھروں کو پوجتے ہیں۔

۲۔ ادھ جسان آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار
وہ خود پانی میں ڈوبے ہیں تم کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

گورد گرتھ صاحب دار بہاڑا، شلوک محلہ ۸ ص ۸۴

۱۔ دیواری دیو پوجنئے بھائی کیا مانگو کیا دیو

اے بھائی دیوی دیوتاؤں سے کیا مانگو یہ کیا دے سکتے ہیں

میں گرتھ صاحب میں ملائکہ کا وجود از بس ضروری قرار دیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے۔

۱۔ صدق صوری صادقان صبر تو شہ ملائیکان

دیدار پوسے پائساں تھادڑ ناہی کھائیکان

ترجمہ ۱۔ ملائکہ اللہ کا وجود ایسا ہے۔ جنہیں کھلنے پینے کی احتیاج نہیں۔ اور ان کی خوراک صبر ہے اور وہ سداقلے کے مقربین ہیں۔

گور و گرتھ صاحب سرکی راگ وار تلوک محلہ ۱۵۱۱

۲۔ دنیا مقام فی تحقیق دل دانی ہم سرموے عزرائیل گرتھ دل پیچہ دانی
میں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر کے جان لی ہے کہ یہ دنیا مقام فانی ہے اور میرے سر کے
بال عزرائیل فرشتہ نے پھڑے ہوئے ہیں۔

گور و گرتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۳۳۱

ولی نعمت برادران دربار ملک خساناے

جب عزرائیل بسنی تب چکائے بدائے

تیرے ہمدہ و خبرات کرنے والے سرپرست بھائی دربار جناد درمکانات کس کام آئیں گے
جبکہ موت کا فرشتہ عزرائیل تجھے آکر باندھ لے گا

گور و گرتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۳۳۸

عزرائیل یار بندے جس تیرا آدھار

گناہ اس کے سگل عفو تیرے جن دیکھن دیدار

اے خدا جس شخص کو تیرا سہارا ہے موت کا فرشتہ عزرائیل اس کا دوست بن جاتا ہے
اور اس کے جملہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مے تیرے بھگت تیرے دیدار کے ہی خواہشمند
رہتے ہیں۔

گور و گرتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱۳۴۱

پاپ کر بندہ سر پر مٹھے عزرائیل پھڑے پھڑکھے

دوزخ پائے سر جنہارے یکھا سنگے بانیاں

گناہ کرنے والے لوگوں کو عزرائیل فرشتہ بہت سزا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ
میں گرے گا اور ان سے حساب لے گا۔

گور و گرتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱۶۳۵

حق حلال بخورد کھانا دل وریا دوسو ہویا

پیر کپانے بہشتی سونی عسرا ییل زندق نہرا

ہر لوگ حق حلال کی کمانی کھائیں گے۔ وہ اپنے دل کی تمام میل کو یہ عموذ الیس گئے۔ اور دی ہسیر کو

پہچانیں گے ایسے لوگوں کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ عزرائیل انہیں روزن میں نہ دھکیل سکے گا۔

گوردگرتھ صاحب راک مار دھلہ ۱۴۹

سارھے تین من دزنی جسم پانی درانا ج کے سہارے پر چل رہا ہے۔ جب ملک الموت تمام

انگو بندہ دنی دوزخ دت آسونی بن

ملک الموت ہاں آوسی سب در دے بھن

تہناں پیاریاں بھائیاں آگے دتا بن

دیکھو بندہ پلہا چہو جیناندے کن

فرید اعمل جسے کیتے ددنی دوزخ در گاہ آئے کم

سارھے تین من دزنی جسم پانی درانا ج کے سہارے پر چل رہا ہے۔ جب ملک الموت تمام

در دازے توڑ کر آجائے گا تب پیارے بھائی اور دوسرے عزیز رشتہ دار اسے کفن میں لپیٹ لیں

گئے اور پھر اُسے چار آدمی اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ فریدرچی کہتے ہیں کہ دنیا میں گئے

گئے نیک اہل ہی آخرت میں انسان کے کام آئیں گے۔

گوردگرتھ صاحب شلوک فرید ۲۱۴

اسرائیل جسیرائیل میکائیل بچان

عسرا ییل فرشتہ چار موکل جنان

چاروں وارث تخت دے حکمی بندے چار

سدا حضور کی تس رہن جو کھیو اوتار

جنم ساکھی اردو ۲۴۱

(۳) کتبہ

گزشتہ میں قرآن شریف کا ذکر

گورد گزشتہ صاحب میں قرآن کریم کا بھی ذکر موجود ہے۔ درمیان میں آج کل کے زمانے کے نئے ذہن ہل کتاب ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔

۱۔ کل پر دان کتب مسترآن پر کتنی ہندست رہے پورن

کل یکسے زمانے کے لئے اہرن قرآن کریم ہی منظور شدہ کتاب ہے

۲۔ نانک ناذ بھیت رحمان کر کرتا تو ایجو جان

صفت رحمانیت جلوہ ڈرتے۔ کرتا پور کہ اور رحمن یک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

گورد گزشتہ صاحب راک رام کلی نڈا ۱۳۳۵

کل میں دید اھترین ہواناؤں خدائی ستد بھیت

نیل بستر کیزے پہرے ترک پنک پنس عمل کیا

کل یک کے زمانے میں دید اھترین منظور شدہ کتاب ہے کہ خدائے تعالیٰ کا نام لے کر بہت کر رہی ہے اور رحمن جس پر نیچہ رنگ کے کپڑے پہنتے داسے ترک اور پنچن عمل کر رہے ہیں۔

گورد گزشتہ صاحب دار آں شوک محمد ۱۳۳۵

لکھتہ وجہ قرآن لے کو پاک الہ دو جانور محمدی بھیار رسول خدائے

بنار رسول خدائے نبی ہوانہ کوئے ہونے جو سلسلہ کو بکے نصیب سوئے

جنم ساکھی بھائی بالا ۱۳۳۵

بڑھے پکار مسترآن پورہ خاطر جمع نہ ہوئے

جو راہ شیطانی تم تھئے پہنچیا جان نہ کوئے

قرآن کریم کو بہت پڑھتے ہیں مگر جمعیت باطنی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا یہ سبب ہے کہ جو

وگ شیطانی کی راہ میں گم ہو گئے ہیں دراصل قرآن سے منہ پھیرے ہیں۔

ساکھی بھائی بلے دالی دڈی

سولی نہ تھی جن آپ تجیا ک نام کب دھرو
 ہے بھی سولی جسے چسی سچ سر جن ۲ رو
 پنج وقت نماز گزارے پڑھے کیتب قرآن
 ناک کھے گورسدیہی رہیو پینا کھانا

تاہی وہ ہے جو خودی خود پسندی کو مٹا دیتا ہے۔ صرف اسد کرنی اپنا سہار بناتا ہے۔ خدا
 موجود ہے آئند بھی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے ہر چیز کا قائل ہے۔ تاہی دن میں ایک وقت نماز
 ادا کرتا ہے۔ اور قرآن پڑھتا ہے۔ ناک جی کہتے ہیں کہ تم کو قبر باری ہے بہ کنا پینا سہیں رہ جاتا ہے۔
گور دگر تھ صاحب سری راگ نلا ۱۲۵

ترسی حرف قرآن دے تھی سپارے کیس تنی وقت بہت نصیحتوں سن کر کرو تین
 قرآن کریم کے تین حروف اور تیس ہی سپارے کئے گئے ہیں اور اس میں بہت نصیحتیں ہیں تم
 سن کر بچیں رو۔
ساگھی بھائی بھال دالی وڈی ۱۲۶

جنم ساگھی بھائی بالام ۱۲۷

۱۔ چار کیس اک ہے چاروں قول خدائے
 چاروں قدم ثواب دے تاضی دل دتہ لائے
 ۲۔ سنو سید کریم دین چاروں من کتب
 چاروں قول خدائے دے ردیوں چڑھن مذاب

جنم ساگھی بھائی بالام ۱۲۸

۳۔ م۔ مرشد من توں من کتاباں چہر
 من خدائے رسول نور سچائی دربار

جنم ساگھی بھائی بالام ۱۲۹

۴۔ گورو جی نے خود بھی ان چاروں کتب کے نام بیان کئے ہیں۔

دیکھ تو ریت بخیل نول زبورے فرقہ
 ایہو چار کتب ہیں پڑھ کے دیکھ سترآن

جنم ساگھی بھائی بالام ۱۳۰

گوردیہ نے اپنے متعلق بیان کیا ہے

انسانوں کو حکم پاک خدا کے دیا ہوا ہے جو چاروں کیتھان اور عمل کر دے اب
پڑھے کڑھے ٹوبہ نہیں مل کرناؤں ہے۔ ہور پڑھنا کڑھنا درکار ناہیں۔ خاصہ
مطلب عمل کرنا ہے۔ خداوند نے فرمایا ہے۔ اس آخری زمانہ میں بزر بندگی اتنے
نیک عملاں باجہ خاصی ہیں۔ جہنم ساکھی بھائی ۱۳۷ ص ۱۳۷

قرآن کریم اور گوردنانک جی

۱۔ کل پروان کتب سترآن پوکھی پنڈت رہے پوران
نانک نادے بھیا رحمت ن کر کرتا تو ایجو جت ن

رام کلی محلہ ۱۳۷

اس کے معنی سوڈھی مہریان جی کے نزدیک گوردنانک جی نے اس کی تشریح خود ہی کی ہے۔
کل کے لکھے کیتب قرآن پروان ہیں نہ پوکھی ہی چلتی ہے اور نہ پروان ہی چلتا
ہے اور یہ سب رہے ن کا امر ربیا سب رہے کل دتج امر ہو د کلیوگ میں حکم کیتب
کا قرآن کا۔ اے نانک جس کو تم رام کہتا ہے۔ بس کا نام رحمان بھیا۔ تو کہتے کو زور کرتا
جے تو رام کو اور رحیم کو ایجو جان۔ جسے کرتا پور رکھ ایکو ہے دوسے نہیں۔

جہنم ساکھی گوردنانک جی ۲۳۵

۲۔ گہانی گہان سنھ جی کے نزدیک گوردنانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

را رام رحیم پور قرآن مطلب ایجو دوسے زبان

تواریخ گورد و خالہ ۸۸۵

۳۔ ذلیل نہ ہوئے تو جسے من حق فرمان

سوئی سب پستک کہن سوئی کہے سترآن

جہنم ساکھی ۱۸۷۱ء والی ص ۲۴۲

قرآن کیتب کما یئے کبودی است من ریسے
نہ برتھن آن جملائے بن تیل دیو ایویں بٹے
گروپن صاحب ایویں ملے

دلایب دالی تہم ساکھی ملے جنم ساکھی بھائی با ۲۴۳
گردن لک جی لپٹا اس ارشاد کی خود ہی میں تشریح کی ہے۔
شیخ جی قرآن جو کہتا ہے اس پر عمل کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ڈرتے ڈرتے
صراط مستقیم پر چلو۔ قرآن شریف کے حکامات پر عمل کرو۔ اور بہ خوف اس میں جی
بناو۔ اور قرآن شریف پر جو عمل ہو گا وہ اس میں تیل ہو گا۔ یہ دیا جی ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ
کا پناہ نام سے آگ کی مانند ہو گا۔ اور اس طرح جوت جگ اٹھے گی۔ در چراغ روشن
ہو جائے گا بھر دل منور ہو جائے گا۔ اور اس طرح اس نام کائنات کا مالک اس کے دل
میں بس جائے گا۔ اس کی نظر بہت وسیع ہو جائے گی۔ اس طرح بغیر تیل کے چراغ
روشن ہو جائے گا۔ اور پھر اے اللہ تعالیٰ مل جائے گا۔

جنم ساکھی بھائی با ۲۴۴
جنم ساکھی بھائی با ۲۴۴

ترے کوئداں بھ سا ترے سودھے بھید
تورین انجیل زبور ترے بھ سن ڈھے دھند
رہیا سنسرقان کیتھنرے کل جگ میں پروان

یعنی گوردی فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طرف دھونڈ کی اور بہت تحقیق سے کام لیا۔
میں نے تورین انجیل اور زبوریتوں کتب کی چھان بین کی ہے اور دیدوں کو بھی خوب
پڑھا سنا اور دیکھا ہے۔ میری اس تمام تحقیق وہ چھان بین کا نتیجہ یہی ہے کہ موجودہ
زمانہ کے لئے قرآن شریف ہی منظور سندہ کتاب ہے۔

صاحب د فرمایا بھ یاد دت ستران
بناں عبادت بندگی ہو عمل مشہان

تواریخ گوردی ۲۴۴

گوردجی قرآن کی قسم کو ناپسند کرتے تھے

کھلان قسم سترآن دی کارن دی حرام
آتش اندر سائیں آکھے بنی کلام

جہنم ساکھی بھائی بالاط ۱۳۹

یعنی۔ گوردجی کے نزدیک قرآن کریم تو عمل کرنے کے لئے ہے جھوٹی پکی قسمیں
کھانے کے لئے نہیں۔

آپ نے مکہ معظمہ کے سفر میں قرآن کریم رکھا تھا

جب آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو آپ کے پاس قرآن کریم بھی تھا۔

جہنم ساکھی اردو ص ۴۹

آپ کا قرآن کریم

گوردوہر سہائے ضلع فیروز پور میں ایک قرآن شریف رکھا ہوا ہے ادیبان
کیا جانتا ہے کہ وہ یہ قرآن شریف ہے جسے گوردنالک جی مکہ معظمہ اور مدینہ کے
سفر میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

خوار خالصہ سماچار امرتسر ۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء

اب معلوم ہوا ہے کہ یہ قرآن شریف ضائع کر دیا گیا ہے۔

مہربان مولانا تو ہی ایک سپر سچیں سچ

دلاں کا مالک کرے پاک قرآن کتب تے پاک

اے مول۔ حقیقی مہربان تو ہی ایک ہے تمام پیر اور پنہیر اور شیخ یہ گویا ہی دے رہے

ہیں کہ قرآن کریم تمام کتب سادیہ سے مقدس ہے۔

گوردگرنقہ صاحب راگ رام گلی محلہ ۵ ص ۱۳۳۳

(۴) رسولؐ

گورو گرتھ میں رسول کریمؐ کا تذکرہ

۱۔ اٹھے پہر کیوندا پھرے کھاؤں سنڈرے رسول
دورنہ یوندا کیوں رہے جاں چتا نہ ہوئے رسول
جن لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور
عظمت نہیں۔ وہ اس دنیا میں بھی آنکھوں پہرے بھٹکتے پھر رہے تھے اور مرنے کے
بعد بھی ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

۲۔ جسے نور محمدی ڈٹھے بنی رسول

نانک قدرت دیکھ خودی گیوسب بھول
میں نے خود صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے کئی انبیاء پیدا ہوتے دیکھا۔ اے
نانک خدا کی قدرت دیکھ کر اپنی خودی بھول گیا۔
جہنم ساکھی بھائی بالامعہ ۱

۳۔ م۔ محمد من تو من کیتیاں چار

من تو اک خدائے نوں خاصا جس دربار
رسول اللہ صلعم کو مان اور چار کتابوں کو مان اور ایک خدا کو مان جس
کا دربار خاص ہے۔

جہنم ساکھی بھائی بالامعہ ۲۸۵

لونا م چرا چر کا چو گنا کرتا دو ملا کر پانچ گن کا نو بیس بنا
جوابی رہے سو نو گن دو نو ہو ملا نانک اس بد مرک نہ بھدو بنا

<p>ب ۲ حرف</p> <p>$۸ = ۲ \times ۴$</p> <p>$۱۰ = ۲ + ۸$</p> <p>$۵۰ = ۵ \times ۱۰$</p> <p>$۲ \sqrt{۵۰} \begin{matrix} ۲ \\ ۴۰ \end{matrix}$</p> <p>$۹۲ = ۲ + ۹ \times ۱۰$</p> <p>معد کے ۹۲ ابجد</p> <p>حبیب اللہ کے ۸ حروف</p> <p>$۳۳ = ۲ + ۳۲ = ۸ \times ۴$</p> <p>$۱۷۰ = ۵ \times ۳۳$</p> <p>$۲ \sqrt{۱۷۰} \begin{matrix} ۸ \\ ۱۶۰ \end{matrix}$</p> <p>$۲ + ۹ \times ۱۰$</p> <p>۹۲ معد کے ابجد</p>	<p>معد کے ابجد</p> <p>$۴۰ = م$</p> <p>$۸ = ح$</p> <p>$۴۰ = م$</p> <p>$۴ = د$</p> <p>۹۲ معد کے ابجد</p> <p>ابجد کا حساب</p> <table> <tr> <td>$\frac{۱}{۱}$</td> <td>$\frac{۲}{۲}$</td> <td>$\frac{۳}{۳}$</td> <td>$\frac{۴}{۴}$</td> <td>$\frac{۵}{۵}$</td> <td>$\frac{۶}{۶}$</td> <td>$\frac{۷}{۷}$</td> <td>$\frac{۸}{۸}$</td> <td>$\frac{۹}{۹}$</td> </tr> <tr> <td>ا</td> <td>ب</td> <td>ج</td> <td>د</td> <td>ه</td> <td>و</td> <td>ز</td> <td></td> <td></td> </tr> </table> <table> <tr> <td>$\frac{۸}{۸}$</td> <td>$\frac{۹}{۹}$</td> <td>$\frac{۰}{۰}$</td> <td>$\frac{۱۰}{۱۰}$</td> <td>$\frac{۲۰}{۲۰}$</td> <td>$\frac{۳۰}{۳۰}$</td> <td>$\frac{۴۰}{۴۰}$</td> </tr> <tr> <td>ح</td> <td>ط</td> <td>ی</td> <td>ک</td> <td>ل</td> <td>م</td> <td></td> </tr> </table> <table> <tr> <td>$\frac{۵۰}{۵۰}$</td> <td>$\frac{۶۰}{۶۰}$</td> <td>$\frac{۷۰}{۷۰}$</td> <td>$\frac{۸۰}{۸۰}$</td> <td>$\frac{۹۰}{۹۰}$</td> </tr> <tr> <td>ن</td> <td>س</td> <td>ع</td> <td>ت</td> <td>ص</td> </tr> </table> <table> <tr> <td>$\frac{۱۰۰}{۱۰۰}$</td> <td>$\frac{۲۰۰}{۲۰۰}$</td> <td>$\frac{۳۰۰}{۳۰۰}$</td> <td>$\frac{۴۰۰}{۴۰۰}$</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>ر</td> <td>س</td> <td>ت</td> </tr> </table> <table> <tr> <td>$\frac{۷۰۰}{۷۰۰}$</td> <td>$\frac{۸۰۰}{۸۰۰}$</td> <td>$\frac{۹۰۰}{۹۰۰}$</td> <td>$\frac{۱۰۰۰}{۱۰۰۰}$</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>ض</td> <td>ظ</td> <td>غ</td> </tr> </table>	$\frac{۱}{۱}$	$\frac{۲}{۲}$	$\frac{۳}{۳}$	$\frac{۴}{۴}$	$\frac{۵}{۵}$	$\frac{۶}{۶}$	$\frac{۷}{۷}$	$\frac{۸}{۸}$	$\frac{۹}{۹}$	ا	ب	ج	د	ه	و	ز			$\frac{۸}{۸}$	$\frac{۹}{۹}$	$\frac{۰}{۰}$	$\frac{۱۰}{۱۰}$	$\frac{۲۰}{۲۰}$	$\frac{۳۰}{۳۰}$	$\frac{۴۰}{۴۰}$	ح	ط	ی	ک	ل	م		$\frac{۵۰}{۵۰}$	$\frac{۶۰}{۶۰}$	$\frac{۷۰}{۷۰}$	$\frac{۸۰}{۸۰}$	$\frac{۹۰}{۹۰}$	ن	س	ع	ت	ص	$\frac{۱۰۰}{۱۰۰}$	$\frac{۲۰۰}{۲۰۰}$	$\frac{۳۰۰}{۳۰۰}$	$\frac{۴۰۰}{۴۰۰}$	ق	ر	س	ت	$\frac{۷۰۰}{۷۰۰}$	$\frac{۸۰۰}{۸۰۰}$	$\frac{۹۰۰}{۹۰۰}$	$\frac{۱۰۰۰}{۱۰۰۰}$	ذ	ض	ظ	غ	<p>احمد</p> <p>$۱۰ = ح - م - د$</p> <p>$۱۶ = ۴ \times ۴$</p> <p>$۱۸ = ۲ + ۱۶$</p> <p>$۹۰ = ۵ \times ۱۸$</p> <p>$۲ \sqrt{۹۰} \begin{matrix} ۴ \\ ۸۰ \end{matrix}$</p> <p>$۱۰$</p> <p>$۹۲ = ۲ + ۹ \times ۱۰$</p> <p>معد کے ۹۲ ابجد</p> <p>ق ح ی ی ی ۳ حرف</p> <p>$۱۲ = ۳ \times ۴$</p> <p>$۱۴ = ۲ \times ۷$</p> <p>$۷۰ = ۵ \times ۱۴$</p> <p>$۳ \sqrt{۷۰} \begin{matrix} ۲ \\ ۶۰ \end{matrix}$</p> <p>$۹۰ = ۹ \times ۱۰$</p> <p>$۹۲ = ۲ + ۹۰$</p> <p>معد کے ابجد ۹۲</p>
$\frac{۱}{۱}$	$\frac{۲}{۲}$	$\frac{۳}{۳}$	$\frac{۴}{۴}$	$\frac{۵}{۵}$	$\frac{۶}{۶}$	$\frac{۷}{۷}$	$\frac{۸}{۸}$	$\frac{۹}{۹}$																																																				
ا	ب	ج	د	ه	و	ز																																																						
$\frac{۸}{۸}$	$\frac{۹}{۹}$	$\frac{۰}{۰}$	$\frac{۱۰}{۱۰}$	$\frac{۲۰}{۲۰}$	$\frac{۳۰}{۳۰}$	$\frac{۴۰}{۴۰}$																																																						
ح	ط	ی	ک	ل	م																																																							
$\frac{۵۰}{۵۰}$	$\frac{۶۰}{۶۰}$	$\frac{۷۰}{۷۰}$	$\frac{۸۰}{۸۰}$	$\frac{۹۰}{۹۰}$																																																								
ن	س	ع	ت	ص																																																								
$\frac{۱۰۰}{۱۰۰}$	$\frac{۲۰۰}{۲۰۰}$	$\frac{۳۰۰}{۳۰۰}$	$\frac{۴۰۰}{۴۰۰}$																																																									
ق	ر	س	ت																																																									
$\frac{۷۰۰}{۷۰۰}$	$\frac{۸۰۰}{۸۰۰}$	$\frac{۹۰۰}{۹۰۰}$	$\frac{۱۰۰۰}{۱۰۰۰}$																																																									
ذ	ض	ظ	غ																																																									

جہنم ساکھی میں رسول کریم اور چاروں صحابہ کا ذکر

۳۔ حمد ثنائی رب نون ددئم بنی رسول
 لکھیا دھردر گادھے اکو پاک آلائے
 سوئم چاروں یارہوں پڑھ کلمہ پونے قبول
 اُپر کلمہ پئی دا پڑھیا ہوئے پاک اورائے
 تہ تاقانی ہوسی آپ رب منی بنی رسول
 سب چھڈ کھپس اتی جتاں کے سوال مذاب
 سب چھڈ کھپس اتی جتاں کے سوال مذاب
 تہ روز محشر جہڑے بوسن موئی شراب
 عسراہل فرشتہ آکر کرے خراب
 حضرت کا فرمایا لکھیا دت کتاب
 جو دتی پانگ نہ جاگدے شستے پئے پناک
 سود شراب حرام ہے بیجا بھنگ گنا

جہنم ساکھی بھائی بلے والی اردو ص ۳۱

۵۔ آکھے تاقانی رکن دین سن ننگ در دیش
 اول نائے خدائے واددئم بنی رسول
 ایتھوں کھے پاک جو سوال دے درویش
 ننگ کلمہ یاد کر در گاپوئے قبول
 کسے محمد امتی کلمہ پاک بجوئے
 دوزخ جلائے نہ پون جو پڑھدے کلمہ پاک
 بہت تناں کو جو دڈی لیتے سب عذاب
 مسلمان مسلمی جیسے خاکوں سنگ ملن
 رکنل روح امانتی جیسے ثابت رکھے ایمان
 آکھے تاقانی رکن دین سن ننگ در دیش
 اول نائے خدائے واددئم بنی رسول
 لکھیا دھردر گادھے اکو پاک آلائے
 صاحب کا فرمایا لکھیا دچہ کتاب
 تریسے روزے جو رکھن پنج وقت نماز
 آتش دوزخ حادیے کا فریت جیلن
 قائم ہوئے قیامت دت نہ اول جان

جہنم ساکھی بھائی بلے والی اردو ص ۳۱

جہنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۱

۶۔ پیغمبر اُسے کہتے ہیں جو پیغام لائے والا ہو اور تمہارا جو رسول ہے ، وہ
 خدا تعالیٰ کا پیغام لایا ہے۔ اگر تم لوگ بندگی کرو گے تو جہنم کے وارث
 بنو گے اور اگر دشمنی اور عداوت کرو گے وہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہوگا۔

گوررجی نے رسول کریم پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے

۷۔ ص۔ صلاحیت محمدی مجھ ہی آکھونٹ

خاصہ بندہ سبیل سرمتران ہوں مٹ
رسول کریم کو سرمتران ہوں مٹ "مستور تمام نبیوں کے سرور رہیں۔

ختم المرسلین اور خاتم النبیین کی شہادت دی ہے

۸۔ میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کی تے صاحب اس سے قبل آپ نے خاتم المرسلین
حضرت محمد مصطفیٰ کو دنیا میں بھیجا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا رد نمٹ ۱۵۱ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۳۳

۹۔ خیر حکم رب دا ایس روئس ہو یا ہے جو جب ہمیراں دا ختم محمد مصطفیٰ
دنیا دج بیڑ چٹ گیا ہے۔

آنحضرت خاتم نبیین کی غلامی دوران کی پیردی انسانی نجات ہے۔

_____ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۶

گوررجی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی

۱۰۔ اہل آدم لبش ہوئے دو جا برہما ہوئے

نیچا آدم مہاندیو محمد کہیں سب کوئے

_____ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۷۱

۱۱۔ یہ بھی آپ کا ارشاد ہے۔

اے پیغمبری آیا اس دنیا لے ما ہے

ناڈن محمد مصطفیٰ ہوا بے پردا ہے

_____ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۳۱

اول تازوں خدائے داد در روانِ رسول
شیخانتِ راسِ گزن در گاہِ پویِ قنول

جنم ساکھی ولایت والی ص ۱۸

محمد صلعم کی صورت اللہ کی صورت

۳۔ خدائے در زمانِ ہدیہ کہ میں تیری شبیہ نہیں توں میری شبیہ ہے جیسے
پہنہ سب دی خاص صورت ہر جگہ ہے۔ پر صاف شیشے دق صاف صورت
نظر آد کی ہے تجہی میں سب کمال دق ہاں۔ پرتھر صاف آئینہ ہے سوتیرے
دق میری شبیہ نظر آوندی ہے۔

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۵۔ جنم ساکھی بھائی بابا لکھنؤ دوست ص ۱۳

آنحضرت کا دین عالمگیر دین ہوگا

۱۳۔ بابے کب تہاڑے پیغمبر نے دق تپ کیتا سی سوا دھنوں اکاٹھ پانی
ہوئی۔ جو کچھ درمگ تال دس کہا کہ میرا پانچھ چلے جو سب مذہب ادس
دق رل جاون تال ادس دی سمن قبول ہیں۔

جنم ساکھی منی سنگھ ص ۳۵۲

منصور کی بعثت کی غرض

۱۵۔ کل جگ میں بھرم کر سراجکت بھوں گیاتان مہاراج نے نی متکتی
کو محمد میں پائے کر عرب دیش کا پتھر پتہ کیا۔ جاں بیتے پنہ کل جگ میں
دست گئے تال محمد پیغمبر کو پپ کے مٹون واسطے ارنا کے چاون واسطے ارنا کے
درزھ کرنے کے واسطے پتہ کیا۔ گبائیاں جیاں نے نس کا بدیش زمین۔

جنم ساکھی منی سنگھ ص ۳۵۔ پتھر ص ۳۴

مصدقہ کی تصدیق و توثیق کی طرف

حضرت مہدی علیہ السلام
 مسجد میں ہو کر کھڑے ہو کر
 تمام مسلمانوں کو
 دعا پڑھیں گے۔ اور
 کر کے چھوڑ دیں گے۔
 اور
 اور
 اور

مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔ اور شریعت کا پابند ہوتا ہے۔

گور و گرتھ دار مایہ مشرک محمد صلا

گور و گرتھ کا ارشاد ہے کہ

ایہ نشانی مسلمان دی گہندے ہن کہ کھنال تھوٹھ نہیں ہونا ارمتہاں نی
چوری نہیں کرنی اور پیران نال کسنگ ولی نہیں جانا۔ ار اندری نال پرانی
ساتھ سنگ نہیں کرنا اور ہندو ہندے ہن۔ سو آپ توں مر منیا غلام جانا۔
پر جو مسلمان سنت کر کے فعلیاں کرے ہن اور جو گور پیر راہ دھدے سن سولا
راہ اوپر تھیں۔

نہیں چلاے سوار و بہشت توں پر اپت نہیں ہوندے

جنم ساکھی بھان نی سنگھ مولا

صدق عبوری کلے یاگ

مسلمان مہ دے آپ

سو مسلمان بہشت کو جائے

کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ چائے

جنم ساکھی بھان بالا مولا

ودھ گئے مسلمان

عمل ہندو آن راگھٹ گیا

جنم ساکھی بھان بلالہ

مسلمان سو ہندو ہے جو گیاں کی اگن کر بچتہ ہودے

جنم ساکھی بھان بلالہ

ہندو منوچ

ہندو ہوتے منوچ سب - جب آئے مسلمان

جنم ساکھی بھان بلالہ

مسلمان موم دل ہر دے انتر کی مل دل تے دھو دے

دنیا رنگ نہ تو دے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیسو پاک ہر

مسلمان رحم دل ہوتا ہے اور اپنے دل کی تمام میل کچیل اور کدورت دور کر دیتا ہے اس کے نزدیک بھی دنیا کی ملوثی نہیں آتی۔ اور وہ بھول اور ریشم کی مانند پاک و صاف ہوتا ہے کسی قسم کی بھی غلطی اس کے قریب نہیں آتی۔

راگ مارو جملہ ۱۱۲۹

مسلماناں صفت شریعت پڑھ کر یاد رکھو۔ سے جے پودینہ وچ بندی دیکھن کو دیکھو
مسلمان کی صفت شریعت ہے یعنی وہ ہر بات شریعت ہوتا ہے جو کچھ بھی پڑھتا ہے اس پر غور و فکر کرتا ہے بخدا کی رضا مقصود ہے۔
دار آسا شلوک محمد ۲۱۵۰

سکھ تاریخ میں چولہ کی حقیقت

گورو بابا نانک نے اپنے چچے نے متقدمین کے لئے کوئی قابل احترام اور تاریخی چیز چھوڑی ہے وہ عزت آیتوں والا چولہ ہے، ایک خدا کا بندہ قصیدہ تلونڈی زمکا نہ صاحب، میں مانتا رہتا ہوں بابا بھائی کالوجی، بہنوں جیرام جی، چچا لالوجی چھتری خاندان میں سخت بت پرستوں کے گھرانے میں پیدا ہو کر پنجاب کی زمین کو خدا کے نور سے منور کر کے ایک تاریخی یادگار قرآن آیتوں والا چولہ چھوڑا ہے۔ یہ چولہ صاحب بمقام ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور پنجاب بمکان کابل مل کی اولاد جو بابا صاحب کی نسل سے ہیں ان کے پاس ہے سکھوں میں اس سے بڑھ کر قابل احترام اور کوئی چیز نہیں ہے یہ چولہ ایک سوتی کپڑا ہے جو کہ خاکی رنگ اور بعض کناروں پر کچھ سرخی نما بھی ہے یہ تصدب کے زمانے میں سرخی ڈالی گئی، جو انگ کی جنم ساکھی میں لکھا ہے کہ اس پر تیس سپارہ قرآن کریم لکھا ہے اور نیز وہ تمام اسماء الہی بھی اس میں لکھے ہوئے ہیں۔ بعض جنم ساکھیوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ چولہ پر عربی، ترکی، فارسی، ہندی، سنسکرت پانچ زبانوں میں لکھی ہے۔ یہ تخریف کے سو کسی در زبان کا کچھ بھی لکھا ہو تو دیندار انہیں ثابت کرنے والے کو پانچ ہزار روپے بطور انعام دینے کے لئے تیار ہے۔

گوردانک کی پانچ سو سالہ پسی پر راتم الحروف عجمہ الرذات مبلغ اسلام دینہ رنجن نے ۱۷ نومبر ۱۹۲۸ء کو بمقام نمکانہ صاحب شرومن اکاڈی لکھنؤ امرتسر کی عدلہ کے رکن گیان بھونپر سنگھ کے ساتھ ڈیرہ نانک کے متولی سردار بدو تھ سنگھ صاحب خبکا سسد گر و نانک کے جینتی پست سے ملتا ہے اور گیانک سنگھ سردار موجود تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ چولہ آپ کی لکھن میں ہے آپ سچ سچ بتائیں اسپرولی تیتوں کے سوا کسی اور زبان کا لفظ موجود ہے تو لکھن نے ان سے لکھ سرداروں کے سامنے اقرار کیا کہ نہیں سوائے عربی کے درکون حروف نہیں ہے۔ یہ بھی میں اس بات کی قسم کھائے کو تیار ہوں پارتی سید بھونہر سنگھ برہمنٹ بھردہلی کے سامنے کی بات ہے۔

ضلع گورداسپور کے جغرافیہ میں چولہ کا خاکہ

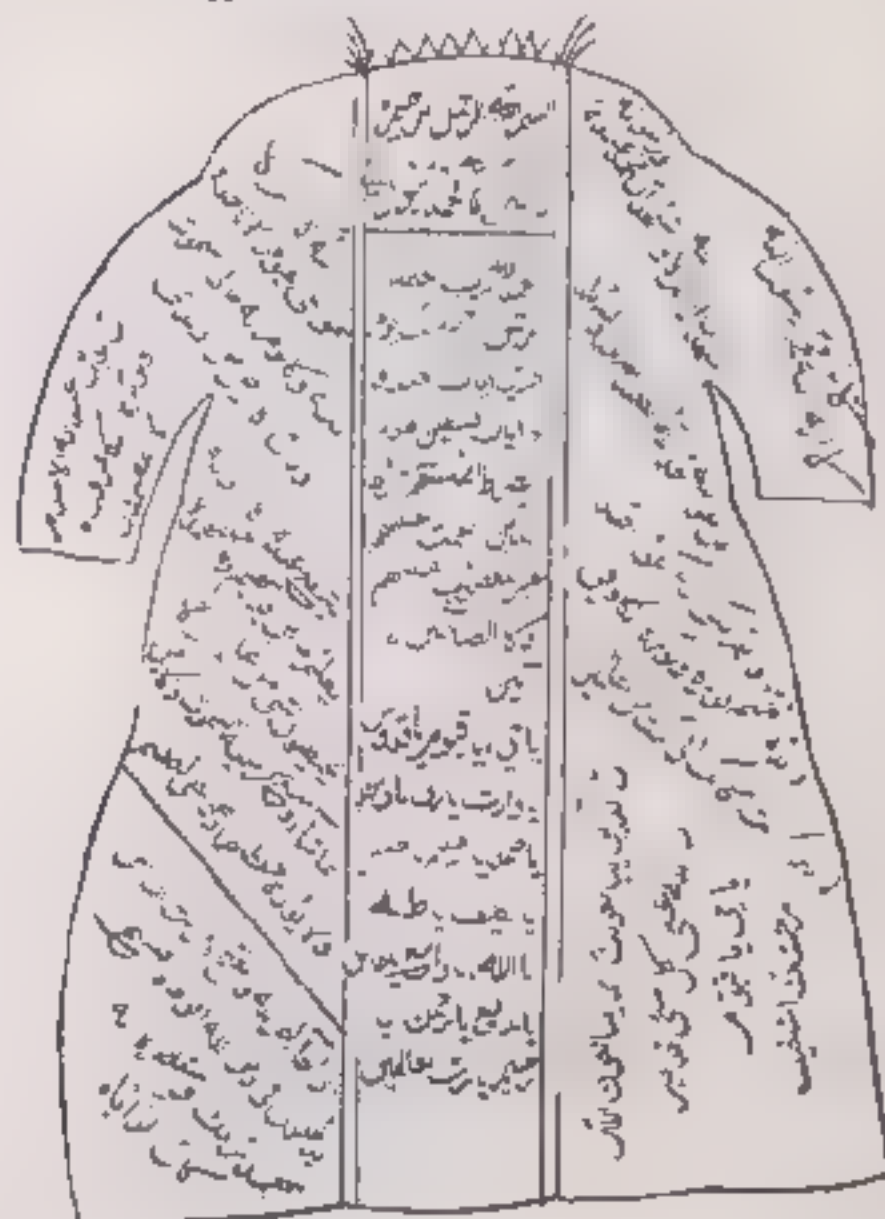
جوہری کرتار سنگھ رینار ڈمیٹ ماسٹر نے اپنے جغرافیہ ضلع گورداسپور کے صلتا پر اس کا ایک خاکہ بھی تالیف کیا تھا۔ یہ جغرافیہ ان دنوں ۱۹۲۵ء میں ضلع گورداسپور کے پرائمری سکولوں میں نصاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹر شدہ تھا اس کے پیشتر دراکھ راج دگل کتب فروش تھے۔

۱۹۶۹ء میں گوردانک جی کا پانچ سو سالہ یوم دھارت تھا۔ اس وقت نمکانہ صاحب میں بھارت کے سکھ آئے تھے۔ ان میں سکھ میڈر گیان کرتار سنگھ جی بھی تھے اور انھوں نے کہا تھا کہ گوردانک جی کے قرآن شریف کی آیات و سورتوں کے سکھوں کے پاس ہیں۔ ایک چولہ تو ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں ہے اور دو مرا موضع چولہ ضلع امرتسر میں ہے۔ گیان جی نے بتایا تھا کہ اس گاؤں کا نام چولہ گوردانک جی کے اس قرآن شریف کی آیات و سورتوں کے سکھوں کے پاس ہے۔ گیان جی نے اس موقع پر چولہ امرتسر والے چولہ صاحب سے متعلق اپنی عینی تہارت پیش کی تھی اور بتایا تھا کہ انھوں نے اسے خود دیکھا ہے۔

پیدت تار سنگھ جی زونم نے بیان کیا ہے کہ گوردانک جی کو دین میں شامل کرتے وقت قرآن کریم

بابانک کا پورہ

آبا نانا ک ن پ دے ر ل



گورو نانک جی کو بنیاد سے حاصل ہوا تھا۔ ملاحظہ ہو تواریخ گورو خاصہ ص ۲۸۶، گورو سنگھ ص ۶۵

پشتہ پرکش نواس ۹ ص ۵۲ توارینج گوری گورو غلام گورو نانک دہر جی منہ
 جیون کتھ گورو نانک جی منہ ۳۲ توارینج گورو غلام پتھ منہ ۱۵۲ اخبار شیر پنجاب پورن ماسی ۱۹۵۷

ایک سکھ دروان نے لکھا ہے۔

عراق کے دارالسلطنت بغداد میں..... پہلوں اور اس کے بیٹے نے... یوں والا
 چور بھینٹ کیا جو کہ ڈیرہ بابا نانک میں رہا جس سے

رسالہ گورمت پرکاش فروری ۱۹۳۷ء

چور گورو نانک صاحب جشن ولایت میں دین میں شامل کرنے کے لئے ایک بادشاہ نے
 گورو صاحب کو چننا تھا جو اب تک گورو نانک جی کے ڈیرے ہلو کا بد سنگھ جی کے گھر میں ہے
 ترجمہ گورو تہر تھ سنگھ گورو رکھی منہ ۲۳

دارن بھائی گورو داس وارکیم پوڑی ۳۷

قرآن شریف کی آیات والا یہ چور اس وقت آپ کے زیر تن تھا۔
 ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بال منہ ۳۹ جنم ساکھی بھائی می سنگھ منہ ۵ رسالہ سنت پب نومبر ۱۹۵۷ء

کے سیت و پچ بیٹھے نئے سورہ کلام دی صفت کرن
 جنم ساکھی بھائی بالا منہ ۱۳۱

گورو نانک صاحب کا مکہ معظمہ جانا

جو صدق دل سے آکر حج کرے، اس کے پچھلے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں اور وہ ایسا
 ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ پیدائش ہوتا ہے... جو کہ بہت سے
 آکر زیارت کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا چور ہے مرزا غیب یادرکھ

جو کہ گونہ مانے وہ کافر ہے۔ خواہ کون ہو۔

جنم ساکھی رد و شائع کردہ دبا سنگھ کتب فروش مطبوعہ ۱۹۰۶ء

وارن بھائی گورداس مطبوعہ مصطفائی لاہور ۱۹۰۶ء

بابا پھر کہ میں گیا۔ نیچے کپڑے پہن کر دی بنکر ہاتھ میں کتاب لی جن میں کورہ اور مصلیٰ اور بانگ دی نماز کے لئے اذان کہی اور مسجد میں جا کر بیٹھے جہاں حاجی ہو گئے حج گزارتے ہیں

حاجیوں کی شکل بنا کر مکہ معظمہ کو چلے

پھر مکہ کے نزدیک آ کر گوردونانک جی نے حاجیوں کا لباس پہن لیا۔ ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح پکڑی مہر پر مہند پٹنا اور بغل میں کتاب لی۔ اس طرح پورے حاجی کی شکل بنا کر مکہ کے حج کو چلے۔ مسجد میں جا کر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی سوائے کلام اللہ کی صفت کرنے لگے اس طرح دن وہیں گزرے۔ اور رات کو بھی اسی مسجد میں پاؤں مکہ کی طرف اور ترنگا طرف کر کے سو رہے جب پہر بڑھ پھر رات باقی تھی۔ حاجیوں جو کہ مسجد کا چھڑا دکھتے تھے یا چرخہ کر روشن کیا دیکھتے تھے کہ باقی تمام حاجی ٹھیک طرح سوئے پڑے ہیں مگر حاجی جی۔ روئے رکھتا ہے وہ غلط طریقہ پر یعنی قبیلے کی طرف پاؤں کر کے سویا پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر جیوں نے غی دہی دل میں پیکرے۔ کتاب کھانے لگا۔ اور کہنے لگا یہ مومن ہے یا کہ کافر خیر خدا کی طرف پاؤں کر کے سو رہا ہے۔ تب تا صبح نے غصہ کھا کر گوردونانک جی کی پیٹھ میں ایک لات ماری اور کہنے لگا اونہ دے خدا کے تم کون ہو ہندو یا کہ مسلمان تم خدا کے گھر کی طرف پاؤں کر کے سوئے ہوئے سو۔ تب گوردونانک جی نے کہا جیوں جی ہم بھول گئے جنم ساکھی بھائی بانی اردو ۱۹۰۶ء

(۱) ایہ مکان وڈیاں بزرگان دا ہے۔

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ۱۹۰۵ء

۲ جنم ساکھی اردو مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۱۴۴

گوراجی نے کہا مرد نہ جو کرامت سے آکر زیار کرے وہ اللہ تعالیٰ اور
اس کے رس کا چور ہے۔ مردانہ خوب یاد رکھ جو کہ شریف کو نہ مانے وہ کافر ہے
خواہ کون ہو۔

(۳) جنم ساکھی گورونانک جی ص ۲۵۳

کے دادیدار اسان گورنق ہے۔ تان صاحب لیس بابا نانک بارہ بیٹے کے میں رہیا

(۴) وارن بھان گورداس داس پبلی پوڑی ص ۳۳

بابا پھیر کے گیا نیل سبز دھارے بن واری
عصا ہنہ کتاب کچھ کوزہ بانگ مہسی دھاری
بیٹا جات مسیت وچ جتھے حاجی حج گزاری

(۵) بابے جی مر نہ نے کہا جیل اسیں بھی دیدار حج کے کا کرن

مہا پرکاش تلمی ص ۹۳

(۶) ایک ودوان نے کہا

گورونانک جی کی چوتھی ادھی ۱۵۲۴ء۔ ۱۵۱۹ء تک مغرب کی طرف اسلامی ملکوں
میں تھی اس مرتبہ مردانہ گوراجی کے ساتھ تھا گورو صاحب کا پیر داس باریج کرنے
جانے والے حاجیوں کا ساتھ انھوں نے نیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے ایک
ہاتھ میں کتاب۔ دوسرے ہاتھ میں ایک موٹا زڈا اور ناز پر چھنے کے لئے ایک
مصل لعل میں تھا۔ گورونانک جیوں یگ اتے اپریش ص ۵

(۷) ایک تصویر مہری گورو نانک جی کی مکے کے حاجی بن کر جانے والی بھی ان تصویروں میں ہے
روگ مالامٹھہ ص ۱۲

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو جی نے مکہ معظمہ کے قریب جا کر احرام بھی باندھا
تھا۔ جسے سکھ کتب میں گورو جی کا حایوں والا بانا اختیار کرنا بیان کیا ہے۔
(۸) گورو جی نے مکہ معظمہ کے نزدیک پہنچ کر حایوں کی صورت بنائی۔ یہی کیڑے پننے ایک
اتھ میں تسمیچ پکڑی۔ مہر پر مہلی اٹھایا۔ بغل میں قرآن دیا یا۔ بقیر حاجی بن کر مکہ کی
مسجد میں جا بیٹھے اور کلام، تہذیبی سورتیں پڑھنے لگے اور حمد بھی گاتے لگے
جنم ساکھی بھائی بالار دھ ۱۴۹

(۹) گورو نانک جی کے دل میں مکہ معظمہ اور حج کا احترام

ایک ہندو مورخ لال سوہن لال جی کا بیان ۔
در مکہ معظمہ شریف شریف آؤ زندہ زیارت آں مکان تملط نشاں ۔ وانواع
انواع انساہ و صناف اصناف نشاد دگوناں گون فرحت و افا الاف
مہرت حاصں ساختہ ۔ ساکنان آنجا مباحثہ و مناظرہ در باب معرفت و
وحدانیت بدلائل و برہینیں ایں متعلہ موافق قانون ایں قیہ عابدہ عہدیان بظہر آؤند
عمدة التاریخ دفتر اول ص ۱۱

تواریخ گورو خالصہ ص ۱۶

ان حایوں کو جانے دو اگر کعبہ کا حج بارے نصیب میں ہے تو ہم بھی پہنچ جائیں
گے۔ اس رہ میں۔ مہر۔ محبت و خدمت کرتے جائیں تو فیض پا سکتے ہیں ورجبت
ہنس مذاق اور پنچ کرتے جائیں کوہ جی نہیں ہو سکتے۔ اور نہ حج کا ثوب میں

سکتا ہے۔ جہنم ساکھی بھجان بالا ص ۱۲۴ اردو ص ۱۲۴

گورو نانک جی نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ایک سال قیام کیا تھا۔ ملاحظہ ہو۔
جہنم ساکھی بھجان منی سنگھ ص ۱۲۴ جہنم ساکھی بھجان بالا ص ۱۲۴ جہنم ساکھی گورو نانک جی سوانحی مہربان
و لی ص ۵۳

سرور من جیت سنگھ بی، اے ایل، ایل بی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کعبہ (مکہ) بیت اللہ ہے۔۔۔۔۔ مغرب کی طرف
مسلمانوں کا قایل احترام مکہ، و رکعبہ ہے، اس لئے اس رنج کا عام ادب کرنا ان
کے لئے بری بات نہیں۔ گورو جی کا مقصد کسی اسلامی طریق کو توڑنا نہیں تھا
اور نہ کسی کارل دکھانا مقصد تھا۔۔۔۔۔ گورو جی نے پورے ادب اور احترام
کے ساتھ مکہ معظمہ کا حج کیا۔۔۔۔۔ حج شروع کرنے سے لے کر آپ نے حاجیوں
کا ساطریٰ اختیار کیا جس کا ذکر بھجان گورداس جی نے نیا وروں میں کیا ہے
رسالہ سنت سیاہی امرتسر اکتوبر ۱۹۶۶ء

گورو جی مکہ معظمہ کے بعد مدینہ شریف بھی گئے تھے۔

جہنم ساکھی بھجان بالا ص ۱۲۴

گورو جی نے خود ہی فرمایا ہے۔

ہین تاں اسیں مدینے کی حج کو آئے ہیں

جہنم ساکھی بھجان بالا ص ۱۲۴

ایک غلطی کا ازالہ

(۱) بعض جنم ساکھیوں میں بابا نانک پر یہ اتہام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی کسی مذہبی مقام کی بے ادبی کرنا پر بے درجے کی کمینگی اور بری حرکت ہے۔ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا کوئی بے ادبی نہیں بلکہ پرے درجے کی بزدلی اور کمینہ حرکت ہے۔

نہال پبلشنگز گزٹ فروری ۱۹۵۸ء

(۲) یہ جنم ساکھی مکہ والی جھوٹی ہے اور بتان - یہ کوئی تاریخی واقعہ نہیں ہے۔
جنم ساکھی اردو حاشیہ ص ۱۲۲

(۳) گوردانک جی کا مطلب کسی اسلامی مرید (شرعیّت) کو قورنات تھا۔ اور نہ کسی کا دل دکھانا تھا۔ گوردجی نے پورے ادب و احترام کے ساتھ مکہ کا حج کیا۔ حج شروع کرنے کے وقت سے بیکری آپ نے حاجیوں والی مرید پر مکمل عمل کر دیا تھا۔
رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۹۱ء

(۴) ہماری کیا بجاں ہے کہ بچے خدا کے گھر کی بے عزتی کریں۔
جنم ساکھی اردو ص ۱۷۷

(۵) میں اس ساکھی کو گوردانک جی کے خلاف تصور کرتا ہوں۔
پریت لڑی مارچ ۱۹۵۴ء

(۶) میں اس ساکھی کی اس لئے مذمت نہیں کرتا کہ یہ مسلمانوں کی دسا دکھاتی ہے

بلکہ اسٹی کرتا ہوں کہ یہ لوگوں کے محبوب نانک کے اخلاقی سن سے انصاف نہیں
کرتی ۔
پریت زئی می ۱۹۵۲ء

۱۷) اگر گوردی کہ منظرہ جاکر کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سوجاتے تو رہاں سے ن کا جان
بچا کر نامحال تھا وہ ضرور مار دیئے جاتے ۔

رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۴ء

بغداد کا پہلا کتبہ

چنانچہ اس ضمن میں سکھ ورون پر و فیئر صاحب سنگھ جی سابق دھارمک پچرا خالصہ
کالج امرتسر لکھتے ہیں کہ

میری بیڑی جی نے بغداد کے کسی کتبہ کا حوالہ دے کر اپنی کتاب ریلویشن آف دی خاصہ
جن لکھا ہے کہ ست گورو نانک دیو جی کا گورو ایک مسلمان فقیہ تھا جس کا نام مراد تھا
دھرم تے سد اچار سنگھ خاصہ ایڈوکیٹ امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء

پرو فیئر صاحب سنگھ جی نے اپنے مندرجہ بالا مضمون میں بیڑی جی کی جس نوشتہ کا حوالہ دیا ہے
اس کی اصل عبارت یہ ہے ۔

ہاں ہی میں بغداد میں نیا انکشان ہوا ہے اس سے کسی حد تک دبستان کے بیان کی تہریتی
ہوتی ہے ۔ سکھ کاٹھڑوں میں ایک شخص جنگ عظیم کے دوران عراق گیا تھا اس نے
جنوری ۱۹۴۲ء میں ڈیل گزٹ لاہور کے نام ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں بیان کیا
ہے کہ اس نے وہ جگہ دیکھی ہے جو گورو نانک جی کے بغداد آنے کی یادگار کہلاتی ہے شہر
کے باہر جانب جنوب مغرب ایک قبرستان سے ملحقہ ایک چار دیواری ہے ۔ اس کے
اندھ کھلا کمرہ ہے ۔ اس کمرے کے ایک کونہ میں ایک چبوترہ پر چھ کرسٹاں پہلوں سے تارہ
خیالات کیا تھا جب کہ وہ اس کے مقابل دوسرے کونے میں ایک چبوترہ پر بیٹھی تھی اس عکس

مسٹر بینرجی نے اس کتبہ کا یہ ترجمہ کیا ہے -

"Guru Murad died. Baba Nanak Fakir helped in constructing this building which is an act of grace from a virtuous follower, 927 A. H.

بغداد کا کتبہ

یہ گوردوارہ بابا نانک فقیر نے اس عمارت کی تعمیر
میں شائبہ یثیا جو ایک نیک مرید کی طرف سے اظہارِ عہدیت کے
طور پر تھا۔ تاریخ ۹۲۷ ہجری

گوردوارہ مراد وفات پا گئے بابا نانک فقیر نے اس عمارت کی تعمیر
میں شائبہ یثیا جو ایک نیک مرید کی طرف سے اظہارِ عہدیت کے
طور پر تھا۔ تاریخ ۹۲۷ ہجری

اور بچے دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے والی آبادی رصافہ میں ٹھہرے۔ جہاں کہ شیخ عبدلقدار گیلانی کا مزار ہے اس کے بعد مغربی کنارے کی آبادی، مکریخ میں بہلول کی مسجد کے ساتھ دے حجرہ میں ٹھہر کر چھ کشتی کرنے لگے۔ اس مسجد میں بہلول کا مقبرہ ہے اور یہ مسجد بغداد سے تقریباً ڈیڑھ میل دور پرانے قبرستان میں حضرت یوشع بنی کی کے مقبرہ کے سامنے ہے بابا ناک بہلول کے حجرہ کے ساتھ زان کوٹھری میں چھ کشتی کرنے لگے اور بندہ کے دونوں حصوں یعنی مکریخ اور رصافہ میں ہندی درویش کے نام پر شہرت پائی اور اس زمانہ کے والی بندہ کے یہاں رہے۔ یہ روایات نسلا بعد نسل سوید یوں سے قدسیوں کو ملی۔

بابا ناک کی بیٹھک بنی یوشع کے مقبرہ کے مقابل بہلول، ان کے مقبرہ کے ساتھ دے حجرہ میں ہے جس کا رقبہ تقریباً ۸ x ۳۰ فٹ مربع ہے اس جگہ میں ۱۶ x ۴ فٹ ایک چوکور بیٹھک بنی ہے اور پشت پر محراب کے اندر ترکوں کے زمانہ کا قدیمی ترک کتبہ لگا ہے۔

عباسی خاندان کے بہلول وانا جو ہارون رشید کے زمانہ میں گزرے ہیں ان کی قبر مکریخ میں آباد ہونے جاتی ہے۔ چنگ بابا ناک فیض خیال کے صوفی تھے۔ ہذا طبع انسان کے بموجب انھوں نے اپنی مرضی کے مطابق بزرگوں سے فیض رسالت حاصل کرنے کے لئے ان کے مزار پر چھ کشتی شروع کی وہ بغداد کے رصافہ نامی حصہ میں رہتے تھے۔ لیکر شیخ عبد اللہ دجیلانی کے قہمیوں کے خاندان میں کسی شخص کے ساتھ مسد میں اختلاف ہونے کی وجہ سے وہ رصافہ سے دریا پار کر کے دوسرے حصہ مکریخ میں حضرت جیند بغدادی کے قبرستان میں بہلول نامی بزرگ کے مزار پر چھ گئے اور وہاں چھ کشتی کرتے رہے اور بغداد کے دونوں حصوں میں ہندی درویش کے نام سے مشہور ہوئے

مشہور کچھ سورہ شکیانی گیان سنگھ جی نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ بغداد کے لوگ گورو ناک کو ایک مسلمان پر خیال کرتے ہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے۔

اکثر است گوجاج کی زبان معلوم ہوا ہے کہ یہاں پر بغداد میں، ایک مکان بھی گورو ناک صاحب

کی یادگار میں باہر ہے جس کو ناک پیر کے نام سے پکارتے ہیں اور وہاں پر عمود، لوگ ان

کو مسلمان پر خیال کرتے ہیں۔ تواریک گورو صاحب ایڈیشن اردو۔ ۱۱ ص ۱۲

بند اوکا دوسرا کتبہ

سکھ وروانوں نے بند اوکا ایک اور کتبہ شائع کیا ہے اس کتبہ میں کسی بہنوں کا ذکر نہیں، البتہ گورو نانک جی اور مراد کے نام ضرور درج میں اس کتبہ کی عبارت سے گورو نانک جی کا مراد کا مرید مرنائیت ہے اور خود سکھوں میں ایسے ۱۰ روایان موجود ہیں جو اس کتبہ کی بنا پر حضرت مراد کو گورو نانک جی کا گرو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ سر وی گورو درہ پر بندھک کمیٹی امرتسر کی طرف سے شائع شدہ کتاب تھیوت تھیات سمبندھی گورمت سدھتھا کے صفحہ ۱ پر اس کتبہ کی مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

گورو مراد ایلدی حضرت رب، مجید بابا نانک فقیر اولہ ناکہ
عمار ت جدید بدید مداد اید دب کلدی تارینخہ یایدی ثوب
اجر نیمہ دن مرید سعید۔ سٹنڈ

گورو پرتاب سورج گزنتھ سمپاوت صفحہ ۱۰۵۲

اس کتبہ کے متعلق پروفیسر صاحب سنگھ جی سابق دھارمک پکچر خاں لعل کا لکے امرتسر نے کہا ہے۔
میرے دانت جڑ گئے ایک سکھ پروفیسر کے منہ سے یہ سن کر کہ اس میں
شک کی گنجائش نہیں کہ ایک سکھ فوجی نے اس کتبہ کا فوٹو
حاصل کر لیا ہے اس کتبہ کی بنا پر یہ بات ثابت ہے کہ گورو نانک
جی کا گوہر مسلمان فقیر مراد تھا۔ اس سکھ پروفیسر نے بڑے انحراد
و ثوق اور یقین سے مجھے یہ عالمانہ تحقیقی نتائج اور اس سچائی کے
سنائے میں وہ اپنا حق خیانت کرتا تھا کیونکہ وہ صاحب ایک کا لکے
میں پروفیسر تھے۔

ترجمہ دھرم تے سدا چار سنگھ خاں لعل ایڈوکیٹ امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

سری، ندو بیھوشن سرجی بم اے کے من رجب بالا القباس سے یہ ثابت ہے کہ گورو نانک جی مراد

کے مرید ہونے کی نشاندہی ہو دیکھ صاحبان کے کہ ہے جموں نے بعد ازیں بگے ہوئے کتبہ کو دو گوں کے
سے پیش کیا۔ اس کے علاوہ میر جی کے اس اقتباس کے آخر میں گرو نانک جی کو مراد کا مرید بنانا۔ مرنے
ہونے محسن نان کی تحریر کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ میر جی کے اس بیان سے پیش نظر محسن نان کی مشہور
معروف کتاب دبستان مذہب کی درق گردانی کرتے ہیں تو اس کی تحریر ہمارے سامنے آتی ہے۔

محسن نان کا مندرجہ بالا بیان اس امر کی شانزدہ گویا ہے کہ بابا نانک صاحب کا ایک بزرگ
درویش سے مل پ ہوا تھا اس نے ان کے دل پر تصرف کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں گرو نانک جی نے درویشی
اختیار کرنی تھی۔ وہ درویشوں کوں تھا میر جی کے نزدیک یہ بعید از قیاس نہیں کہ وہ مراد جی ہی ہوں۔
جنم ساکھیوں سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ ایک خد رب یہ مسلمان گرو نانک جی
تہ مد تھا جس نے انہیں تارک الدنیا ہونے کی تلقین کی تھی اور گورو جی نے اس کے پیش پر ہی درویشی
اختیار کی تھی چنانچہ

اک دن اک گوہر لوک آئے میا ترک جی جے وچ بائے جی
دروڈ آدیتاں اس گوہر لوک نے اکھیہ۔ نت میر تم نانک
نرنکاری ہو نرنکار کا نام پر سدھ کرو کہ جو سچا نہ تھا ڈتے ہو گئے
اتنا کہہ کر اوچلے رہے۔

گورو نانک جی کے کیس ربال، نہیں تھے

گورو نانک جی کے زمانہ میں سکھوں کے سر پر موجودہ سکھوں کی طرح بال نہ تھے۔
سکھ دھرم کے بانی گورو نانک جی کیس نہیں رکھتے تھے۔

بہ بیت لڑی تہہ ۱۹

چنانچہ گورو رام داس جی کے بڑے پوتے سوڈھی مہراں کے بقول گورو جی کا بچپن میں سڈھی
ہوا تھا جو ان کے والدین نے خوب دھوم دھام سے کروایا تھا۔

جب تیں برس کا ہوا تب بھون ہوا منڈا ہر - تب
لوگ اور رشتہ دار آئے دارا کا جی کے گھر میں ہو ۔
جنم ساکھی گوروں کا سچی شائع کر رہا تھا کالج مہتر

منڈن سا تو کھنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب لڑکیاں سب سے پہلے کے لڑکے کا منڈن سنسکار گوروں
جی نے اپنے سامنے کر دیا تھا ۔ گوروں پانچ سو برس تک سن ۱۹۰۰

گوروں راجن جی نے اپنے لڑکے گوروں کو بھون جی کا بھی منڈن سنسکار کیا تھا
رتی سنگل کرائی آہر سیوں تولاں
بھون اینت کرائیا گورگیاں جیانی
پراجین بیڑاں مل ۱۹۹

گوروں جی بی سنگھ جی نے تسلیم کیا ہے کہ سب شہ میں گوروں راجن جی کا اپنے گوروں کو بھون جی کا
منڈن سنسکار کروانا اور دوسری رسومات ادا کرنا مذکور ہے ۔ پراجین بیڑاں سنل

سکھ کتب سے یہ ثابت ہے کہ گوروں جی کے معتمد تشریف لے گئے ۔ اب ظاہر ہے کہ جب کون معور
آپ کی تصویر بنائے گا تو آپ کو مسلمانوں کے لباس میں مکہ معتمد کا حج پر جانا ظاہر کرے گا ۔
گوروں جی کو ایک مسلمان اور حاجی کی شکل میں دکھایا جائے گا ۔ نہ کہ کھنڈ کے امرت دھاری
اور پانچ کسکار اختیار کرنے والے گوروں کے روپ میں ایسی تصاویر کو فرضی یا جھوٹی قرار دیا جائے

ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ
میں نے ایک تصویر دیکھی ہے جس وچ گوروں نامک دے سرتے ٹوپی دکھائی گئی ہے ۔

خاص پارلیمنٹ گزٹ جولائی اگست ۱۹۶۳ء

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ گورو نانک جی کا ٹوپی پہننا سکھ کتب سے ثابت ہے
 زمین پتھر پر دیپ کا مٹ پورا تن جنم ساکھی ص ۲۹-۳۲

سکھ مورخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو بہگوبند جی تک، سکھ گورو صاحبان کو گوردگہ
 ملنے کی رسم ادا کرتے وقت سین ٹوپی پہنانا جاتی تھی۔

گورمت لیکچر ص ۱۱۱ سکھ اتہاس ص ۲۳

گورو نانک جی پگڑی کے مقابلہ میں ٹوپی کو پسند کرتے تھے۔
 جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۱۱۱ گورو نانک سورجودے جنم ساکھی ص ۱۱۱

پردہ اور گورو نانک جی

(۱) روپ کا بے دوستی بھوکے سارے گنڈھ
 شہوت کا زینت رہے پردگی سے اور بھوک کا مزہ سے تعلق ہے۔
 گرنٹھ صاحب راگ لا رملہ ص ۱۱۱

(۲) اکھیں سوتک دیکھنا پرتر یا پردھن روپ
 نانک ہنسا آدمی بدھتے جم پور جا سے
 جن لوگوں کی آنکھوں کو غیر دل کا رھن اور غیر محرم عورتوں کی زینت دیکھنے کا سوتک
 ریلیدی کی عادت ہے اسے نانک وہ لوگ بظاہر منہوں کی طرف خوبصورت ہو لہ تودہ بھی
 جکڑے ہوئے دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں۔ ۱۱ راس شونک محلہ ص ۱۱۱

(۳) پرتر یا روپ نہ پھیکے نیر
 ایک سکھک آنکھیں غیر محرم عورت کو نہیں دیکھ سکتی
 غوروی مجددہ ص ۲۴

پر قریا روپ نہ چھیکے تیر
سکھ جیون مشہور

پر قریا روپ نہ چھیکے تیر
غیر محرم عورت کی زینت تک بھی ان آنکھوں سے مت دیکھو۔ کیونکہ اس لئے کہ کہیں زینت
دیکھ کر دل نہ ڈھل جائے رسالہ گورمت امرتسر جنوری ۱۹۵۶ء

تکبے نار پرائیاں لک اندر ٹھانی
عزائیل فرشتہ تل پیڑے گھان
جو لوگ چھپ چھپ کر عداً غیر محرم عورتوں کو دیکھے گی کوشش کریں گے، انہیں عزائیل فرشتہ
بہت سخت سزا دے گا۔ دار گوڑی محدہ ۲۱۵

(۷) گورو امر داس جی کے دربار میں دشمن کے بے آیا تو گورو جی نے اس شرط پر اجازت دی کہ
کسی غیر عورت کو نہ لائیں، مرد آسکتے ہیں۔ سنگھوں نے راجہ کو بتایا کہ گورو جی کا یہ طریق ہے کہ
وہ کسی بھی عورت کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت نہیں دیتے۔

گورو گوبند سنگھ جی کے دربار میں ایک عورت آئی تو گورو جی نے، گورو بار میں بیٹھنے نہ دیا اور کہا
میری گورو کہیا جہاں ست سنگ ۶۰ تہ ناری تے بگھن نشنگ
گورو پلاس پاتشاہی دتھ ساکھی ۱۵۴ مصنف بابا سمیر سنگھ

ایک سکھ ویدوان نے کہا ہے۔

بھوجن۔ بھجن۔ خزانہ۔ ناری۔ چاروں پردے کے ادھیکاری

۹) بھاتاں سنبر کھتہ جی کا بیان ہے کہ گورو امر داس جی عورتوں کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت

نہیں دیتے

گورپرتاپ سورج مچھون ۱۲۵۵

(۱۰) گورو گوبند سنگھ نے جب امت پر چار کیا اور پانچ بیارے منتخب کئے تھے کسی سکھ عورت کو ان میں شامل نہیں کیا۔ اس سے صاف واضح ہے کہ ان کے نزدیک عورتوں اور مردوں کے میدان عمل یکساں نہیں تھے۔ اور نہ ان دونوں عورتوں کا مردوں کی مجلس میں آنے کا رواج تھا۔

بھائی سنتو کہ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب گورو گوبند سنگھ جی اپنے رشتہ کے بھائی گورو رام رائے جی کی بیوہ سے ملنے کے لئے ڈیرہ لون گئے تو اس نے آپ سے پرہیز کیا تھا۔

گورپرتاپ سورج رت ۲ النورہ ویت ۱۰۲ النورہ

(۱۱) مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بیویاں بھی پرہیز کیا کرتی تھیں۔

بہہ پتے پتہ اسکے لیکھ ۳۰۳ رسالہ بھیراڑی راسکھ اتھاس نمبر جنوری ۱۹۹۳ء

(۱۲) مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کی رانی جنڈاں کو جیب انگریزوں نے قید کیا تو وہ قید خانہ میں بھی پرہیز کیا کرتی تھی۔
اخبار اکالی پتر کا جالندھر ۱۲ مارچ ۱۹۶۳ء

برقع

(۱۳) گورو گوبند سنگھ جی نے مستورات کے لئے برقع بھی تجویز کیا ہے۔ سکھ رہت مرادہ کی ایک پران کتاب پریم سارگ۔ غزنیہ میں مرقوم ہے کہ

برقع ٹوپی دار ہووے۔ اگے مونہ دے جال دار ہووے
ایسی طرح ہووے اگے تے جب چاہے جال دار دیکھ پیر شاد ہووے
جب چاہے جالی اٹھا دیکھے منہ کھلے دایس طرح دا برقع ہووے

پریم سارگ ۳۸

(۱۴) افغانان وغیرہ مقامات کی سکو عورتیں اب بھی برقع پہنتی ہیں
افغانستان رپہ اک مہینہ ۲۰۰۰

(۱۵) سردار مبارک خان سنگھ جی نا بھ نے کہا ہے۔

سب سے بڑی رحمت یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ غیر محرم عورت
سے میل جول نہ رکھو اور عورت کسی غیر مرد کو نہ دیکھے۔
گورمت سدھا کر ۲۰۰۰

گورو نانک جی کو یہاں سے ہمدومت سے نفرت ہو گئی۔ اس مذہب کی بت پرستی کے خلاف
کہنے تھے تو آپ کی قوم کے لوگوں نے آپ سے میل ملاپ چھوڑ دیا آپ کو حق کی تلاش میں کئی برس
تنہائی کے گزارنے پڑے کئی مہینہ تک خاموشی اختیار کی جب بیس برس کے ہوئے تب رائے بھر دالک
ننکانہ صاحب نے بھال کا لوجی سے کہا آپ گورو جی کو ان کے بنیادی جیرام جی بھوری میں ان کے پاس
رو نہ کر دیں آپ سلطان پور پہنچے دولت خاں لودھی نے آپ سے کہا جب آپ چھتری میں تو سودی خانہ
ردکان اجلا میں آپ نے کچھ دن یہ بھی کیا مگر منزل اور گئے تھی اس کو چھوڑ کر آگے بڑھے آپ کے ساتھ
ننکانہ صاحب سے آپ کی آخری عمر تک کا ساتھی مردانہ رہا نہ کوئی چھتری رہا نہ جات گورو جی کی
قوم یہ سمجھتی تھی کہ نانک ترک ہو گیا ہے۔

گورو جی سے نواب دولت خاں لودھی نے پوچھا اے نانک تم نے کیوں آنا چھوڑ دیا ہے تو
گورو جی نے کہا جیک تو آپ کا نوکر تھا اب لیشو کا نوکر ہو گیا ہوں۔ نواب صاحب نے کہا گرا یا
ہے تو آپ حیدر کا دن نماز گزارے گورو جی نے کہا چلے سارا شہر خوش ہو گیا کہ گورو جی نے نواب صاحب
کے ساتھ آپ جبر ادا کیا۔

۵۵۰۔ گرجون بیوی اور بچے مہر چند جی اور بھمی داس کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ کر گھر سے
نکلے مولا سسر اور بیوی چندو نے کہا اے نانک کیا اسی نے ویاہ کیا تھا کہ بچے اور بیوی کو چھوڑ کر
فقری اختیار کرے۔

گورہ جی نے ڈھاکہ، بنگال، کشمیر، سگندھ، یپ کے سفر میں بہت سارے ہندو اور مسلمانوں سے ملاقات کی آخر مروانہ کی تمنا پر آپ نے مکہ مدینہ کا سفر بھی کیا کہ میں قاضی رکن الدین اور ملاحیوں سے بھی ملاقات ہوئی کہ میں دو حج کئے پنج وقتہ نماز روزہ ادا کیا اس کے بعد واپس ہندو بھلول وانا کے مزار پر ان کے خلیفہ حضرت مراد کے ہاتھ پر حشمتیہ سلسلہ میں بیعت کی سلسلہ میں حضرت مراد کا وصال ہوا تو آپ نے ان کے مزار پر ایک عمارت بنوائی اور اپنے ہاتھ سے ترکی زبان میں یک تحریر لکھی ہے۔

بیز جی کلکتہ والا ایو بیوٹن آف خالصہ میں لکھا ہے کہ ست گرو نانک دیو جی کا دور ایک مسلمان فقیر تھا جس کا نام مراد تھا۔

گورو نانک لنگا۔ متھرا گیا۔ جگن ناتھ۔ اجودھیا اور ہندوؤں کے تمام مقدس مقامات کا سفر کیا مگر تیکو ہندوؤں کے کسی بھی معاملات سے نہ اعتقادات سے نہ ان کے ایمانیات سے نہ انکی تہذیب و تمدن سے کوئی تعلق رہا۔ بلکہ آپ کا ہمدان پکا ہے پرست اور آپ خدا پرست آپ کے خاندان وائے براہمن پرست تو آپ اولیاء حق پرست آپ کا خاندان دھوتی پرست تو آپ سوار پرست تھے ہندو تہذیب کو گمان سے بھی دور کر دیا۔ دنیا کے مختلف ممالک کا سفر کیا آپ کو ہمدیت کی راہ ملی تو کاسی اور بنارس سے نہیں گزرتی ملی تو مکہ معظمہ سے ملی مرشد ملاو لینہ در سے لاچور ملاو بنڈاوی سے لاچور آج تک سکھ قوم کے لئے نجات کا راستہ ہے یہ قرآن آیتوں والا چول ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔

اس سفر کے بعد جب پنجاب واپس آئے تو آپ کے ساتھ کوفہ ہندو یا چھتری کا بیہ تھا بلکہ آپ کے ساتھی پیر جلال، میاں مٹھا، پیر عبد الرحمن، پیر بہ حسن اور بابا بڈھن آپ کے خاص دوستوں میں سے تھے، برہم برہم اور فرید شاہ جن کا کلام آج تک گورو گرتھ صاحب میں ہے یہ صاحب طریقہ طبقہ آپ کے ساتھ تھا حضرت شیخ فرید شاہ آپ کے ساتھ دس سال تک مخلوق خدا کو خدا کا راستہ بتاتے رہے آپ کو علم، حکمت، رشد و ہدایت نصیب ہوئی تو اسلام اور ربانی اسلام سے ہوئی یہ کہاں اور ولایت نظر آئی تو وقت کے مغل حکمرانوں نے پوری قوت کے ساتھ آپ کا ساتھ دیا۔ آپ کی

فقیر، انتر تھا مثل شہنشاہت آپ کی درگاہ اور ہم مذہب رہی۔

اس وقت ہندوستان میں بہت سے ہندو راجے تھے مگر کسی نے آپ کا اور آپ کی جماعت کا رشتہ نہیں دیا بلکہ ہندو جہاں آپ اور فرید خان بیٹھے تھے اسٹھنے کے بعد گوبر سے زمین کو لپیٹ دیا کرتے تھے۔

سکھ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بابا نانک سے بے کر سکھوں کے جو تھے گورو رام داس جی تک مثل بادشاہوں کے تعلقات سکھ گورو صاحبان سے بڑے اچھے اور دوستانہ رہے اور وہ ہر موقع پر سکھ گوروں کا احترام، وراں کے حقوق کی حفاظت کرتے رہے۔
نومبر ۱۹۵۴ء سالہ گورمت اترس نے لکھا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بابر، ہمایوں اور اکبر گورو صاحبان سے تدارن کرتے رہے۔
رسالہ جیون نگر پرہ ملکہ بکرمی نے لکھا ہے۔

کسی بھی مثل بادشاہ مابرہ ہمایوں یا اکبر نے کسی بھی گورو صاحب گورو نانک سے بے کر گورو رام داس جی تک کسی کو کوئی تکلیف نہ بلکہ نہیں بہ نظر احترام دیکھتے رہے
سیخ ویر پر کاش ملکہ پرہ لکھا ہے۔

بابر کے بزرگ بابا کے خاندان کی ہمیشہ عزت اور احترام کرتے تھے جیسا کہ تاریخ کی رو سے ظاہر ہے۔ ہمایوں کا گورو رجن دگورو انگد کے پاس جانا، اکبر بادشاہ کا گوئند وال گورو مرداس کی خدمت میں حاضر ہونا، بارہ گاؤں جاگیر میں کرنا ثابت ہے گورو صاحب نے اسی جاگیر میں اترس آباد کرنے کا حکم دیا،
الغرض بابا کی گدی کی وہ بہت عزت کرتے تھے۔

مسلمانوں کی سکھ قوم سے اپیل

مندرجہ بالا گرنٹھ صاحب اور جم ساکھیوں اور سکھ مورخین کے حوا جات سے سمجھیں اور مسلمانوں کے تعلقات بابا نانک سے تھے گورو رام داس تک ایک ہی رہے ہیں اس وقت بھی یہ یقیناً باقی رکھے جاسکتے ہیں۔ گورو نانک صاحب کے ماننے والوں سے یہ اپیل کی جاتی ہے کہ کم از کم اس

موجودہ وقت میں ہندوستان کے اندر اس بہت پرست اور لامذہبیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے مددات کئے جاسکتے ہیں۔

چونکہ سکھ اور مسلمان مذہبی جماعتیں ہیں کبھی نہ مذہبی ٹکراؤ کا میاب نہیں ہو سکتی جس سے کہ قوم کو بدمذہب ہے کہ گورو گوبند سنگھ کا مشن یہ تھا۔

منم کشتنم کوہیاں پرقتن

کہ آں بت پرستند من بت شکن

دسم گرتھ ۱۲۵ دگورمت سدھا کرمت

میں فساد سے بھرتے ہوئے ہمارے پاس ایک مارنے والا ہوتا کیونکہ وہ بت پرست ہیں اور میں بت شکن ہوں اس چوبیس سالہ تجربہ نے یہ بتا دیا کہ سکھ اور ہندو مذہب سے نہ تو دل نہ منا شرق نہ مذہبی طور پر نہ سے رہ سکتے ہیں یہ ہندو اپنے مذہب میں کسی کوئے سکنے ہیں نہ بت پرستی کو چھوڑ سکتے ہیں گو ان تک جی سکھوں کو بت پرستی سے چھڑا کر لایا تو ان بت پرستوں سے کیسے مدد ہو گا برگر نہیں سکھ اور مسلمان آپس میں جنگیں بھی کیں۔ سیکھ میں ن کا زیر دست نقصان ہوا مگر پھر ایک ہندو مذہب و را ایک عقیدہ اور ایک تو ہو سکتے ہیں آج وہ ہندو اپنی مطلب پرستی کے لئے سکھوں کو گالے دے لگا کر اور مسلمانوں سے جدا کیا اور آج ہندوستان میں جو سکھوں کی حالت ہے وہ ماسٹر نار سنگھ صاحب کی زبانی سنئے

سکھوں کی بریادی ماسٹر صاحب کی زبانی

پہلے سکھ حکومت ختم ہونے تک اب سکھ وقتا ختم ہو رہا ہے..... انگریز ہمیں استعمال کرنا چاہتا تھا۔ ختم کرنے کا خواہاں نہیں تھا۔ یہ پنجاب ہندو ہمیں ختم کرنا چاہتے ہیں۔
رسالہ سنت سپاہی مئی ۱۹۴۸ء

ہندو سرکار میں سکھوں کی تباہی

تفہیم اور نئے آئین نے ہماری مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے..... اس سے قبل.....
پنجاب کی تیرہ فی صدی سکھ آبادی کو بیس فی صدی حصہ نوکریوں میں اور سبھی میں ملے ہوئے پنجاب

میں پچاس فی صدی مسلمان ۲۱ فی صدی ہندوستانی اور میں فی صدی سکھوں کو پارک کی حیثیت
دے دی گئی وہ بھی ختم ہو گئی
رہا نہ سنت سپاہی جوں کا توں

صرف یورپی صوبہ میں تیس لاکھ سکھ ہندو بن چکے ہیں

ہندو سماج کے آزاد ہونے کے بعد اب تک سرینا یورپ میں تیس لاکھ سکھ ہندو بن چکے ہیں
اخبار پنچھ سیکوک ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء

ہندوہ کار میں سکھ اپنے ہاتھ کے کیس منڈواتے ہیں ماسٹر جی کی زبانی

۱۔ رتھ پور، متحدہ سکھ افسر یہ پناہ گزینوں نے اپنے بچوں کے کیس ربال، محض اس نے منڈواتے
ہیں کہ کیس والوں کا مستقبل اچھا نہیں اس وقت جوڈ میں طور پر کیس منڈوانے کی رو میں
رہا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ سکھ ملازموں کے ساتھ بڑا سلوک ہو رہا ہے۔ مجھے تو ایک مثال
میں بھی معلوم ہے کہ جس میں ایک ہندو افسر نے اپنے ماتحت سکھ سے کہا تھا کہ اگر ترقی کی خواہش ہے تو
لیس منڈو اور اس طرح کی باتیں کہنے کا ان ہندو افسروں کو اس نے حوصلہ ہو رہا ہے کہ وہ خیال
کرتے ہیں کہ اب ان کی حکومت ہے اس طرح ہندو حکومت میں خالص پنچھ کا قائم رہنا محال ہے
سنت سپاہی مئی ۱۹۵۲ء

ہندوہ کار میں دھرم چھوڑنے پر ترقی دی جاتی ہے

روزانہ یہ باتیں سننے میں آرہی ہیں کہ سکھ فوجی سکھ دھرم کو چھوڑ رہے ہیں اور سکھ دھرم کو
چھوڑنے والوں کو ترقیاں دی جا رہی ہیں اور ان کا حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ یہ شکایت خیریت میں نہ
زادہ ہے جا را ایک عزیز بیان کرتا ہے کہ وہ ۲۰ اکیس فرار بھرتی ہوئے جن میں سے ۲۰ اکیس مرد بگھر
سکھ کو خیر با کہہ چکے ہیں۔ اور اب وہی باقی ہے اسے بھی روزانہ جس منڈواتے کی تلقین کی و زیادہ ہے
سنت سپاہی اگست ۱۹۵۲ء

ہندو سکھوں کو پاکستان بھیجنے کا نعرہ لگاتے ہیں

آج تا بہتہ ورلڈ ویس تک شہزادوں میں جہاں سکھوں کا تقارہ کا مانتا اور شہزادوں میں تھے
سکھوں کی اکثریت آباد ہے۔ سندھ دوں کی طرف سے۔ عام روں تزارنہ سے لگے جا رہے ہیں۔

کڑا۔ کچھاتے کرپان

بھجیو۔ انیاں لوں پاکستان

سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۱ء

ہندی۔ ہندو ہندوستان

نہرے سکھ۔ نہرے مسلمان

سنت سپاہی، امرتسر اکتوبر ۱۹۵۱ء

گورو نانک۔ ہائے ہائے

گورو گوبند سنگھ۔ ہائے ہائے

سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۱ء

مسیحی شہید گنج والے سکھ جذبات کی قدر کی

گوردوارہ شہید گنج ماہر کوہی حالت میں دیکھ کر آپ نے راسخارا سنگھ، پاکستان کی حکومت
کی رواداری کی تعریف کی مسلمان اس جگہ مسجد کہتے تھے، در سکھ گوردوارہ گوردوارہ ہونے کا فیصلہ
بھگزیوں کے زمانہ میں عدالت نے کیا تھا پاکستان کی حکومت نے اس فیصلہ کو توجہ دل کر سکھ کے بارجیہ و
تبدیل نہیں کیا اور سکھ جذبات کی قدر کیا ہے۔ رسالہ سنت سپاہی مئی ۱۹۵۱ء

ہم جب لاہور گئے تھے گوردوارہ شہید گنج کے نشان مہربان جہنڈے، پرچم چڑھایا تھا باب
یک سکھ بوجے کے لیے نشان صاحب پرچم چڑھی رہا تھا۔ تو سرحدوں مسلمانوں کی بھیجہ سرحد

دیکھ رہی تھی۔ اس نظر میں غصہ نہیں تھا مگر راسخ تھی۔ اگست ۱۱۹۵ء بمبئی کے محفوظ رہا
 ٹسک وزن باک ہے۔ اکابر کا جہان ۱۲۲۲ء بمبئی ۱۹۹۲ء

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا کہ قائد اعظم نے مسلمانوں کو ہندوؤں
 کی غلامی سے بچا لیا۔

جناب اپنی قوم کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جناب اپنے مقصد
 میں کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔۔ جناب نے ایک نئی طاقت قائم
 کر لی ہے۔ ترجمہ پنچنگ نشانہ ۱۹۳۷ء

مسلم لیگ کی طرف سے سکھوں سے سمجھوتہ

۴ مارچ کو پنجاب اسمبلی کے پنچنگ ٹکٹ پر کامیاب سکھ بھروں کی میننگ سرورن سنگھ وزیر
 کی کوٹھی پر ہوتی اس میننگ میں مسلم لیگ کی طرف سے کئی قسم کے سمجھوتے کے پیغام آئے، مگر ہم کس طرح مسلم
 اکثریت کی حکومت تسلیم کر رہے ہیں یہ بھی کہا گیا کہ چار وزیر مسلمان ہوں۔ تین سکھ اور ایک ہندو وزیر ہند
 بھی جاٹ ہو۔۔۔۔۔ میں تو اس بات کے ہی خلاف تھا کہ مسلم لیگ کا قبضہ پنجاب پر ہو جائے۔
 ترجمہ سنت سپاہی ستمبر ۱۹۵۷ء

دس لاکھ انسانی جانوں کے بعد بھی سکھ نقصان میں

اگر ماسٹر تارا سنگھ صاحب ان دنوں جب سکھوں کی منگوری بہت وزن رکھتی تھی پنجاب کی تقسیم
 آجوں نے کرتے تو آج ملک کی تاریخ بہت مختلف ہوتی۔ اس پر دس لاکھ انسانی جانوں کے خون کے چھینٹے نہ
 پڑتے نہ بڑھ کر وڈ پنجاب مسٹر کون پر کھینکتے پھرتے اور نہ ملک کے دو ٹکڑے ایک دوسرے کے تہہ برے
 دشمن بنے ہوتے۔ رسالہ پریت لڑی جون ۱۹۹۲ء

۱۰۔ زیر جھانگی ایڈمیں عدا

ہر تاپ اور حد پ کے خلاف تو مجھے کوئی شکوہ نہیں یہاں دونوں اخباروں
کے مضامین تھے جن کی پھیلانی مرزا نصرت مسلمانوں کو تپا گیا۔
اور پاکستان بن سکا۔

رسالہ پریت لڑی مئی ۱۹۴۷ء

جو لوگ سچائی ظاہر ہونے پر سچائی سے انکار نہیں کرتے وہ تسلیم
کریں گے کہ پاکستان کا موجودہ سٹر جناح نہیں بلکہ راشٹریہ سنگھ اور
اس کا بان ہے۔

ترجمہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۴۸ء

ہندو مہاسبھانے مسلم لیگ مغبوط کی راشٹریہ سنگھ نے مسلم
میشننگار ڈونا کے اور ہندو راشٹریہ نے پاکستان بنایا۔

مئی ۱۹۴۹ء کا پریت لڑی کا بیان

ہندوستان ایک ہندو ملک ہے۔ اس کا مذہب اس کی زبان
ہندی ہونی چاہیے۔ ہماری زبان قوم ہندو ہے۔ ہندوستان نہیں...
ہندوستان ہندوؤں کا ملک ہے مسلمانوں کو اس میں شہری حقوق
نہیں دیئے جاسکتے... ہندو دھرم ہندو کلچر ہندو راشٹریہ
کوئی دوسرے نہیں ہم اکھنڈ ہندوستان کے مالک ہیں۔

مسلمان سکھوں سے کٹھا اٹھنا نہیں چاہتے تھے اور ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ سکھوں
کے ساتھ مل کر حکومت کریں، اور سکھوں کی حکومت میں سرگرم کاٹھناریں۔

ماہنامہ پرتار سنگھ کا اعلان

۳۱ جنوری ۱۹۶۲ء اخبار جنگ کراچی

- (۱) سکھ، درمیان مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتے ہیں۔
- (۲) ہندوؤں کی عیاری نے سکھوں کو اسلام سے دور کر دیا نہیں پھر اس مذہب کو گلے لگا دیا اہلئے

- (۳) انھوں نے سنا یا کہ وہ پیدائشی سکھ نہیں بلکہ جیسے ہندو تھے پھر حق کی تلاش میں نکلے ورنہ پرتار سنگھ کی بت پرستی سچ ہو کر سکھ مذہب اختیار کر لیا۔

ایران میں ممتاز علماء سے ملاقاتیں

ہندوؤں کی فرقہ پرستی پرتار سنگھ کا بیان

کثر لوگ اس غلط فہمی میں مبتدل ہیں کہ ہندو تمام اہل وطن کی ایک قوم بنانا چاہتے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہندو کسی سے کم فرقہ پرست نہیں ہیں مسلمانوں کی فرقہ پرستی ہندوؤں کی فرقہ پرستی کی پیداوار ہے۔ چین میں مسلمان آباد ہیں، اور دوسرے سماج میں بھی ہیں وہاں وہ الگ قوم نہیں بناتے۔ یہاں ہندوستان میں مسلمان کیوں عیسویہ قوم بناتے ہیں اس کی وجہ صاف ہے کہ یہاں ہندو ایک ایسی قوم سے واسطہ ہے جس نے مذہبی فرقہ پرستی کے سبب مسلمانوں کو اچھوت بنا رکھا ہے۔

رسالہ منت سپاہی امرتسر جون ۱۹۶۲ء

۱۔ شرح اپنی قوم کے بے بسی سے متعلق فرمایا تھا۔

سکھوں کے واحد لیڈر، سٹارٹار سنگھ صاحب نے یہ کہا تھا کہ دربار صاحب امرتسر، یہ مقدس سنہ ویرم امتحان کے تالاب میں سگریٹ کے ڈبے پھینکے جا رہے ہیں اور سکھ بے بس ہیں اور خون کے گھونٹ پل رہے ہیں۔

اکاں جو دھام ۱۴ اپریل ۱۹۵۱ء

۱۰ نہ تار شگھہ جس وقت سکھوں کے اور ایڈر بننے لگو مندوؤں نے اس قدر بھڑکایا کہ وہ تہہ
ان دو دارمندوؤں کی میدان پر یہ کہہ گئے۔

کابوہ کے ایڈر ۱۰ نہ تار شگھہ نے انہیں پنجاب سے قتل لاہو سھل کے دروازے پر سین
سے ملواریں کال کر ڈاکٹریٹ ایکٹس کی رسم کی دی اور سکلا کر کہہ کر پنجاب میں ایک بھی
مسلم نہ رہنے دیا جس کا نام اس ڈاکٹریٹ ایکٹس کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب کی وہ سکھوں
کے خون سے رنگی گئی۔ از ریاست دہلی ۹ ستمبر ۱۹۴۷ء

سکھوں کی رانوں پر پاکستان بن سکتا ہے

۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء میں مسلم لیگ نے پاکستان میں بدھ متیوں کیا۔ . . . ماسٹر جی پی رن ہی بھانپ
گئے کہ اس سکیم پر ایک نہ ایک دن ہزاروں عمل ہوگا اس لئے سکھوں نے تہہ دہلی ت
صاف الفاظ میں کہہ دیا سکھوں کی رانوں پر پاکستان بن سکتا ہے۔
اور انکی سورا ۱۳۶

۱۰ ماسٹر جی اور سکھ قوم کو مندوؤں کی جنت پر ۱۹۵۱ء تک بھڑکھڑا رہا تھا

اس کے بعد کا حال یہ ہے ۱۰ ماسٹر جی اور سکھوں کی سب سے بڑی سی سی تنظیم تہہ دہلی کا
وں کے جہزوں سکریٹ کی ڈکٹر جیٹ شگھہ آزاد سکھ ملک کی برہانہ تہہ دہلی کالوں تنظیم کے صدر۔
زور اور شگھہ سکھوں کی نئی اختیارات کی تنظیم کال تخت کی جتھہ اور سادھ شگھہ بھنر کے جانات
درجہ ذیل ہیں۔

ماسٹر جی اور سکھ قوم کا اعلان

۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء اخبار جنگ کراچی

سکھ قوم کو اسدی فرقہ قرار دیں مانہ تار شگھہ کی ہیں

(۱) ہندوؤں کی عیاری نے سکھوں کو اسدہتہ قرار کر دیا نہیں بھڑکھڑا اس نے سب کو گلے لگایا چاہیے

ڈاکٹر جگجیت سنگھ کا بیان

۱۱۔ سکھ اپنے آزاد وطن کے قیام کے لئے مسلح جدوجہد شروع کریں گے

۱۲۔ سکھوں کا عالمی کنونشن لندن یا اسکا صاحب میں ہوگا۔

لندن۔ ستمبر ۱۹۷۱ء رناتندہ بنگلہ سکھوں کی سب سے بڑی سیاسی تنظیم ترمذی اکاؤنٹ کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے کلث۔ لندن کیا ہے کہ سکھوں نے بااعلیٰ آزاد وطن حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہ اس کے حصول کے لئے مسلح جدوجہد شروع کرنے سے بھی نہیں ہچککیں گے ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے جو اپنے بین الاقوامی دورے کے سلسلہ میں برطانیہ میں ہیں اور آزاد سکھستان کی تحریک منظم کرتے ہیں کلث ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر کو سکھوں کے آزاد وطن کے حق میں لندن میں منعقد ہرہ کیا جائے گا اور رناتندہ سکھوں کا بین الاقوامی کنونشن طلب کیا جائے گا۔ یہ کنونشن یا لندن میں یا پاکستان میں ہنگامہ صاحب کے انتظام پر ہوگا انھوں نے کہا کہ ابھی تک حکومت پاکستان سے کوئی درخواست نہیں کی گئی ہے ڈاکٹر جگجیت سنگھ نے کہا کہ حکومت نے سکھوں کے رد و پروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لیکن اب سکھوں نے درون کشٹر سے راجستھان تک بکھڑے عرب کے ساتھ ایک آزاد سکھ ریاست قائم کرنے کا عہد کر لیا ہے سکھوں کی آزاد ریاست دنیا میں اڑتیسویں ریاست ہوگی اسکی آبادی تقریباً دو کروڑ ہوگی۔ بھارتی حکومت نے نام نہان بنگلہ دیش کی حمایت کر کے خودی برصغیر میں اس مسئلہ کو قبول کر لیا ہے۔

سکھوں کی ریاست پاکستان کے ساتھ مشترکہ دفاع کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہے۔ برصغیر کے مجبورہ مسائل کا واحد حل سکھوں کی آزاد ریاست ہے کہو کہ یہ ریاست پاکستان اور بھارت کے درمیان محفوظ فوجی علاقہ کا کام کرے گی۔

انھوں نے کہا کہ اگر سکھ پرامن طریقے سے اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے تو وہ یقیناً مسلح جدوجہد شروع کریں گے اور ان کے پاس بھارتی حکومت کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے

۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

جائزاتے ہیں۔

سکھو کی ریاست پاکستان کے ساتھ مشترکہ دفاع کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہے۔ برصغیر کے موجودہ مسائل کا واحد حل سکھوں کی آزاد ریاست ہے کیونکہ یہ ریاست پاکستان اور بھارت کے درمیان محفوظ فوجی علاقہ کا کام کرے گی۔

موجودہ حالات میں مسلمان حسب سابق کی طرح سکھ قوم کی اپنی پرانے کے ساتھ تعاون اور اتحاد سے کراپے سابقہ روایات برقرار رکھیں۔

سابقہ روایات

- جیرام جی رہنوی کی درخوست پر دولت خاں بودھی نے گورو نانک جی کو سلطان پورہ میں مودی خانہ لگا دیا۔
جنم ساکھی ص ۵۵
- رے بلار نے بابا نانک جی کو تنکانہ صاحب تلونڈی میں سات سو مربع زمین دے دی جس پر آج تنکانہ آباد ہے۔
- اکبر بادشاہ نے گورو امر داس جی کو بارہ گاؤں کی جاگیر دی جس پر آج امرسر آباد ہے
سچ ویر پرکاش ص ۳
- جہانگیر نے گورو رحن جی کو رت راپر کی زمین ۵۹۰۰ میں معالی پٹہ پردی جیسکا رقبہ ۸۹۴۶ کھائے، کنال ۱۵ مربع درجہ ہیں
راگ، لا کھنڈ ص ۵
- جہانگیر نے شہزادی کے زمانے میں گوندواں کے نام پر گیارہ سو روپے سالانہ کی جاگیر دی۔
نمائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۲۳
- جہانگیر نے گورو ہر گوبند جی کو پانچ سو روپے پریمہ پر پنجاب کا حکم بنایا تھا۔ توارنجہ خالصہ ص ۹۹
- جہانگیر نے گورو رحن جی کی خدمت میں پانچ ہزاری خدمت ارکے روپے اشیاء پیش کیں۔
توارنجہ خالصہ ص ۹۹
- گوندہر سے جہانگیر نے ڈیرہ دون میں جاگیر دی جس پر آج گورو دارہ آباد ہے۔
توارنجہ گورو خالصہ ص ۸۱

سکھ تہذیب اسلامی تمدن کے مسائل ہے



جبر سیمپل کے ساتھ عیشہؓ مربع زمیں کا جاگ



سورہ کلمہ



راستہ کی سائیکل مربع زمیں کا جاگ



میں سے صاف



بھائی سے رہا



کیا رہ صاحب کے ساتھ عیشہؓ مربع زمیں کی جاگیر



مسجد - ۳ - ۲ - ۱ - ۴



مسجد



مسجد - ۳ - ۲ - ۱ - ۴



شهرستان



شهرستان

- گوڈن ٹمپل کی سپن اینٹ حضرت میوں میر صاحب نے رکھی۔ جنم ساکھی ص ۲۳۲
- گورو گوبند سنگھ کو ماچھی وڑھ کی تنگ میں غنی خاں و بی خاں نے اپنے مکان میں چھپایا۔
جنم ساکھی ص ۲۳۲
- استاد قاضی بیر بھہوں نے گورو گوبند سنگھ کو غنی خاں کی معرفت نیلگوں ساس بنا کر انوہ
کی طرف رو نہ کر دیا۔ جنم ساکھی ص ۲۳۲

سکھوں اور مسلمانوں کے اختلاف کی وجہ کیا تھی

اس کتاب کے آخری باب میں اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ سکھوں اور مسلمانوں میں
مذہبی و سیاسی و معاشی تصدقات ایک ہوئے کے بعد اس کو کس چیز نے توڑا۔ کیا آئندہ بھی اسی طرح ٹوٹ
جائیں گے۔ اس کا مختصر جواب گورو نانک کی زبان

راجہ مالہ روپہ ذاتہ چوبن پنج ٹھگ
ہنیں ٹھگیں جگہ ٹھگیا کنی نہ رکھی بچ

ننکانہ صاحب و پنجہ صاحب کی تاریخی حقیقت

ننکانہ صاحب رتھوڑی، کمالک مسلمان راجپوت رائے ہارنے گورو نانک جی کی فقیری سے
متاثر ہو کر ۷۰۰ مربع زمین جس پر آج ننکانہ صاحب آباد ہے گورو جی کو دی گئی ۱۰ اس کے علاوہ دو
تالاب ایک گردوارہ ہال بیلا کے جانب مشرق ایک تالاب جو گورو صاحب کے نام پر رائے ہارنے بنوایا
مدان کوش ص ۲۴۲

دوسرا مالک مدیکہ تالاب جو رائے ہارنے گورو نانک کے نام پر بنوایا تھا۔
مدان کوش ص ۲۴۲ جنم ساکھی چھوٹی ص ۹۹

گورو رہ پنجہ صاحب کا حوض اور بارہ دی شمس الدین نے تعمیر کروائی۔

چاروں گردواروں کا کل جاگیر ۶۳۰ مربع گز زمین عطا کی

(۱) چناچہ بنہ استھان کے ۲۳۴ مربع زمین رائے ہارنے نے لگانا گورو دھام دیدر ص ۱۲۶

۲. گوردوارہ بالیسا کے غٹہ مربع زمین ۳۱ روپے کی سالانہ جاگیر۔

۳. گوردوارہ مال جی کے غٹہ ۱۹ مربع زمین اور چاس روپے کی جاگیر

۴. گوردوارہ کیارہ صاحب کے غٹہ ۴۵ مربع زمین رائے بلدرے لگوانی

گوردوارہ دھام دیدار غٹہ ۱۲

پنگبہ ۱۰ لاہور جمیر تعریف یا بنہ (نہیں یہ شہر تنگنا صاحب و نیجہ صاحب ہے

جو مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کی یاد تازہ کر رہا ہے۔

گوردوارہ نانک گروں سے ہوتے یا پچھوساں ہوتے مگر تاجک کسی گمراہ نے نہ منہ دوز

۷ سکھوں کے مقدس مقامات کے نام پر پانچ پیسے لکائی جاگیر نہیں دی اگر کسی نے

دیا ہے تو وہ مسلمان نے دیا ہے۔

ترجمہ: حکومت و دولت حسن ذات پات کی بڑائی کا خیال ررجون کا آتش یہ پانچوں ٹھگہ ہیں

خود نیا کو ٹھگہ رہے ہیں ان کے دھوکے میں آنے والے لوگ عزت حاصل نہیں کر سکتے۔

اب تر آئندہ بھی تعلقات ٹوٹیں گے تو نہیں اسباب کی وجہ سے ٹوٹیں گے آئندہ کا قدم سوچ

سمجھ کر اٹھائیں۔

چار گوروں تک یعنی گوردونک اور گورو ننگہ، گورو امر داس، گورو رامداس تک سکھ

دسلسل بڑے بڑے انداز سے گزارے پانچویں گورو ارجن سے یہ بات ہی دوسری ہو گئی۔

ایک دن اپنے باپ گورو امر داس جی کو چور کی پرہیزگار غسل کر رہی تھی پاؤں میں کیل لگ

گئی خون بہت بہا رہا لہ نے بیٹی بیا بھائی جی سے کہا۔ جو کچھ تیر جی چاہے، لنگ۔ اس وقت انھوں نے

درخت ست کی کہ یہ مرتبہ گوریاں جو آپ سے میرے خادند کو عطا کیا ہے میں چاہتی ہوں کہ میرے ہی خاندان

میں چلتا رہے۔ گورو امر داس نے کہا مجبوراً قبول کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ سرتہ کامورٹی ہونا چھان نہیں کیونکہ

میں سے صد ہاتھ کے جھگڑے و فساد پیدا ہوتے ہیں۔ جنم ساکھی بھائی پائے والی نشت

و نئی فیر سادھو کی بات پتھر کی بیکر مورتی ہے گورو رامداس اور بالی بھائی جی کے لہن سے

نہ بچے پیدا ہوئے سب بے بڑاڑ کا پر تھی چند دوسرا مہا دیوہ تیسرے چھوٹے ارجن جی تھے۔ یہ تھی چند
 گوسب سے بڑا تھا مگر عقس میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اپنے باپ کی نافرمانی کرتا دوسرے بھائیوں
 سے صدر کہتا۔ چھوٹا مہا دیو ایک ل پر نامست آرمی تھا ہمیشہ یاد رہی میں محو رہتا دنیاوی کاموں سے
 بالکل الگ تھا۔ اب ارجن جی جو سب سے چھوٹے تھے باپ کی فرمانبرداری میں دل و جان سے مشغول رہتے
 اسی وجہ سے گورو رام دس صاحب نے ان کو ہر طرح سے لائق سمجھ کر اپنا جانشین قرار دیا۔

جنم ساکھی بھائی بابے ص ۳۲

مسلمانوں کا اور سکھوں کا بگاڑ ارجن جی سے ہوا

یورپی دنیا کے مسلمان اس بات سے حیران ہیں کہ جبکہ سکھوں اور مسلمانوں میں اس قدر قربت
 ہے یہ ختلاف کہاں سے پھوٹ پڑا گورو نانک نے کہا تھا۔

راجہ مال۔ روپ۔ ذات جو بن پنچے ٹھگ۔

انہیں ٹھگیں جگ ٹھگیا کنی نہ رکھی پنج

گورو ارجن کے نانا گورو امر داس جی نے کہا تھا گدی کا مالک اللہ ہے اگر اس کو اپنی سمجھے تو جھگڑے
 فساد پیدا ہونے ہیں۔ یہ فساد نہ گورو نانک جی کے زمانہ میں رہا نہ گورو نانک جی کے زمانہ میں یہ فساد
 نہ گورو امر داس جی کے زمانہ میں نہ یہ فساد گورو امر داس جی کے زمانہ میں ہوا بلکہ یہ فساد صرف مسلمانوں
 سے نہیں بلکہ اپنے بڑے بھائی پر تھی چند سے شروع ہوا۔

آخر شاہی خاں نے پرتھی چند گورو ارجن صاحب کا بابا بھی فیصلہ اس طرح پر کرایا کہ تمام سکھی
 سیدوں کا مالک تو گورو ارجن صاحب کو بنا دیا اور باقی گورو چک کے کل زمیندارہ وغیرہ کی دراشت
 معہ کچھ حصہ سندھ کے جو اکبر شاہ سے ملا تھا۔ پرتھی چند کو دے دیا۔ اس سند میں چودہ ہزار میگینہ غیر مزدور
 اور ان کی کناریہ مشین چودہ ہزار میگینہ غیر مزدور اور ان کی مواعنات سبیر کیر وقت بھی تھی۔

جنم ساکھی بھائی بابی ص ۳۳

باجو دیکھ گورو داس صاحب کی دلاد میں باہم سند گوریان کے دہر مینہ جھگڑے درف دہرے

جنے۔ زورجن صاحب کی نفیست اور برکت اقبال سے سکھوں کے فرقہ کو دل بدل دی ہوئی ہو
 رہی۔ پوچھیوں میں ان کے دولت مند ہونے کی بابت یوں روایت ہے کہ دنیا کی دولت گورو نانک
 صاحب سے بارہ کوس کے فاصلہ پر رہتی تھی۔ اور گورو انگد صاحب سے چھ کوس پر ہے۔ اور گورو مر
 واس صاحب کے دروازے پر اور گورو رامداس صاحب کے قدموں میں اور گورو ارجن صاحب
 کے گویا گھر میں۔ اور یہی خاص وجہ ہے کہ دولت امرتسر میں ہر مند صاحب کے چاروں دروازوں سے آتی ہے
 جنم بکھی بھائی بائے مست ۶۳۲

جہانگیر بادشاہ اور گورو ارجن جی کا ایک زمانہ تھا سکھ کتب کی روشنی میں یہ حقیقت منکشف
 ہوتی ہے کہ ابتدا میں ان دونوں کی چپقلش نہ تھی اور جہانگیر کے دل میں گورو صاحب کیسے بہت عزت و
 احترام تھا۔

سکھ اسکا سردار کاہن سنگھ جی باسجد کا بین ۱۔

اکبر کے زمانہ میں شہزادہ سیم رحمانگیر نے اس کرتار پور کی معافی کا پٹہ دھر مسادہ کے نام ۱۵۹۸ء
 میں دیا جس میں رقبہ ۸۹۴۶ کھاؤں، کناں اور ۱۵ امرے درج ہے
 راگ مالاکھنڈن ص ۷۷ وہاں کوش ص ۹۷

گورو ارجن جی نے اس زمین پر قبضہ کر کے کرتار پور آباد کیا تھا جو آج کل ضلع جاندھر (جٹانہ)
 میں واقع ہے جسکا ریلوے اسٹیشن بھی ہے۔ جہانگیر بادشاہ کا گورو ارجن کو اتنی بڑی جاگیر دینا اس
 بات کو ثابت کرتا ہے کہ ابتدا میں اس کے دل میں گورو صاحب کے لئے کون نفرت نہ تھی۔

جہانگیر کے دربار میں چند وٹال نام کا ایک درباری تھا یہ بھی گورو ارجن جی کا اشد ترین مخالفت
 تھا اس کی مخالفت کا وجہ یہ تھی کہ گورو ارجن جی نے اس کی لڑکی کا رشتہ اپنے اکلوتے بیٹے گورو گوبند
 جی کے لئے لینے سے انکار کر دیا تھا۔

اس طرح سکھ تاریخ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ جہانگیر کی جنم پرتی گم ہو گئی۔ کافی تلاش کرنے پر بھی دستیاب نہ ہو سکی۔ چند دلال نے اس موقع کو غنیمت خیال کر کے کہا کہ بادشاہ سدھت آپ کی جنم پتھری گوروارجن نے چوری کر لائی ہے اس نے بڑے بڑے چور اور ڈکروں کو جمع کر رکھا ہے وہ ان کے ذریعے چوریاں کرواتا ہے مگر بادشاہ پر اس کی شکایت لاکر لی آئی ہو۔

اس پر جہانگیر نے چند دلال سے صورت آنا ہی کہا کہ :-

تم ہماری طرف سے گور و صاحب کو سکھ دو اگر لنگر کے اخراجات زیادہ ہیں اور ہماری دی ہوئی جہانگیران اخراجات کی منحس نہیں ہو رہی ہے تو ہم مزید جہانگیر دے دیں گے اس طرح لوٹ مار ت ۱۰۲ نہیں ہوگی۔ ہمارے دل میں گور و نالک کی گدی کا بہت احترام ہے

(گور بلاس پاشا ہی حیدر دھیا سے کہے گور و پرتاب سورج راس ۲۲ سنو ۲۲)

بادشاہ نے کہا: دیوان جی یہ بات تبدیل قبول نہیں ہیں اپنے والد اکبر بادشاہ سے گور و نالک پیر کا حال سن چکا ہوں۔۔۔ کہاں وہ پیر گدی کے مالک در کہاں وہ چوریاں کروا رہے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا وہ قابل تعظیم ہیں۔۔۔ بادشاہ نے کہا: داد پیر گور و نالک کی گدی کے نام کی گاؤں لگاتے ہیں صبح چل کر چنے کریں گے۔ گران گاؤں کی آمدنی سے ان کے اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں تو مزید گاؤں دے دیں گے۔

سوڈھی چیسکار ۲۹۲

سکھ کتب کی درق محمد بن در توڑک جہانگیری سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گوروارجن جی نے نوبی جہانگیر کی حکومت کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اس سلسلہ میں یک سکھ دروان کا قول ہے کہ

رسانچہ دریا جنوری ۱۹۵۷ء

گوروارجن جہانگیر کے اسلامی شریعت پر حکومت کی بنیاد رکھنے کے خیال کا شدید ترین نفرت ہے۔

توڑک جہانگیری سے واضح ہوتا ہے کہ گوروارجن جی کی یہ مخالفت محض خیالات کی حد تک محدود

نہیں رہی تھی۔ بلکہ اس نے اسے عملی صورت میں بھی پیش کیا تھا۔ چنانچہ کھلے بندوں سیاسی معاملات میں دھپسی لی تھی۔ اور حکومت کے خلاف بعض ایسی حرکات کی تھیں کہ جن کی بنا پر جہانگیر کو مجبوراً ایسا فرمان جاری کرنا پڑا تھا اور ان میں سے ایک بڑی بات جہانگیر کے بیٹے شہزادہ خسرو کی بغاوت میں مدد دینا تھا۔ اور اسے قشقہ لگا کر ایک رنگ میں اس کی تاجپوشی کی رسم ادا کرنا تھا۔ کیونکہ سکھ و دروہوں کو یہ علم ہے کہ گورو گھر میں قشقہ لگانا تاجپوشی کی رسم ہے۔ اور جہانگیر نے بھی اس ملک کو راج ملک ہی تسلیم کیا تھا۔

پراچین بیڑیاں ملے

رسالہ نیچے دریا جنوری ۱۹۵۲ء کا بیان ہے۔

شہزادہ خسرو اچھی طرح جانتا تھا کہ گورو ارجن جہانگیر کے اسلامی شہادت پر حکومت کی بنیاد رکھنے کے خیال کا اسے ترین مخالف ہے۔ نیز گورو ارجن جی عظیم اور بے خوف شخصیت کا مالک ہے کہ وہ ایسے وقت میں بھی جبکہ شہنشاہ خود شہزادہ پر فوج کشی کیلئے چھپے چھپا چلا آ رہا ہے۔ خسرو کو تسلی اور مدد دینے سے دریغ نہیں کرے گا۔ سوایا ہی ہوا۔

نوارک گورو خالصہ ایڈیشن دوم ۱۹۴۲ء کا بیان ہے۔

منہور سکھ مورخ گیان گیان سنگھ جی کا بیان ہے کہ خسرو نے اپنی اس طاقت میں یہ پیش کش بھی کی تھی کہ اگر وہ اپنی اس مہم میں کامیاب ہو گیا اور شہنشاہ ہند بن گیا تو پنجاب کی حکومت گورو ارجن کے حوالے کر دی جائے گی۔

شہزادہ خسرو نے کسی کشتی کی جیٹی خوبصورت دیکھ کر زبردستی اپنے گھر میں ڈال لی کشتی ان نے مل کر فریاد کی۔ جہانگیر نے خسرو کو گرفتار کرنے کے لئے فوج روانہ کی اس نے متعجبہ کیا اور آخر شکست کھا کر کابل کی طرف بھاگ گیا جہلم کے پاس ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا ایک ٹانے پکڑوا دیا۔ جہانگیر کے مدبروں یا گب سے لے کر تھیں۔ میں گروا کو مروا دیئے گئے اور اسے قتل کر دیا گیا۔

نوارک گورو خالصہ ایڈیشن دوم ۱۹۴۲ء

ایک ہندو دیوان نے لکھا ہے کہ

اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سکھ گوروں کے دلوں میں اپنی طاقت بڑھانے اور جیتھ کو مضبوط کرنے کا خیال پہلے سے پیدا ہو چکا تھا۔ اور انھوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ مسلمان حکام کی نظروں میں خاکی طرح کھٹکنے لگے تھے۔ لیکن انکی تکلیف و مصیبت کا آغاز گورو ارجن دیو سے شروع ہوا۔ جنہوں نے جہانگیر کے باغی رٹے خسرو کی مدد کی۔

ایک اور مقام پر یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

اگر سکھوں کے گورو مسلمان حاکموں سے چھڑ چھاڑ نہ کرتے یا شاہی باغیوں کو مدد نہ دیتے تو ان پر کسی قسم کی سختی کا نازل ہونا ایک ناممکن بات تھی۔ ہندو جات اور سکھ گورو ص ۵۰۲

جیون کتھا گورو گو بند شاگھ جی ص ۱۲۵

گورو ارجن جی نے اپنے دربار کی کھاٹے ہاتھ شاہی دربار کی طرح بنائی اور جیتھ بندی کو ترقی دے کر ایک رنگ میں حکومت کا سلسلہ قائم کیا۔ . . . جس کے سرناج بچے بادشاہ خود تھے یہ حقیقت ہے کہ سکھوں نے اس وقت تک مغلیہ حکومت کے اندر ہی اندر سوراہ کی تربیت حاصل کر لی تھی

رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۵۲ء

راجہ بیر ب نے امرتسر کے ہندوؤں پر ایک۔ . . ٹیکس لگا دیا۔ . . گورو صاحب نے لوگوں کو یہ ٹیکس واکرتے سے روک دیا۔

پنجابی سورما مشگ بیان کرتا ہے۔

سکھوں نے گورو ارجن دیو کے زمانہ میں آہستہ آہستہ اپنی ریاست بنائی تھی اور اپنے گورو کو سچا بادشاہ کہانہ دیکر دیا تھا جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں گورو ارجن جی نے سوراہ قائم کر لیا تھا

جہانگیر نے اس وقت تک گوردوارہ جن جی کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کی سب تک کہ کوئی سُور در واضح بات اس کے علم میں نہ لائی گئی۔ اسی دوران خسرو نے جہانگیر کے سلطانِ بھارت کا علم بلند کر دیا اور گوردوارہ جن جی کے اس کی روپیہ سے امداد کی اور کچھ حصہ اپنے پاس کٹھڑیاں یہاں سے لے لیں کہ جس سے گوردوارہ جن جی کے بارے میں پہلے سے پیدا شدہ شکوک و شبہات کو ثبوت پہنچی۔ ایسے حالات میں کسی بھی حکومت کے لئے چپ رہنا ناممکن ہے۔

چونکہ حکومت کے اس کاروبار میں چند ورل ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں بقول سکھ مورخین کے گوردوارہ صاحب سے ذاتی عداوت تھی۔ انہوں نے اس وقت ناہارنژندہ، ٹھیا پنا پنا سکھ مورخین کا بیان ہے کہ چند دلال نے گوردوارہ صاحب کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اپنے گھر سے ج کر حکومت کی مانتا در حکم کے سرسرخد ف بہت تنکایف دیں یہاں تک کہ گوردوارہ صاحب کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

یہی وجہ ہے کہ جب جہانگیر کو اس کا علم ہوا کہ چند نے محض اپنی ذاتی عداوت کی بنا پر گوردوارہ صاحب کی جان فسخ کی ہے اور گوردوارہ صاحب کو مارا گیا ہے وہ آئین جہانگیر اور عدل جہانگیری کے سرسرخد ف ہے تو اس نے اسی وقت معزول کر کے گوردوارہ صاحب کے حوالے کر دیا۔

لالہ شوبرت درمن کا بیان

یہ سری گوردوارہ جن گوردوارہ گھر کے پہلے شہید ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خالص ایک ناپاک دشمن ہندو کستری کے ہاتھوں ملکِ عدم کو رحلت کر گئے۔

پنجابی سورما ص ۱۶

ارجن جی کے فرزند ہر گوبند جی کی شہادت

ان کو یو دغ نام پتاسنگ
است ظلم کیوں ان ہرے نشنگ

ذر را کھیو آپ اکا ذرا نابیں
گورہتے این دکھ دے بھائی

پتہ پرکاش نواس ۵ ص ۱۱

ترجمہ :- گور دھرم صاحب سے یہ کہ تھا کہ چند دلاں نے میرے باپ کے ساتھ بہت ظلم کیا
— تاکہ کہ میں نے آپ کا کھن کوئی ڈر عورت ہیں یہ یعنی آپ نے کم درمنٹ کو بھی
مد نظر نہیں رکھا۔

گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں

ات دوستی ہوئے گور دھرم
کردیو محنت ددے مکھ داد
جو گوپنجم کے متو نام
جروانہ مسر دست نکام

پتہ پرکاش نواس ۵ ص ۱۱

گیانی گیان سنگھ جی کا بیان

یعنی پرکھی چند رٹے بھٹی چند درس دہن رنور کے پاس گیا اور صبحی دھنی نور
سے بھی ملا۔ ان چاروں نے مل کر گورو رجن کے خلعت بادشاہ سے کہا۔ گورو صاحب نے تمام ملک
دورن کر دیہت۔ وہ اپنے متعدد چور، ڈاکو اور زمین رکھتا ہے اور مسک باغی خستہ کی روپیہ سے مدد
کی تھی اور اس کے لئے دما بھی کی تھی نیز اسے رات تک بھی دہا تھا۔ گویا اس کی مانج پوشی کی رسم
ادا کی تھی۔

خانسم پارلیمنٹ گزٹ جنوری ۱۹۵۶ء کا بیان ہے

لکھنؤ کے معنی میں اور ناظرین در سکھوں کا یہ غتہ یقین تھا کہ گورو رجن جی کو شہید
ہونے کی ذمہ داری، پور چند مدت دہر ہے اور محل حکومت کا اس رنخہ میں سپید ہوا تھا کوئی
ہاتھ نہ تھا۔

جب ٹیگر نے گوردارجن جی کو بناوت کی سزا میں دد لکھ روپے جرمانہ عائد کیا تھا نہ کہ موت کی سزا۔ بڑے بھائی اور چند دلال نے پناہ انتقام یا اور گوردجی کے ساتھ بہت بڑا سوک کیا۔ چنانچہ نے صرف یہ سرتجوڑی کی تھی کہ دد لکھ روپے خزانہ میں داخل کر دیں۔

برسم گمانی ص ۲۳ کا بیان

گوردارجن جی پر الزام دے کر کہ انہوں نے خسرو کی عزت کی سے دد لکھ روپے جرمانہ کیا۔

سنت سپاہی جون ۱۹۵۶ء

بادشاہ نے چنل فورس کی شکایت کی بنا پر ۔۔ گوردجی کو دد لکھ کی بھاری رقم جرمانہ کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا۔ لیکن جرمانہ ادا کرنا بھی جرم کا اقبال تھا اس سے گوردجی نے انکار کر دیا۔

سکھوں کے دس گورداران کی تعلیم ص ۳۷

جہاں ٹیگر نے کہا کہ آپ کو دد لکھ روپے نادان دنیا پڑے گا۔۔۔ نو گوردارجن نے جواب دیا کہ ۔۔۔ میں جرمانہ کے طور پر ایک کوڑی بھی دے کو تیار نہیں ہوں۔۔۔ جب لہور میں سکھوں نے سنہ ۱۹۵۶ء فوراً دہلی جمع کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور نادان ادا کرنا چاہا مگر گورد صاحب نے رد کر دیا۔

جب بادشاہ نے گورد صاحب کو خسرو کی بغاوت میں امداد کرنے کے جرم میں دد لکھ روپے عرصہ کیا تو چند دلال نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ گورد صاحب کو میرے حوے کر دیں میں نہیں ترغیب داکران سے جیوڑ وھول کر دوں گا۔ بادشاہ نے گورد صاحب کو اس کے سیر کر دیا۔
گورد صاحب سورج گرنتھ راس ۳۷۔ اسو ۳۷

بادشاہ نے گورد صاحب سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمن کو سینچ پانچ ہزار روپے کی امداد دی ہے اس کے عوض دد لکھ روپے خزانہ شاہی میں داخل کر دو ورنہ جان سے جاؤ گے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم فیروں کے پاس سوائے نام خدا کے اور کوئی دولت نہیں ہے۔

جیم ساکھی بھائی بابے ص ۶۳

دگوردارجن جی نے اپنے سکھوں کو فرمایا کہ جب ہمارا جسم شانت ہو جائے دینی سم ذلت
پہنچائیں، تو اسے رادی کے پانی میں بہا دینا۔

تاریخ گورو خالصہ پنٹھ ۵۶-۵۵

دگور دجی نے کہا، اب ہم اشنان کر کے وفات پانے لگے ہیں۔ ہمارے مرد جسم کو دریا میں
بہا دیا جائے۔ یہ کہہ کر گور دجی نے اشنان کیا اور چار دستان کردفات پانے لگے سکھوں نے
ست نام کہہ کر گور دجی کو دریا میں بہا دیا۔

گورو مت تہاس گورو خالصہ ۵۸-۵۷

سکھوں اور مسلمانوں کا اختلاف مذہبی نہیں تھا

بلکہ چار گوروں کے بعد پانچویں گورو سے دسویں گورو تک ملکی اور سیاسی معاملات سے
اختلافات پیدا ہو گئے ان اختلافات میں بڑے تین اختلافات ہیں۔ پہلا اختلاف گوردارجن جی کا
قتل، دوسرا اختلاف گوردیتج بہادر اور درنگ زیب، تیسرا اختلاف گوردگوسد جی کے بچوں کا
مسئلہ ہے۔

ہم نے اپنے علم و ادب سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جیسے درجہ بندی، در
لڈروں میں ملکی جھگڑے ہوتے جس میں سے کبھی زید غالب تو کبھی بکر غالب کا ہوتا ہے۔

اگر اد مصنف مسرتھو یا اس منوجی جو شاہجہاں سے ملے کرتا، عالم کے زمانہ تک معیہ دربار میں
راہ اور جس نے اورنگ زیب کی ہر یک حرکت اور چھوٹے بڑے ظلم کو کبھی قلمبند کیا ہے اس کی کتاب
میں بھی اس واقعہ کا نشان نظر نہیں آتا، اورنگ زیب پنچاب، بنگال، ہندوستان اور دکن
کے باشندوں کو جبراً مسلمان ہونے کے لیے نہیں کہتا۔

انگریز سیاح مسرتھو رستھو کا بیان

گوردیتج بہادر کے قتل سے متعلق یہ خیال ظاہر کیلئے کہ اورنگ زیب اس نام کا کوئی حکم

راج، مال، روپہ، ذات، جوہن پتے ٹھگے
 میسر ٹھگے جب ٹھگے کنی نہ رکھی تے
 مہر ن گتہ درنگتہ ہی سے کی خود گورتہ بہاد کے سکھوں نے دھیر مل کا دودھ
 بھی دٹ لیا۔

چچی کے خلاف بھتیجے نے حکومت میں رپورٹ لکھوائی

دھیر مل نے حکام کے پاس جانندھریا رپورٹ لکھوائی کہ میرے چچے تیج بہاد نے ہمارے
 گھر میں ڈاکہ ڈالا دہ ہمارے دموں کو مار بیٹ کر کے ہار گرتے اور دیگر مال و متاع بھی لوٹ لیا ہے۔
 پر چپین میٹران ص ۱۸۹

اصل گرتے کے نسخہ کو گورنر جی نے دریا میں بہا دیا

گورنر تیج بہادر اور دھیر مل کے باہمی فسادات کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنر گرتے صاحب کا وہ
 اصل نسخہ جو گورنر جی نے بھائی گورداس سے تیار کروا کر ضائع ہو گیا۔ چول سرد جی پی
 سٹھ جی گورنر تیج بہادر نے خود ہی نسخہ گرتے کو دریا میں بہا کر تلف کر دیا تھا کیونکہ دھیر مل کی گری
 کی نسبت ہی گرتے تھا۔

پر چپین میٹران ص ۱۸۹

گورنر تیج بہادر کا قتل مذہبی نہیں بلکہ سیاسی تھا

اور کس مذہب سے مذہب پر چھوڑ دے کہ وہ مذہب کا شروع کرتا تھا
 مسلمانوں کے لئے اور انکے رب کی اس سے بہت خدمت کی رعایت ہر شے کی اور
 آپ خود ہی سے لگے اور حکومت کی فنی سے کہ میں نہیں براہ گ
 وینٹن نہیں مندو تھامس

ہسانی کی سنگھ چپر کا بیان

یہ اہیں زمنے سکھ اس بات کے قائل نہیں تھے کہ گوردیتھ بہادر کو اورنگ زیب نے
اسلام قبول نہ کرنے کے جرم میں قتل کر دیا تھا۔
گوردیتھ نامی قلمی ورق۔

مصنفین خود بخود سر کاٹ جانا بیان کرتے ہیں

اورنگ زیب نے گوردیتھ بہادر سے کوئی کراہت لب کی تھی گوردیتھ صاحب نے یہ فرمایا
تھا کہ آپ میری گردن پر تلوار سپائیئیں میرا سر تن سے جدا نہ ہوگا مگر جب اس کی آزمائش کے لئے تلوار
چلائی گئی تو آپ کی گردن کٹ گئی۔

دوسری روایت ہے کہ گوردیتھ صاحب نے اپنے سکھ سے کہا تھا کہ ہم اپنی گردن جھکاتے ہیں تم
تلوار سے ہمارا سر تن سے جدا کر دو۔ پہلے تو اس سکھ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا مگر بعد میں گوردیتھ صاحب
کے سمجھانے پر وہ تیار ہو گیا چنانچہ گوردیتھ صاحب نے گردن جھکا دی اور اس سکھ نے تلوار چلا کر اسے کاٹ
دیا۔ اس طرح گوردیتھ صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

رسالہ گودیت امرت سر دسمبر ۱۹۵۷ء

گیانی سردول سنگھ جی نے تیغ بہادر کے قتل کو بیان کیا

دوسرے دن کو ترائی میں بل کر بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم نے تیغ کی بہادری کو کون سی دکھائی
ہے جس کی وجہ سے آپ کو تیغ بہادر کہا جاتا ہے۔ گوردیتھ صاحب نے جواب دیا کہ کانڈ پرتیغ بہادر کا نام لکھ کر
تلوار کی دھار پر باندھا جائے۔ درودہ تلوار ہماری گردن پر چلائی جائے۔ ہارٹھ کے حکم سے کانڈ پرتیغ
لکھ کر تلوار کی دھار پر باندھا جائے اور منسل سپہی نے تلوار چلائی وہ اکھی گئے کھیں نہ پائی تھی کہ گورد
صاحب کا سر خود بخود تن سے جدا ہو گیا۔
۵۲ یکم دسمبر ۱۸۳۷ء

جنمبھی گوردیتھ صاحب میں تھا ہے دتھ

تلوار ابھی گردن تک نہیں پہنچی تھی کہ پہلے سر در سکھ کے امن سے آگے درا گیا۔

اس سر کو۔ کر بھاگ بھاگس نے اسے دیچی تک بھی نہیں۔

کنگھم کی روایات

ادرنگ زیب نے گورد صاحب سے مخبرد طلب کیا۔ گورد صاحب نے کہا کہ انسان کا کام صرف یہ ہے کہ وہ خدا کی عہدت کرے جب بادشاہ نے اصرار کیا تو گورد صاحب نے کہا کہ میں ایک کانڈ کا پرزہ لکھ کر پچی گردن میں باندھ لیتا ہوں۔ میری گردن پر تنوار چڑو۔ مگر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا جب اس کی آزمائش کی گئی تو گورد صاحب کا سر قلم ہو گیا اور جب وہ کانڈ پڑھا تو اس پر یہ مرقوم تھا کہ سر دیا پر بھید نہ دیا۔ اس طرح گورد صاحب کی موت واقع ہو گئی۔

گورد تیغ بہادر کے قتل سے متعلق ہم سکھ کتب اور دوسری تاریخی کتب سے مختلف روایات ادھر بیان کر چکے ہیں یہ روایتیں بعد میں سکھ کتب میں داخل کی گئی ہیں، ہم روایتوں سے سکھوں کے ان الزام کی خفیہ ہوجاتی ہے کہ درنگ زیب نے گورد تیغ بہادر کو قتل کر دیا تھا۔

اس روایتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی ہیں جنہیں گورد صاحب نے منے سکھ۔ کہا تھا کہ میں اپنا سر جھکا تا ہوں تم تلوار سے تن سے جدا کر دو۔ اس سکھ نے ہیسے ڈالے انکار کیا کہ اگرچہ میں گورد تیغ کے بچھنے سے تیار ہو گیا تھا۔ دراصل اس نے گورد صاحب کے حکم کی تعمیل میں تلوار سے اس کی گردن کاٹ دی تھی۔ ان روایت کے بیان کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بدین بہادر اور گورد تیغ کے رمانے میں ہوئے ہیں۔

بھائی منی سنگھ کا بیان ہے

بادشاہ نے دریافت کیا کہ آپ کا نام تیغ بہادر کیوں ہے آپ نے کس جگہ تیغ کی بہادری دکھلائی ہے؟ گورد صاحب نے کہا تیغ بہادر اب خاہر ہو گیا ہے۔ ایسی تیغ کی بہادری دکھلاؤں گا کہ گلے اور براہمن کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ تیرے عدل کی جگہ بد امنی پھیلا دوں گا۔ تیرے موافق کی بجائے اپنے دوائے مامور کر دوں گا۔ آپ کے مذہب کی گھوڑی پر سواری کر دوں گا۔ اس وقت تم کچھپاؤ گے تب بادشاہ نے کہا کہ ان کو تو لانا میں دے دو۔ ہمیں مخبرہ دکھائے گا تو چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔ پھر یک در سکھ

۔ سن کی قید میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

۔ زور دوسرے کے باقی تمام ساتھی بھاگ گئے بھرت ایک سکھ ہی آپ کے پاس رو گیا۔ آپ نے کہا کہ میں اس سے ملتا ہوں میرا ساتھ چھوڑ گئے ہیں اب بھرت نہ تعلق رکھتا ہے وہی مجھے اٹھانے سے روکتا ہے۔ اس کے بعد گورد صاحب نے پریشوک اپنا کہنا میری تمام طاقت سب بڑ گئی ہے۔ درمیں جکڑا گیا میں اب کچھ رہائی کی کوئی صورت دکھانی نہیں دی۔ فرخزاد صاحب نے کچھ درشلوک اچارن کئے اور اپنے ساتھی سکھ سے کہا کہ جب ہم اپنا سر جھکائیں گے آپ بے دھراک ہو کر تلوار چلا دیں۔ اس نے جواباً عرض کیا کہ گورد کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے میں اس گناہ کو نہ کر سکتا ہوں۔ گورد صاحب نے اسے تسلی دی اور کہا کہ چونکہ یہ کام آپ میرے حکم کی تعمیل میں کر رہے ہیں اس لئے آپ پر اس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ بلکہ آپ کا یہ فعل آپ کو سارے در بھی قریب کر دے گا تب اس نے پہرہ زور کی تلوار چھین لی۔ اور اس سے گورد صاحب کا سر بھی تن سے جدا کر دیا۔ در خود بھی ختم ہو گیا۔

زور و بھرتی من گارو ۱۱۱

دہلی شہر سیس گنج ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء۔ اس مکان میں کوترانی میں بھگت بہت تنگ کرنے سے بھی تپ گورد کے قبرستان کرکرامت دکان تاپسند نہ کیا تب اوٹنگ زب نے سر قلم کرنے کا حکم دیا پس گورد صاحب نے ایک سکھ کو حکم دیا کہ تو تلوار کھینچ کر ہم خود سرمد کی طرح تار دیں گے۔ یہ سن کر سکھ نے تلوار کھینچی۔ ۲۳ بجری مکھرشد کی بچھی کو دو پہر دو گھڑی سر جدا ہو گیا۔

گہائی ٹھا کر سنگھ کی تحریر

آکرہ سے چل کر گورد صاحب شہر دہلی بازار چاندنی چوک کی کوترانی میں آئے اور بہت دن گورد صاحب کو نکال دیا دی گئیں۔ اور راجی سے بادشاہ کرکرامت مانگتا تھا۔ جہاں جہاں نے کہا کہ کرکرامت قبر ہے۔ فرخزاد دیا کہ قتل کر دے۔ یہ سن کر گورد صاحب نے اس کا اور بڑے درشت کے بیچے بیٹھے گئے اور۔ یہ کہہ کر کے اپنے ساتھی سکھ سے کہا کہ تلوار چلا کر ہمارے سر تنہا کر دو۔ یہ کہنا ہوتا کہ اس میں سے چھپا دینا۔

گورد و رے در شمع ۱۱۱

ڈاکٹر ٹرمپ کا بیان

ڈاکٹر ٹرمپ ایک جرمن دوا فروش تھے، آپ سے ۱۸۰۱ء میں انگریز صاحب کا انگریزی ترجمہ دوائے ہمد نے کر دیا تھا۔ اس نے کوروش بہادر کے حالات لکھے ہیں۔

ڈاکٹر ٹرمپ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ کوروش بہادر اپنے سکھ کو ہتھیلیں کی گھسی کر دے اسے تلوار سے قتل کر دے۔ پھر اس نے انکار کر دیا کھانا میں جب گور و صاحب نے گور و صاحب کی اور اس کے قتل سے گور و صاحب کا مرنے سے جدا کر دیا۔

مردانہات میں زمین کی ہیں جبکہ انگریز سیاست دانوں نے ابھی سکھ تاریخ نہیں کوئی دس دینا ضرور نہیں یہ تھا یعنی اس وقت تاریخ میں انگریزوں کا دخل اور اس کے کارندوں کا دخل نہیں ہوا تھا۔ اب نیچے انگریزوں کا دخل لیجئے۔

سکھوں کی تاریخ میں انگریز کا عمل خاص

ہمارے تاریخی گوردواروں کو حکومت نے نئی پچلی کے لئے استعمال کیا۔ برٹش حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سکھ تاریخ کو طرف مبدل کیا گیا۔

رسالہ پریٹ لڑی مارچ ۱۹۴۵ء

اور جو یہی سکھ تاریخ مرتب کر دانی گئی اس میں انگریز سیاست دانوں نے اپنی سیاسی ضرورتوں اور مصلحتوں کو خاص طور پر مد نظر رکھا۔ جیسا کہ ایک سکھ دودان نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے۔
کمپنی کے ارکان و سب سید بڑی سکھ سرداروں نے زمانہ کی سیاسی ضرورت کے پیش نظر تاریخ مرتب کر دانی جو سکھوں میں رائج ہو گئی اور جاہل سکھوں نے اس تاریخ کو مستند اور متدہی تاریخ تسلیم کر لیا۔

سکھ اتھاس درشت کو بی ہو یا ص ۳۳

انگریزوں کی یہ سیاسی چال رہا ہے کہ نہ رسدنا ہوت ہوں اور جادوں اور زالیوں کو بڑی شکل میں پیش کیا جسے کہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انگریزوں

برہمنی رکھے خدائے

بگ گوردتربک

گوردی نے فرمایا کہ اسے مسلمان بادشاہ خدا تجھے راضی رکھے۔

گورد گوبند سنگھ نے اورنگ زیب کو ملائک صفت روشن بنیر سے

گورد گوبند سنگھ کے نزدیک اپنے باپ گوردیتھ بہادر کا تعلق اورنگ زیب کے ہی تحت محبت
ہوا تھا تو یہ کیونکر ممکن ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے باپ کے قاتل اور ظالم بادشاہ کو مدد نصرت و دستر ہمیر
انتخاب سے یاد کرتا۔ آخر گورد گوبند سنگھ سے بڑھ کر اپنے باپ گوردیتھ بہادر کا درد کسی اور کو ہو سکتا ہے۔

گورد صاحب نے کہا کہ وہ کعبہ میں حاضر ہو کر نماز ادا کرنا تھا

ورد و بند سنگھ ہی اورنگ زیب کو صرف ایک بادشاہ ہی تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو ایک
مرد و نادر صاحب گفتار تصور کرتے تھے۔ انہوں نے اورنگ زیب کے بارے میں یہ بیان کیا
ہے کہ وہ روزانہ بحالت کشف بیت اللہ کی زیارت کرتا تھا اور کعبہ میں حاضر ہو کر نماز دیکر رہتا تھا۔

گورد پرتاب سورت گرتھ رت ۳ ۲۷

بھائی دیاسنگھ کے ہاتھ سے ظفر نامہ مالگیر کی خدمت میں

آنند پور کی شکست کے بعد آپ نے اپنے بھائی دیاسنگھ کے ساتھ پانچ اور سکھوں کے
ہاتھ میں ظفر نامہ کو لے کر شہنشاہ "نور محمد" کے دربار میں پہنچا۔ ظفر نامہ یہ ہے۔

خوشنشاہ شاہان اورنگ زیب

کہو ملاک دستاں متدبک رکیب

چھ حسن تہاں "خدا در بخش ضمیر

خداوند ملک است و صاحب امیر

غریب دانش بسند بریت
سدا دند و صد دند دیگ

کر دوش صحرست دوس سال
خداوند بخشند ملک دوس
کہ مشن کبراست در ملک کرد
ملک دست چوں ثریا سنکو
شدت ز رنگ زیب عاقل
کہ درے دور رست دور رست اب

اورنگ زیب کا خط گوردوارے کے نام

بے شک گھرانے کو ہم دوسرے رستہ بہد کافراں کی طرف نہیں کھینچیں گے کیونکہ نانک
شاد ہے بیفرہ رسیدہ علی کل نقہاں کے اندر ہندوؤں نے کھینچا ہے۔ یہ سہ معظّمہ کا
جیسا کہ درخند چپے بھی کاتے تھے اور اس دن ملک میں پھر کرسنا رستہ محبت پیدا کی تھی۔
تو ریح گوردوارہ ص ۵۲

میں پچیس سال کے اندر گوردوارہ نانک چپے مواہد ان اور رکی، عت کے مطلق ہندوؤں سے
بہرہ جب ہوئے کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ گوردوارہ گوبند سنگھ نے پنڈت کا سداس کے کہے پر اسٹاپ
آٹھ بار دہل والی دیوی ظاہر ہو سکتی ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالے اورداس

اس روایت کے متفق سکھوں کی دورانیوں میں ایک تو وہ جو دیوی اور دیوتاؤں کے منتقدانہ
پرستوں کے ہم صحبت ہیں کہتے ہیں کہ گوردوارہ صاحب نے دیوی کی پرستش کی چنانچہ دیوی نے ہر گت ہوا
منہ نہ لہے چلنے کا ڈر طاقت دیا۔

جنم ساکھی بھائی بالے اردو ص ۴۱

کر سکتے ہیں۔ یہی ایک چیز ہے جس میں سکھوں اور مسلمانوں کا اتحاد باقی رہے گا۔ جہاں جہانگیر اور گوردوارہ جی کی دولیتیں جمع ہوں تو پھر اتحاد کہاں باقی رہے۔ ہم دیندار انجمن والے سکھ قوم کو اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ فرید پٹانی کی طرف سے سکھ قوم کا ضرور ساتھ دیں گے۔ ہم اور سکھ مل کر ہندوستان کی بستی کا خاتمہ کر دیں گے۔ اسی کام کے لئے سری رام جی در سری کرشن لے اوتار لیا تھا۔ اگر سکھ قوم کے سرزین نے اس پیش کش کو نظر انداز کر دیا تو گوردوانہ جی کے پاس وہ جواب دہ ہوں گے۔

ماسٹر تارا سنگھ جی نے کہا ہے کہ "سکھ اور مسلمان مل کر ایشیا میں استحکام پیدا کر سکتے ہیں۔"

اخبار جنگ کراچی ۱۳ جنوری ۱۹۶۶ء

اس وقت اللہ والے بھگت پیدا ہو کر اپنے بال اور داڑھی والے ہو کر دیر دھرم کی تبلیغ کریں گے۔

پوئلور و ہر بریتا صلا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی

محمد حسین خاں صاحب معرفت نوید ایم خان اسٹیل رولنگ مل پرسٹ بکس ۱۸۳۶ء حیدر آباد، ۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء کی شب میں محمد حسین خاں صاحب نے خواب دیکھا کہ نہایت سخت جنگ ہو رہی ہے۔ محاذ جنگ کے قریب سرحد پر حضورؐ تشریف فرما ہیں۔ میں بھی حاضر ہوں۔ حضورؐ بے حد متحرک اور پریشان ہیں اور اسی فکر و تردد کے عالم میں میدان جنگ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک سکھ سولین لباس میں حاضر ہوتا ہے اور بڑے ادب مگر قدرے سکراہٹ کے ساتھ فتح کی خوشخبری حضورؐ کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

اخبار جنگ ۶ مارچ ۱۹۷۲ء

شائع کردہ رئیس امروہی کراچی

سکھ مسلم اتحاد

سکھ دھرم اور اسلام کے تعلقات ایک سے ہیں اس اتحاد کو نفاق کے رنگ میں پیش کرنے والے سب سے پہلے انگریز تھے اپنے جھنڈے گاڑنے میں کھلی نعل حکومتوں کو دل کھول کر بدنام کیا تاکہ

نور العیوب ڈھب جنسے۔ مذہب کا حق ڈھل جائے۔ اذہب کی بیگیاں۔ مانے نہ ہو گئے نمازوں پر مظالم کی داستانیں۔ دوستیوں کے دورے۔ ٹوہو بانیں جس کے لئے مسلمان ہاشاموں اور مسلمانوں کے خانات دل کھول کر رہے ہو گئے۔ اور سب سے جیسی بہادر قوم دہلی کے مسلمانوں اور مسلمانوں کا غمیدہ ایک دہلیات ایک تہذیب تمدن ایک سکھ قوم مسلمان صوفیوں کی عزت کرنے والی ان کو اپنا مرنی مجھے دانی قوم ہندو کا کفر چھوڑ کر اسلام کی توحید کے ماننے والے سکھ اور مدینہ کی دوڑالہ زندگی اور ہندو کی چھ سالہ زندگی شیخ بہرام زید ثانی کے ساتھ۔ اس سالہ کل ۱۸ سالہ زندگی میں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والے ہمارے قبلہ کو قبلہ سمجھنے والے اور ہمارے ہاتھ کا حلال کیا ہوا کھلنے والے ہمیشہ ہمیشہ اسلام اور بانی اسلام اور ان کی کتاب کی عزت کرنے والے۔ حتیٰ کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستانی سپاہیوں کی ایک لاری پوری کی پوری شہید ہو جاتی ہے اور لاری جل جاتی ہے۔ اس لاری کی چھت میں دہلیز مینی والے قرآن کریم بچ جاتے ہیں ان قرآنوں کو پاکستانی افسر کے پاس لایا جاتا ہے اس میں ایک قرآن کریم خود پڑھنے کے لئے مانگ کر لے جاتا ہے دوسرا قرآن کریم بطور شہادت کے آٹھ کچی لاہور کے شاہی مسجد کے دروازہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے تبرکات میں یہ قرآن موجود ہے اسے تحریک پر لینے والے افسر کے دستخط موجود ہیں۔ تاہم یہ چھب جوڑیاں کا محاذ ہو گا۔ عبارت یہ ہے۔

بدیہ منجانب الابدی ریٹس جون ۱۹۶۶ء

اس قرآن قرآن کریم کو کھینچنے کی آخری کتاب ماننے والے ہمارے بنی کریموں کا سردار و سرسبز ہوں متا ملتے والے ہمارے از جز تامل کا ساتھ دینے والے سکھوں کے دلوں میں بدی پیدا کرے۔ والے پہلے انگریز اور دوسرے نمبر پر سٹیری براہمن تھے۔ سب قوم جانتی ہے کہ انگریز کتے مطلب پرست تھے انگریزی حکومت کے وقت سکھوں کی عبادتوں میں انگریز کے لئے اس طرح دعا گرائی جاتی تھی۔

جگ جگ راج سوا یا لڑپی والے دا

لڑپی والے دا انگریز کا راج ساری دنیا میں ہو جائے۔ یہ لڑپی والے تقسیم ہند کے وقت سکھوں کو بے یار و مدد رہ چھوڑ کر چل دیئے۔ انگریز جب تک رہے سکھوں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف عین و غلبہ پیدا کرتے رہے۔

چنانچہ اگلی محنت کے جہتدار بھائی پر تاب سنگھ جی گیلی فرماتے ہیں۔

انہیں جیتنے کی یہ سیاسی چال رہی کہ وہ ہندوستانی بادشاہوں اور جادوں
اور زائروں کو گھناؤنی شکل میں پیش کریں تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انہیں بڑے
کی حرمت کو اتنا خیال کریں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے سربراہوں نے سکھوں سے کس قسم کی تاریخ مرتب کروائی تھی اس بارے
میں پرنٹڈ ڈیٹا سنسکریٹ کا بیان ہے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی اور سب سیکریٹری سکھ سرداروں نے سیاسی ضروریات
کے پیش نظر سکھ تاریخ مرتب کروائی جو سکھوں میں رائج ہو گئی۔ اور بے پڑھے لکھے
سکھوں نے اس تاریخ کو مستند منہ ہی تاریخ خیال کر لیا۔

سکھ اتھاس درشت کریں ہو یا ص ۳۴

سکھ تاریخ اس بات سے بھری پڑی ہے کہ بابا نانک صاحب سے لے کر سکھوں کے چوتھے گورد
رام داس جی تک منسل بادشاہوں کے تعلقات سکھ گورد صاحبان سے بڑے اچھے اور دوستانہ رہے
اور وہ ہر موقع پر سکھ گورد صاحبان کا احترام اور ان کے حقوق کی حفاظت کرتے رہے۔ ایک سکھ
دودان نے یہ بیان کیا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بابر ہمایوں اور اکبر گورد صاحبان سے تعاون کرتے رہے۔

رسالہ گورد مت امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء

اور ایک سکھ دودان کا بیان ہے کہ

کسی بھی منسل بادشاہ بابر ہمایوں یا اکبر نے کسی بھی گورد صاحب، گورد نانک
سے لے کر گورد رام داس جی تک کسی کو کوئی تکلیف نہیں دی بلکہ انہیں بہ نظر احترام
دیکھتے رہے۔

رسالہ ست جنگ جیون نگر چرچہ ص ۲۰۱۲ بکری

اور ایک سکھ دودان نے کہا۔

بابر کے بزرگ بابا کے خاندان کی ہمیشہ عزت و احترام کرتے تھے جیسا کہ تاریخ
کی رُود سے ظاہر ہے۔ ہمایوں کا گوردارجن رگوردانگد نافل، پاس جانا، اکبر بادشاہ کا
گورد وال گورد امرواس کی خدمت میں حاضر ہونا۔۔۔ بارہ گاؤں کی جاگیر پیش

گرناتابت ہے گورد صاحب نے اسی جاگیر میں امرت سر آباد کرنے کا حکم دیا۔
 الخضر بابا کی گدی کی وہ بہت عزت کرتے تھے۔

سچ دا پرکاشن ص ۳

یہ وقت بقول گورد نانک جی کے ارشاد کے مطابق آیا ہے

آدھ پورکھ کو اللہ ہے	شیخاں آئی واری
دیول دیوتیاں کر لاگا	ایسی کیرت چیلانی
کوزہ بانگ نماز مصلی	خیل ردپ بنواری
گھر گھر میاں سب نماں جیاں	بولی اور تمہاری
جے تو میر مہیت صاحب	قدرت کون ہماری
چارے کونٹ سلام کریں جے	گھر گھر میں حقتمہاری
تیرتھ سمرت پن دان	کچھ لام ملے دھاڑی
نانک نام ملے وڈیائی	میکا گھڑی سمانی

گورد گرنٹھ صاحب راکھنٹ محلہ ۱۸۹۸ء

گورد نانک جی کی بات پوری ہو کر رہے گی۔

گورد نانک جی کی بات پوری ہو کر رہے گی۔

گورد نانک جی کی بات پوری ہو کر رہے گی۔